

International (UN) Human Rights Mechanism

حقوق انسانی کا بین الاقوامی نظام



مؤلف
پیغمبر جیکب

معاونین
نعمانہ سلیمان / سُندیل ملک

International (UN) Human Rights Mechanism

حقوق انسانی کا بین الاقوامی نظام

مؤلف

پیغمبر جیکب

معاونین

نعمانہ سلیمان

سُنیل ملک

عنوان:	حقوق انسانی کا بین الاقوامی نظام
مؤلف:	پیغمبر جیکب
معاونین:	نعمانہ سلیمان - سُنیل ملک
اشاعت:	اکتوبر 2017
تعداد:	ایک ہزار
قیمت:	300 روپے
سرورق:	انسانی حقوق کو نسل کا ہال جنیوا۔ سوٹر لائبریری

تقسیم کار: سانچھ پبلیکیشنز۔ لاہور
 دوسری منزل، مقتنی بلڈنگ 17/31 ٹھمپل روڈ، لاہور
 فون: 042-7355323
 ای میل: [sanjh@yahoo.com](mailto:sanjh@sanjh.org)

ناشر:	ادارہ برائے سماجی انصاف
فون:	042-36661322
ای میل:	info@csjpak.org
ویب سائٹ:	www.csjpak.org
فیس بک:	Centre For Social Justice
ٹویٹر:	@csjpak

ادارہ محروم طبقات کے حقوق پر کام کرنے والی ایک تنظیم ہے جس کے مقاصد میں تعمیر امن اور انسانی ترقی کے موضوعات پر خیص اور ان کی وکالت بھی شامل ہے

ISBN: 978-969-7681-04-4

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	باب
05	دیباچہ	
06	سلام (نظم)	
09	اقوام متحده (تارف)	1
26	انسانی حقوق کا بین الاقوامی قانون اور اطلاق	2
41	انسانی حقوق کے بین الاقوامی ادارے	3
	الف: ہائی کمشن، سب کمیشن، کنسل برائے انسانی حقوق	
	ب: گمراں کمیٹیاں، ورکنگ گروپس، خصوصی مبصرین	
64	سول سوسائٹی اور اقوام متحده	4
70	بین الاقوامی فوج داری عدالت	5
74	اقوام متحده کے نظام میں اصلاحات	6
87	قیام امن میں اقوام متحده کا کردار۔ تنویر افصال	7
110	اقوام متحده کے خصوصی ادارے، فنڈز اور پروگرام	8
133	اقوام متحده اور جمہوریت	9
135	انسانی حقوق اور اقوام متحده سے متعلق سوال و جواب	10

انتساب

انسانی حقوق کے مخاظین کے نام

جو

امن اور حقوق کی مساوات اور احترام انسانیت کی خوبیو سے عالم کو معطر اور نسل انسانی کو
نا انصافی، غلامی اور محتاجی سے آزاد کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔



اقوامِ متحدہ بیکرٹریٹ (نیو یارک) کے گھن میں نصب تخفیف اسلحہ کا ایک یادگاری مجسمہ

دیباچہ

انسانوں کے بنائے دیگر اداروں کی طرح اقوام متحده میں کمزوریاں تو ہو سکتی ہیں لیکن اقوام متحده کی گذشتہ سات دہائیوں کی تاریخ میں عالمی امن، قدرتی آفات سے پیدا ہونے والی بھوک، بیماری اور بھرت کے مسائل سے نمٹنے اور انسانی حقوق کے اطلاق و نفاذ کے لئے اس ادارہ کی خدمات کو نظر انداز کرنا بھی نا انصافی ہے۔ حال دنیا کو تیسری عالمی جنگ کے خطرات سے بچانا اقوام متحده کی وجہ سے ممکن ہوا۔ اقوام متحده کے انسانی حقوق کے نظام سے متعلق تفصیلی واقفیت ایسی غلط فہمیوں کا علاج کر سکتی ہے جو اس ادارہ سے وابستہ توقعات اور حقائق سے عدم واقفیت کے سبب پیدا ہوتی ہیں۔

2007 میں کتاب کا پہلا ایڈیشن آیا اور 2013 میں دوسرا۔ انسانی حقوق پر کام کرنے والی تنظیموں اور قارئین کی حوصلہ افزائی نے تیسرا ایڈیشن شائع کرنے کی ترغیب دی تو ICCO-Cooperation نے مالی اعانت کی جس کے لئے ادارہ برائے سماجی انصاف کی ٹیم نہایت مشکور ہے۔

2007 اور 2017 کے دوران پاکستان نے اقوام متحده کے نظام میں بین الاقوامی معیارات تسلیم کرنے کے حوالہ سے پیش قدمی کی ہے۔ انسانی حقوق کے قانون پر عمل درآمد کے لئے ریاستی نظام وضع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کی افادیت بڑھ گئی اور اسی لیے نئے ایڈیشن کو تراجمم اور اضافہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں نعمانہ سلیمان اور سنیل ملک نے معاونت کی۔

اس مسودہ پر گذشتہ ایڈیشنز میں معاونت کے لئے نبیلہ فیروز، نعمانہ سلیمان، کرن افضل، کامران رحمت اور یوسف نجمن کا بھی شکر گزار ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ کتاب کو استعمال کرنے والے اس ایڈیشن کو مفید پائیں گے۔

پیر جیکب

سلام

سلام اس دُور کے انساں سلام
تجھے ہستی کے زیر و بم سے آگے
دیکھنے کا ڈھنگ آتا ہے
ئے انسان تو نے
نفترتوں کے ہرو سلے
چھوٹے پن کے ہر بہانے
اور جدل کے مکر حیلے کو
سر بازار سوا کرو دیا ہے

بجا دنیا ابھی جنت نہیں ہے
مگر دنیاۓ رنگیں میں
تمہارے جذب و ایقاں نے
الگ بستی بسانی ہے
کبھی پاتال میں اُتری
یہ مشت خاک
پھر دیکھا! ستاروں پر چڑھائی ہے

کئے اسباب پیدا
زندگی آسان ہو جائے
بہر صورت
روانِ مونِ نفس
جب تک رہے
زمیں پُغھاں
آنکھوں میں تروات ہو

سلام انسانیت کے پاس بانو
جو انسانوں کے رُتبے کو
 بلا تخصیص مذہب
 رنگ و ملت
 مشرق و مغرب
 برابر جانتے ہو

تمہارے عزم سے دُنیا میں باقی ہے
 جو امکاں آج لگتا ہے خلسل سا
 تمہاری کوششوں سے زندگی کا
 ہوا ہے بوجھ کچھ پہلے سے ہلکا
 یہ دُنیا خوبصورت اور بھی ہو
 امن کے خواب کی تیکمیل ہو
 ملے انصاف سب کو ایک جیسا
 سلام اس دُور کے انساں سلام

شعورِ حال کے خونگر
 حکایات گذشتہ بھی
 تو جو موجود نا موجود
 سب کے گیان میں وارد
 سلام اس دُور کے انساں سلام

پیغمبر جیلیب



اقوام متحدہ ایک نظر میں

اقوامِ عالم کے لئے شب و روز خدمات



ماحولیاتی تبدیلی سے بچاؤ/
مضری مواد کے اخراج
کورونے کے لئے



80 ممالک میں
80 ملین افراد
کو خوارک کی فراہمی

195 ممالک کے ساتھ اشتراک کار

دنیا کے 45 یونیورسٹیوں کی پیشی نیشن



ہر سال 3 ملین



زندگیوں کا مہلک بیماریوں سے تحفظ

جنگ، قحط زدہ اور ایڈی ارسانی سے
متاثرہ 65.3 ملین
سے زائد پناہ گزینوں کی امداد



117,000 افراد کی سپاہی امن کی مدد
سے 4 برلنگٹن میں 15 امن مشن



قائم، ہر سال 67

ممالک میں انتخابی مرافق میں معاونت

انہائی غربت کے خلاف جدوجہد



بہتر معیار

زندگی کے لئے



11 ملین افراد کی امداد



انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے
لئے 80 قوانین کا اجراء



دوران زچلی محنت کی

سمولیات، ایک ماہ

میں 1 ملین سے زائد خواتین

کی زندگیوں کا بچاؤ



ہنگامی حالات سے متاثرہ
93.5 ملین افراد کے لئے
22.5 ملین ڈالرز کی امداد کاٹھی کرنا

اقوام متحده: مختصر تعارف

پس منظر:

پہلی عالمی جنگ میں ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہلاکتیں ہوئیں جن میں مسلح افواج کے 90 لاکھ افراد بچکہ باقی سو لیکن تھے نیز 22 لاکھ افراد تھی ہوئے۔ اس کے مقابلے میں دوسری عالمی جنگ میں سو لیکن ہلاکتوں کی تعداد فوجیوں کی نسبت زیادہ تھی۔ انداز 6 کروڑ ہلاکتوں میں 3.2 کروڑ سو لیکن تھے۔ جو ہری بم سے ہونے والے قتل عام کے علاوہ بھی سو لیکن افراد کی ہلاکتیں زیادہ ہوئیں۔ تاہم جنگ کے نقصانات میں افراد کی ہلاکتیں تو صرف ایک پیمانے ہے، موت سے بچ جانے والوں کی زندگی میں سکون اور خوش حالی کہاں ہوتی ہے؟ ان بھرانوں کے اندر بھی انسانی فہم و تمییر نے کچھ سبق سیکھے مثلاً پہلی عالمی جنگ میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال محدود پیمانے پر ہوا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ 1899ء اور 1906ء کی ہیگ امن کانفرنسوں میں ان کے استعمال کے خلاف رائے عامہ بیدار کی جا چکی تھی اور ممالک میں ان ہتھیاروں کا استعمال نہ کرنے پر اتفاق ہو چکا تھا۔ دوسری عالمی جنگ میں ایسی ہتھیار کے استعمال کی کلیدی وجہ اس پر کسی معاہدہ کا موجود نہ ہونا تھا۔ کسی پابندی کا نہ ہونا ایم بم گرائے جانے کے اقدام کو کوئی تنقیبی، اخلاقی، سیاسی یا اصولی جواز تو فراہم نہیں کرتا لیکن جو لوگ دنیا کے حالات سے واقعیت کے ناطے عالمی امن و ترقی کے لیے راستے تلاش کر رہے تھے، ان کے لیے یہ بات بہر حال سبق آموز تھی کہ ہیگ امن کانفرنس اور جنیوا مذاکرات جیسی کوششوں سے ایسے ضابط اخلاق اور قوانین بنائے جاسکتے ہیں جن کی پاسداری سے انسانوں کے مستقبل کی بہتر طور پر ضمانت دی جاسکے۔ لیگ آف نیشنز (1919ء) اور اقوام متحده (1945ء) دونوں کے قیام کی فوری وجہ تو عالمی جنگوں کے خوفناک تجربات سے گزرنا تھا

لیکن انسانوں نے جنگوں کے علاوہ سیاسی فکر، ادب اور علوم کے حوالہ سے بھی اپنے مشترکہ پس منظر اور مستقبل کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔

ہیسویں صدی کے آغاز تک سیاست میں وسیع النظر اور مطالعہ رکھنے والے سیاستدانوں کی آمد نے سیاست کے معیار کو بلند کیا۔ سیاسیت کے پروفیسر اور مفکر ڈورو لسن (1855ء - 1924ء) جیسے شخص کامریکہ کا صدر (1913ء - 1921ء) بننا، روس میں انقلاب کے بانیوں میں ٹرائیکس کی جمہوری فکر کا حصہ اور مغربی یورپ میں سو شش ڈیموکریٹ پارٹیوں کا ابھار جیسے بھی عوامل مل کر ایک بین الاقوامی فکر کی تشکیل دے رہے تھے۔ سو شش افکار میں مزدوروں کے حقوق کے ساتھ عورتوں کی برابری پر زور دیا جاتا تھا۔ اسی لیے جب 1919ء میں معاهدہ ورسائی (فرانس) طے پایا تو اقوامِ عالم میں لیگ آف نیشنز کے قیام سے متعلق مطلوبہ اتفاق رائے موجود نہ ہونے اور 1920ء میں امریکی کانگریس کے معاهدے کی توثیق سے انکار کے باوجود آئی ایل او کے معاملے میں ثبتِ عمل دیکھنے میں آیا۔



19 ویں اور 20 ویں صدی میں فروغ علوم اور ایجادات کا ایک فائدہ بھی ہوا کہ حقوق کے لیے سرگرم مختلف تحریکوں کو زیادہ ممالک سے حمایت ملنے کا رجحان پیدا ہو گیا۔ 1776ء کے امریکہ کے اعلان آزادی کو فرانس اور سپین سے حمایت ملی۔ کارل مارکس جیسے مفکروں نے نوآبادیاتی نظام کو ہدفِ تقدیم بنا کیا تو ہندوستان کی تحریک آزادی کو تقویت ملی۔ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز پر مبنی نظام کی مخالفت تو دنیا کی اکثریت اقوام گزشتہ صدی تک کرتی رہیں۔ فلسطین کے لوگوں کے حق خود ارادیت کی جدوجہد کو ممالک اور عوام سے وسیع حمایت ملی اور اب بھی جاری ہے۔ نسلی امتیاز اور غلامی کا خاتمه، خود ارادیت اور آزادی جیسے موضوعات دنیا بھر بالخصوص یورپ اور امریکا میں علمی، ادبی اور سیاسی مباحث نیز بین الاقوامی رواج کا اہم ترین حصہ بن گئے۔

قیام:

اقوامِ متحده کی اصطلاح پہلی مرتبہ دوسری عالمی جنگ کے دوران (کیم جنوری 1942ء) کو امریکا کے صدر فرینکلن ڈی روز ویلٹ نے استعمال کی۔ 26 اقوام کا یہ اجلاس جنگ کے ماحول میں ہوا لہذا اس کی فوری توجہ جنگ اور امن کے معاملات تھے مگر دنیا کے معاملات کو بہتر طور پر چلانے کے لیے ایک تنظیم بنانے کی بین الاقوامی سوچ کے عوامل پیدا ہو چکے تھے۔ 1865ء میں ٹیلی کمپنیکلشن کی بین الاقوامی یونین کا بنا، 1874ء میں یونیورسل پوشل یونین کا قیام اور 1899ء کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس (لیگ) میں ہونے والی بات چیت نے ایسا رجحان پیدا کر دیا تھا جس سے بین الاقوامیت کی سوچ اُبھری۔ پھر پہلی عالمی جنگ کے خاتمے پر ورسائی کے معاهدے (1919ء) میں جہاں اقوامِ متحده کی پیش رو تنظیم لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی گئی وہیں اٹریشل لیبر آر گنائزیشن کے قیام جیسی اہم پیش رفت بھی ہوئی۔ لیگ آف نیشنز کی ناکامی سے جو سبق حاصل ہوئے انھیں سامنے رکھ کر دوسری عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد اقوامِ متحده کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 26 جون 1945ء کو 50 ممالک نے سان فرانسکو (امریکہ) کانفرنس میں اقوامِ متحده کے چارٹر کی منظوری دی تھی لیکن اقوامِ متحده کی تنظیم با قاعدہ طور پر 24 اکتوبر 1945ء کو وجود میں آئی، اسی لیے 24 اکتوبر اقوامِ متحده کے دن کے طور پر بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے۔

اقوامِ متحده کا منشور:

اقوامِ متحده کی بنیادی دستاویز اُس کا منشور ہے، جس کا ابتداء یہ اقوامِ متحده کے قیام کی غرض و غایت کو یوں بیان کرتا ہے۔ ”ہم اقوامِ عالم کے لوگ آئندہ نسلوں کو جنگ کی جاہی سے بچانے کے لیے زندگی کے احترام، وقار اور بنیادی انسانی حقوق پر اپنے یقین کا اعادا کرتے ہیں، جس کے خوف ناک نتائج ہماری نسل اپنی زندگی میں دو مرتبہ دیکھ بھی ہے،۔ نیز عورت اور مرد کے، چھوٹی اور بڑی اقوام کے برابر حقوق کا اقرار اور معاهدات کے ذریعے ایسے حالات پیدا کرنے کا عزم کرتے ہیں جن میں انصاف اور مددار یوں کا احترام ممکن ہو سکے اور سماجی ترقی اور آزادیوں کے لئے بہتر معیار زندگی کا فروغ ہو۔“

اقوام متحده کے مقاصد:

منشور میں اقوام متحده کے درج ذیل مقاصد بیان کیے گئے:

- 1- بین الاقوامی سلامتی اور امن کے لیے کوششیں کرنا۔
- 2- اقوام عالم میں دوستانہ تعلقات، مساوی حقوق کے اصول کا احترام اور عوام کے حق خود را دیت کو فروغ دینا نیز حمایت کرنا۔
- 3- بین الاقوامی سطح پر معاشی، سماجی، ثقافتی اور انسانی مسائل کے حل کے لیے تعاون نیز انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے احترام کو فروغ دینا۔
- 4- مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے اقوام میں اشتراکِ عمل کے لیے ایک مرکز کا کردار ادا کرنا۔

اقوام متحده کے اصول:

- 1- تمام ممبر ممالک منشور کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو نیک نیتی کے ساتھ بھائیں گے۔
- 2- بین الاقوامی تنازعات کو انصاف، سلامتی اور عالمی امن خطرے میں ڈالے بغیر پُر امن طریقے سے حل کیا جائے گا۔
- 3- ممالک ایک دوسرے کے خلاف دھمکی اور جاریت (طااقت کے استعمال) سے گریز کریں گے۔
- 4- منشور کے مطابق رُکن ممالک اقوام متحده کے عملی اقدامات کرنے میں ہر طرح سے اعانت کریں گے۔
- 5- یہ منشور کسی ملک کے ایسے معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا جو کہ کلی طور پر داخلی نوعیت کے ہوں۔
- 6- اقوام متحده کے رُکن ممالک کی خود مختاری۔

رُکنیت:

امن کا حامی کوئی بھی ملک اقوام متحده کی رُکنیت حاصل کرنے کے لیے اس کے سیکرٹری جزل کو درخواست جمع کرو سکتا ہے، نیز سلامتی کو نسل بھی کسی ملک کی رُکنیت کے لیے سفارش کر سکتی ہے۔ رُکنیت دینے کا فصلہ جزل اس بیبلی کے ممبران کے دو تہائی ووٹوں کی اکثریت سے کیا جاتا ہے۔ اقوام متحده کے موجودہ ارکان کی تعداد 193 ہے۔ ارکان کے علاوہ اجلاس کی بعض کارروائیوں میں مصرین (مثلاً وینکن سٹی، فلسطین) کو بھی پیغام اور بحث میں حصہ لینے کی اجازت ہوتی ہے۔ تاہم مصرین ووٹ میں حصہ نہیں لے سکتے۔ منشور کے مطابق اصولوں کی خلاف ورزی پر کسی بھی ملک کی رُکنیت منسوخ کی جاسکتی ہے لیکن تا حال ایسا کوئی واقع نہیں ہوا۔

منشور میں ترمیم:

جزل اس بیبلی اقوام متحده کے منشور میں دو تہائی اکثریت کے ساتھ ترمیم کی مجاز ہے جس کی تویش جزل اس بیبلی کو دوبارہ دو تہائی اکثریت سے کرنا ہوگی بشرطیکہ ان میں سلامتی کو نسل کے پانچ مستقل ارکان بھی شامل ہوں۔ تا حال چارڑکی 4 دفعات میں ترمیم ہوئی ہے جبکہ ایک دفعہ میں 2 مرتبہ تبدیلی کی گئی۔

1- 1965ء میں دفعہ 23 میں ترمیم کر کے سلامتی کو نسل کے ارکان کی تعداد 11 سے بڑھا کر 15 کر دی گئی اور دفعہ 27 میں ترمیم کر کے سات کی بجائے نوممالک کے ووٹ کے ذریعے کو نسل کے ضوابط سے متعلق ذیصلہ سازی کا اعادہ کیا گیا، بیشمول پانچ مستقل ممبر ممالک کے اتفاق رائے سے۔

2- 1965ء میں دفعہ 61 میں ترمیم کے ذریعے اقتصادی و سماجی کو نسل کے ارکان کی تعداد 18 سے بڑھا کر 27 کر دی گئی۔ پھر 1973ء میں یہ تعداد 54 کر دی گئی۔

3- 1968ء میں دفعہ 109 میں ترمیم کے ذریعے اقوام متحده کے منشور پر نظر ثانی کے لیے جزل کا نفرنس بلانے کے لیے ممبر ممالک کے ووٹ کی تعداد دو تہائی اکثریت

درخواست دینے کی مجاز قرار پائی اور سلامتی کو نسل میں جزل کا نفرس بلا نے کی درخواست
کے لیے ارکان کی مطلوب تعداد 7 سے 9 کرداری گئی۔

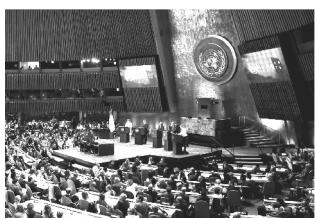
دفعہ زبانیں:

چارٹر میں اقوامِ متحده میں عام ابلاغ اور ریکارڈ کے لیے چینی، انگلیزی، فرانسیسی، روسی اور ہسپانوی زبانیں منتخب کی گئیں جبکہ جزل اسیبلی، سلامتی کو نسل اور اقتصادی و سماجی کو نسل میں عربی کو ان زبانوں کی نہرست میں شامل کیا گیا۔

اقوامِ متحده کے کلیدی ادارے:

چارٹر کے تحت اقوامِ متحده کے چھ کلیدی ادارے ہیں۔ جزل اسیبلی، سلامتی کو نسل، اقتصادی و سماجی کو نسل، تولیت کو نسل، بین الاقوامی عدالتِ انصاف اور سیکرٹریٹ۔ اس کے علاوہ اقوامِ متحده کے 15 ذیلی ادارے اور درجنوں پروگرامز ہیں جو گراں قدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

1- جزل اسیبلی: General Assembly



جزل اسیبلی بحث مبارکہ کا مرکزی بلیٹ فارم ہے جو رُکنِ ممالک کے نمائندگان پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر ملک کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔ اہم معاملات مثلًا امن اور سلامتی، نئے ارکان کی رُکنیت پر فیصلے وغیرہ دو تھائی اکثریت سے ہوتے ہیں جبکہ دیگر معاملات پر سادہ اکثریت (ووٹ) کے ذریعے فیصلے کیے جاتے ہیں۔

اعمال اور اختیارات:

اقوامِ متحده کے منشور کے مطابق جزل اسیبلی کے اعمال اور اختیارات مندرجہ ذیل ہیں:

- عالمی امن و سلامتی کے اصولوں کے ساتھ ساتھ ترکِ اسلامی نگرانی کے اصول طے کرنے کے لیے مباحث اور سفارشات تیار کرنا۔

- مساوئے جب کوئی مسئلہ پہلے ہی سلامتی کو نسل میں زیر بحث ہو، عالمی امن و سلامتی سے متعلق کسی بھی مسئلہ پر سفارشات تیار کرنا۔
- منشور کے دائرے میں رہتے ہوئے مندرجہ بالا اتنی کے ساتھ اقوامِ متحده کے کسی بھی شعبہ اور ادارہ کے اختیارات اور وظائف سے متعلق کسی بھی سوال کو زیر بحث لانا اور اس ضمن میں سفارشات مرتب کرنا۔
- عالمی سیاسی تعاون کے لیے ترقی اور بین الاقوامی قانون سازی، بلا امتیاز نمایادی آزادیوں انسانی حقوق، معافی، سماجی، ثقافتی، تعلیمی اور صحتِ عامہ کے امور پر سفارشات، مطالعہ جات اور دستاویزات تیار کرنا۔
- مسئلہ کے آغاز کے پس منظر سے قطعی نظر، ہر ایسے معاملے کو جو قوموں کے بین دوستانہ تعلقات کو نقصان پہنچا سکتا ہو، زیر بحث لا کر سفارشات دینا۔
- سلامتی کو نسل اور اقوامِ متحده کے دیگر شعبوں کی کارکردگی کی روپورٹ وصول کرنا اور اور ان کا جائزہ لینا۔
- اقوامِ متحده کا بحث منظور کرنا اور ملکوں کے چندے کا تعین کرنا۔
- سلامتی کو نسل کے غیر مستقل ارکان، اقتصادی و سماجی کو نسل اور تو لیتی کو نسل کے ارکان نیز بین الاقوامی عدالت انصاف کے بھروسہ کا تقرر (چنان) اور سلامتی کو نسل کی سفارش پر سیکڑی جزء کا انتخاب کرنا۔

اجلاس:

جزلِ اسمبلی کا اجلاس ہر سال ستمبر میں ہوتا ہے جس میں جزلِ اسمبلی کے صدر، 21 نائب صدور کے علاوہ جزلِ اسمبلی کی چھ کمیٹیوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ صدر کے عہدے کے لیے علاقائی اعتبار سے سب جغرافیائی گروہوں کو باری باری موقع ملتا ہے۔ اس مقصد کے لئے کرہ ارض

کو افریقہ، ایشیا، مشرقی یورپ، لاطینی امریکا اور جزائر المہند کی ریاستوں، مغربی یورپ اور دیگر ریاستوں کے گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جزوں ایمبیل کا ہنگامی اجلاس 24 گھنٹے کے اندر طلب کیا جا سکتا ہے۔ یہ اجلاس رُکنِ ممالک کی اکثریت کی تائید حاصل کرنے والی درخواست پر طلب کیا جاسکتا ہے۔ سالانہ اجلاس کا آغاز عام بحث سے ہوتا ہے جس میں رُکنِ ممالک سے سربراہی ریاست یا حکومت خطاب کے ذریعے اہم معاملات کو زیر بحث لاتے ہیں لیکن ان تمام معاملات میں مزید کام چھ مرکزی کمیٹیوں کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹیاں مندرجہ ذیل امور پر کام کرتی ہیں:

پہلی کمیٹی: عالمی سلامتی اور ترکِ اسلحہ

دوسری کمیٹی: مالی و اقتصادی امور

تیسرا کمیٹی: سماجی، انسانی اور شفافی امور

چوتھی کمیٹی: خاص سیاسی معاملات اور نوآبادیات کا خاتمه

پانچویں کمیٹی: بحث اور انتظامی امور

چھٹی کمیٹی: قانونی امور

سلامتی کونسل: Security Council

چارڑ کے تحت عالمی امن اور سلامتی کے امور پر کام کرنا سلامتی کونسل کی وظیفہ داری ہے۔ اس کے گل 15 ارکان ہیں۔ مستقل ارکان (چین، فرانس، روس، برلنیہ اور امریکا) کی تعداد پانچ ہے اور 10 غیر مستقل رُکن ہوتے ہیں جن کا انتخاب دو سال کی مدت کے لیے جزوں ایمبیل میں ووٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ سلامتی کونسل میں ہر رُکن ملک کا ایک ووٹ ہوتا ہے اور ہر فیصلے کے لیے کم از کم نو عدود ووٹ درکار ہوتے ہیں۔ تمام اہم فیصلوں کے لیے مستقل ارکان کی رضامندی یا ووٹ ضروری ہوتا ہے۔ اسے بڑی طاقتلوں کے اتفاقی رائے کا اصول یا



ویٹو کا اختیار کہا جاتا ہے۔ اب تک تمام مستقل ارکان کسی نہ کسی معاملے پر ویٹو کا اختیار استعمال کر چکے ہیں۔

اقوامِ متحده کے دیگر شعبے یا ادارے سلامتی کو نسل کو اپنی سفارشات بھجو سکتے ہیں لیکن اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے معاملات پر سلامتی کو نسل کے فضیلے حتمی ہوتے ہے اور ان فیصلوں پر چارڑ کے تحت اقوامِ متحده کے رُکنِ ممالک کے ذریعے عمل درآمد ہوتا ہے۔

کام اور اختیارات:

سلامتی کو نسل کے دائرہ کا رہنمای درج ذیل امور شامل ہیں:

- 1۔ اقوامِ متحده کے اصولوں اور مقاصد کے مطابق عالمی امن و سلامتی قائم کرنا۔
- 2۔ ایسے واقعات کی تحقیقات کرنا جو کسی عالمی تنازع کی وجہ بن سکتے ہیں۔
- 3۔ ان تنازعات کو حل کرنے کے لئے طریقہ کار اور شراط کی سفارشات کرنا۔
- 4۔ اسلحہ وغیرہ کی نگرانی کے لیے نظام وضع کرنا۔
- 5۔ امن کے لیے خطرہ بننے والے معاملات کی نشاندہی کرنا نیز ان کے حل کے لیے عملی اقدامات کرنا۔
- 6۔ جارح ملک کے خلاف عسکری اقدامات کرنا۔
- 7۔ عسکری اقدامات کے دوران ان علاقوں میں تولیتی کو نسل (ولایت / نگرانی) کے افعال سرانجام دینا۔
- 8۔ اقوامِ متحده میں نئے ارکان کی رُکنیت کی سفارش کرنا۔
- 9۔ اقتصادی پابندیوں اور دیگر ایسے اقدامات کے لیے رُکنِ ممالک کو آمادہ کرنا جن کے ذریعے طاقت کے استعمال کے بغیر جارحیت یا اس کے امکان کو روکا جاسکے۔
- 10۔ جزوی اسمبلی کے سیکرٹری جزوی کے نام کی تقریب کے لیے سفارش کرنا نیز ہیں الاقوامی عدالت انصاف کے جوں کا انتخاب کرنا۔

رُکنِ ممالک کے نمائندے ہے وہ وقت اقوامِ متحده کے صدر دفتر نیویارک میں موجود رہتے ہیں تاکہ سلامتی کو نسل کا اجلاس کسی بھی وقت بلا یا جاسکتا ہم سلامتی کو نسل کے اجلاس نیویارک سے باہر بھی ہو سکتے ہیں۔ 1972ء میں سلامتی کو نسل کے اجلاس عدیس اببا (ایچوپیا) میں، 1973ء میں پاناما شی (پانا) اور 1990ء میں جنیوا (سوئٹزر لینڈ) میں منعقد ہو چکے ہیں۔

سلامتی کو نسل جب کسی کشیدہ صورتِ حال کو سلمھانے کا کام کرتی ہے تو مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

- 1۔ متحارب یا فریقِ ممالک کو پراننِ ذرائع سے مسائل حل کرنے کے لیے تیار کرنا۔
- 2۔ حل کے لیے اصول یا سمجھوتے کا طریقہ کارو ضع کرنا۔
- 3۔ از خود معاملے کی تحقیقات اور شاشی کرنا۔
- 4۔ اس مقصد کے لیے خصوصی مشن بھیجننا، نمائندے مقرر کرنا اور سکرٹری جزل سے اپنے اختیارات استعمال کرنے کی درخواست کرنا۔
- 5۔ جنگ ہونے کی صورت میں اس کے خاتمے کے لئے کوشش کرنا۔
- 6۔ فوجی مبصر اور امن فوج بھیجننا تاکہ تیسرے فریق کی موجودگی سے کشیدگی پر قابو پایا جاسکے۔
- 7۔ چارٹر کے ساتویں باب کے مطابق سلامتی کو نسل اقتصادی پابندیوں، اسلحہ کی ترسیل پر پابندی اور رشتہ کفوجی اقدامات کرنے کی بھی جائز ہے۔
- 8۔ کو نسل انسانیت کے خلاف جرائم مثلاً نسل گشی کے جرائم کی تحقیقات اور انصاف کے لیے ٹریویل بھی قائم کر سکتی ہے۔ تاحال یوگو سلا و یہ اور وانڈا میں صورتِ حال پر فوج داری کمیشن قائم کیے گئے ہیں۔ سلامتی کو نسل کے کام، تشكیل اور کارکردگی پر کئی سوال اٹھائے جاتے ہیں اور اس وقت کو نسل میں اصلاحات، اقوامِ متحده اور دُنیا میں زیر بحث ہیں۔ کو نسل 68 مختلف مقامات

پر قیامِ امن کے کام میں حصہ لے پچکی ہے جن میں بیشتر جگہوں پر جزوی یا کلی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف: International Court of Justice

نیدر لینڈز کے شہر پیک میں واقع بین الاقوامی عدالت انصاف اقوامِ متحده کا اہم ادارہ ہے جو حکومتوں کے درمیان تنازعات کے تصفیے نیز اقوامِ متحده اور اس کے ذیلی اداروں کی قانونی مشاورت کا کام کرتا ہے۔ اس کی تشکیل کے لیے اقوامِ متحده کے چار ٹرین میں ایک خاص باب رکھا گیا ہے کسی معاهدے کی تشریح اور اطلاق کے لیے صرف حکومتیں یا ممالک ہی اس عدالت میں فریق ہو سکتے ہیں۔ کوئی عام تنظیم یا شخص کسی معاملے میں اس عدالت سے رجوع نہیں کر سکتے۔ جزو اسلامی اور سلامتی کو نسل کسی قانونی نقطے پر عدالت کی راہنمائی اور مشاورت کی درخواست کر سکتے ہیں اقوامِ متحده کے دیگر ادارے جزو اسلامی کی اجازت سے اپنے دائرہ کارکی حد کی تشریح کے لئے عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔



عدالت کا دائرہ کار:

ایسے تمام معاملات جن کے لیے ریاستیں عدالت سے رجوع کریں، ان کا ذکر چار ٹرین یا بین الاقوامی معاهدوں میں ہو، ریاستیں ایک کونیشن پر دستخط کر کے یا ایک خصوصی اعلامیہ کی منظوری کے ذریعے عدالت کے دائرہ کارکو تسلیم کر سکتی ہیں۔ اکثر ویژتھر ممالک ان اعلامیوں میں بعض معاملات پر کارروائی میں شامل نہ ہونے کا حق محفوظ رکھتے ہیں لہذا عدالت تنازعات کا تصفیہ مندرجہ ذیل امور کو سامنے رکھ کر کرتی ہے۔

1۔ عالمی معاهدوں میں جو اصول اور قواعد وضع کئے گئے ہوں اور جن کو فریق ممالک نے تسلیم کر رکھا ہو۔

- 2۔ عامی روایات جن کو عرفِ عام میں معیار سمجھا جاتا ہو۔
- 3۔ اقوام میں اصول و قانون کے طور پر تسلیم کی جانے والی اقدار۔
- 4۔ رُکنِ ممالک کے عدالتی فیصلے اور اعلیٰ قابلیت کے حامل قانونی ماہرین کی رائے۔

بین الاقوامی عدالت 15 بجou پر مشتمل ہوتی ہیں جن کا انتخاب رُکنِ ممالک سلامتی کونسل میں تجویز اور جزل اسمبلی میں آزادانہ ووٹ کے ذریعے کرتے ہیں۔ نجح کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک میں اعلیٰ ترین عدالتی منصب پر فائز ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اس انتخاب میں دنیا کے اعلیٰ عدالتی منصب کے فرائض کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کسی ملک سے بیک وقت دونج نہیں ہو سکتے علاوہ ازیں نجح اس تقریر کے دوران کسی دیگر منافع بخش عہدے پر کام نہیں کر سکتے۔ عام طور پر عدالتی کارروائی میں تمام نجح (15) حصے لیتے ہیں لیکن عدالت فریقین کی رضامندی سے کچھ بجou پر مشتمل چیمبر تشكیل دے سکتی ہے تاہم چیمبر کا فیصلہ پوری عدالت کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ نجح کے عہدے کی مدت نوسال ہے اور اسے دوسری مرتبہ بھی منتخب کیا جاسکتا ہے۔

تولیتی کونسل: Trusteeship Council

ٹرستی شپ یا تولیتی کونسل کا قیام بھی چارڑ کے تحت 1945ء میں عمل میں آیا اور سات رُکنِ ممالک پر مشتمل کونسل کو 11 علاقوں کی سرپرستی سونپی گئی تاکہ وہ ان علاقوں میں خود مختار حکومتیں قائم کرنے میں مدد کرے۔ چارڑ کے تحت تولیتی کونسل سرپرستی میں دیئے گئے علاقوں کے عوام کی سیاسی، سماجی اور تعلیمی ترقی کے بارے میں انتظامی اتحارٹی سے رپورٹ مانگ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ان علاقوں سے اپیل سن سکتی اور وہاں خصوصی مشن بھیج سکتی ہے۔ 1994 تک تولیت میں دیئے گئے تمام علاقوں یا تو خود مختار ممالک بن چکے تھے یا پھر ان کا پڑوں ملکوں سے الحاق ہو چکا تھا۔

آخری علاقے پیسیفک آئی لینڈ (پاؤلو) ایک آزاد ریاست کے طور پر اقوامِ متحدہ کا

185 والرکن بنا (2017 میں رکن ممالک کی تعداد 193 ہے)۔ اب چونکہ قانونی کو نسل کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اس کے ارکان صرف سلامتی کو نسل کے پانچ مستقل رکن ہیں لیکن مستقبل میں کسی صورت حال سے نئے نئے کے لئے نسل کو ختم نہیں کیا گیا۔

سیکرٹریٹ:

اقوامِ متحدہ کا صدر دفتر تو نیویارک میں ہے مگر اس کے علاوہ عدیم اپا، بنکاک، بیروت، جنوبی، نیروی، سنیا گوا و یانا میں اقوامِ متحدہ کے علاقائی دفاتر اور رکن ممالک میں کئی دفاتر موجود ہیں۔ ان میں بین الاقوامی عملہ روزمرہ کے کام سرانجام دیتا ہے۔ اکتوبر 2017 میں عملہ کی تعداد 13140 ہے، جو انتظامی امور سے لے کر امن و سلامتی کے آپریشن، تازہ عات میں خالی سے لے کر معاشری و سماجی رمحانات کے تجزیے تیار کرنے تک درجنوں امور پر مہارت رکھتے اور مصروف عمل رہتے ہیں۔



اقوامِ متحدہ کا عملہ جسے انٹرنیشنل سول سر فیڈ بھی کہا جاتا ہے بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد کرواتا اور ذرا رائج ابلاغ کو اقوامِ متحدہ کی کارروائیوں کی روپورٹنگ اور تقریروں کے ترجمے وغیرہ مہیا کرتا ہے۔

چارٹر کے تحت ہر ملک پابند ہے کہ اقوامِ متحدہ کے عملہ بشمول سیکرٹری جزل کو کسی منفی طریقے سے دباؤ میں نہیں لا یا جائے گا جس سے ان کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے پر اثر پڑتا ہو۔ اقوامِ متحدہ کا عمومی بجٹ، انتظام اور بجٹ سے متعلق مشاورتی کمیٹی تیار کرتی ہے جس میں شامل 16 ماہرین کو ان کی متعلقہ حکومتیں نامزد کرتی ہیں تاہم حقی منظوری جزل اسمبلی سے لی جاتی ہے۔ حالیہ بجٹ تقریباً 5.57 ارب ڈالر ہے یا خراجات بنیادی طور پر اقوامِ متحدہ کی بھر ممالک کی حکومتیں برداشت کرتی ہیں۔

اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی موجود ہے جو مذاکرات کے ذریعے حکومتوں کے چندے کا تعین کرتی ہے۔ بجٹ کی رقم حاصل کرنے کے لئے خاصی تگ و دو کرنا پڑتی ہے تاہم اس میں یہ

خیال رکھا جاتا ہے کہ حکومتیں اقوامِ متحده کے عملے پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ اس کے علاوہ اقوامِ متحده کے ذمیں ادارے اپنے بجٹ خود بناتے اور چندہ اکٹھا کرتے ہیں۔ اقوامِ متحده کے اداروں کو چندہ دینے والے لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ کئی این جی اوز اقوامِ متحده کے اداروں کو سالانہ اور باقاعدہ وسائل مہیا کرتی ہیں۔ ان اداروں میں یونیسف، یوائی ڈی پی اور یونیسکو وغيرہ سرفہرست ہیں۔

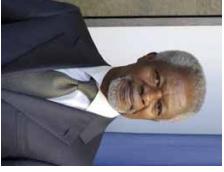
سیکرٹری جزل:

اقوامِ متحده کا سیکرٹریٹ، سیکرٹری جزل، ڈپٹی سیکرٹری جزل اور دیگر افسران پر مشتمل ٹیم کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ سیکرٹری جزل کا انتخاب سلامتی کونسل کی سفارش پر جزل اسمبلی میں کیا جاتا ہے۔ جس کے عہدہ کی مدت پانچ سال ہوتی ہے اور اس معینہ مدت کی ایک مرتبہ توسعیٰ کی جاسکتی ہے۔ اقوامِ متحده کے منشور میں سیکرٹری جزل کو چیف ایڈمنیسٹریٹ آفیسر کہا گیا ہے۔ جس کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- سلامتی کونسل، جزل اسمبلی، اقتصادی و سماجی کونسل (ECOSOC) اور اقوامِ متحده کے دیگر اداروں کی طرف سے سوپنے گئے امور کو سرا جام دینا۔
- امن سے متعلق اہم امور کو سلامتی کونسل کے علم میں لانا۔

سیکرٹری جزل کو حکومتوں سے متوازن تعلقات رکھنا ہوتے ہیں جس کے لئے گھرے فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک طرف خود مختار حکومتیں ہوتی ہیں تو دوسری طرف دنیا بھر کے گوناگون مسائل کیہیں جنگ کے سیاہ بادل تو کہیں قحط و خشک سالی کے گھمیبر سائے۔ اس لئے اس عہدے کے لیے چنان میں بڑی سنجیدگی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ جنوری 2017ء میں پُر ٹگال کے جناب آنthonio گلیارز یہ یہ مدداریاں سننچا لیں۔ اس سے پہلے جنوبی کوریا سے جناب بان کی مون اور اس سے پہلے گھانا (افریقہ) سے تعلق رکھنے والے جناب کوئی عنان نے یہ مدداری بڑے مشکل دور میں دس سال کے لیے احسن طریقے سے بھائی۔

اُولام تھوڑے کے سیکڑی جز

اُولام تھوڑے کے سیکڑی جز			
 <p>ڈیگہ ہم سکلڈ (Dag Hammarskjold)</p> <p>سوپن 1953—1961</p>	 <p>بُطروس بُطروس عالی (Boutros Boutros-Ghali)</p> <p>سوپن 1961—1991</p>	 <p>جیاور پِرِسِ دِ کولار (Javier Perez de Cuellar)</p> <p>دوڑے 1981—1992</p>	 <p>کونی عنان (Kofi Annan)</p> <p>گھنا 1992—2006</p>
 <p>کونی عنان (Kofi Annan)</p> <p>گھنا 1992—2006</p>	 <p>بان کی مون (Ban Ki-Moon)</p> <p>گھنا 2007—2016</p>	 <p>کے دورانیہ 1972—1981</p>	 <p>انتونیو گٹیرس (Antonio Guterres)</p> <p>کے دورانیہ 1992—2017</p>

اقتصادی و سماجی کونسل: Economic and Social Council (ECOSOC)

اقوام متحده میں انسانی حقوق کے حوالہ سے ایک اہم پلیٹ فارم اقتصادی و سماجی کونسل ہے جسے سہولت کے لئے ایکوسوک، کے مخفف سے پکارا جاتا ہے۔ 54 ممالک ایکوسوک کے رکن ہوتے ہیں جو تین سال کی مدت کے لیے پختے جاتے ہیں۔ پاکستان سلامتی کونسل کی طرح اس کونسل کا بھی کئی بار رکن رہ چکا ہے۔ کونسل میں سادہ اکثریت کے ساتھ فیصلے کیے جاتے ہیں اور ہر رکن کا ایک ووٹ ہوتا ہے۔

اعمال اور اختیارات: 'ایکوسوک' مندرجہ ذیل امور سر انجام دیتی ہے۔

- 1۔ یہ عالمی اقتصادی اور سماجی امور پر بحث کا پلیٹ فارم ہے نیز پالیسی سازی اور سفارشات مرتب کرتا ہے جن کی پابندی اقوام متحده اور رکن ممالک کر سکیں۔
- 2۔ عالمی سطح پر اقتصادی، سماجی، ثقافتی، تعلیمی اور صحت عامد کے امور پر مطالعہ جات تیار کرنا یا کرونا اور ان کی رپورٹ اور سفارشات تیار کرنا۔
- 3۔ انسانی حقوق کی پاسداری اور بنیادی آزادیوں کے احترام کے فروع کے لئے کام کرنا۔
- 4۔ اقتصادی اور سماجی امور پر مبنی الاقوامی سطح پر کانفرنس کا انعقاد اور ان کے ماحصل (نتائج) کی پیروی کرنا۔
- 5۔ اقوام متحده کے خصوصی امور انجام دینے والے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنا نیزان اداروں اور جنرل اسمبلی کو سفارشات بھیجننا۔

اس لحاظ سے ایکوسوک نہ صرف انسانی حقوق پر بلکہ ترقیاتی امور میں بھی ایک متحرک کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے مختصر اجلاس سال میں کئی مرتبہ ہوتے ہیں لیکن جولائی میں چار ہفتے کے لئے خصوصی اجلاس ہوتا ہے جو جنیوا یا نیو یارک میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اس اجلاس میں رکن

ممالک سے وزرا اور اہم عہدے دار شرکت کرتے، اور دنیا بھر کے اہم اقتصادی، سماجی اور انسانی مسائل پر گفتگو ہوتی ہے۔

ایکوسوک کے کچھ اہم ذیلی ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

- 1 کمیشن برائے شماریات
- 2 کمیشن برائے آبادی و ترقی
- 3 کمیشن برائے سماجی ترقی
- 4 کمیشن برائے انسانی حقوق (سابق)
- 5 کمیشن برائے حیثیت نسوان
- 6 کمیشن برائے (انسداد) منشیات
- 7 کمیشن برائے فوج داری انصاف اور انسداد جرام
- 8 کمیشن برائے ترقی بذریعہ سائنس اور ٹکنالوژی
- 9 کمیشن برائے پائیدار ترقی

انسانی حقوق کا بین الاقوامی قانون اور اطلاق

اعلامیہ اور معاملہ:

انسانی حقوق کے ضمن میں اقدار اور معیارات طے کرنے کا کام اکثر اعلامیہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر ان سے معاملہ جنم لیتے ہیں، جن پر دستخط اور توثیق کرنے کے لئے تمام ممالک کامل طور پر آزاد ہوتے ہیں البتہ کسی معاملہ کا حصہ بننے کے بعد رُکن ریاستوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ انسانی حقوق کا اطلاق اپنے ملک میں کریں۔ آئیے دیکھتے ہیں اعلامیہ اور معاملہ کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں۔

- 1۔ دونوں انسانی حقوق کے معیارات کی تشکیل و تشریف کا ذریعہ بنتے ہیں۔
- 2۔ دونوں انسانی حقوق کے ضابطوں اور روایات میں اہم سمجھے جاتے ہیں مثلاً قانونی مباحث میں دونوں کا حوالہ معتبر سمجھا جاتا ہے۔ بالخصوص بین الاقوامی معاملہوں کے مندرجات کو توکنی ممالک میں عدالتیں ملکی قانون کی سی اہمیت دیتی ہیں۔

اعلامیہ: Declaration

- اقوامِ متحدہ کے منشور اور مقاصد کی توسعہ ہے اور جزء اسے میں اتفاقی رائے سے منظور ہوتا ہے۔
- انسانی حقوق کی اقدار کا فروغ اس کا مقصد ہے۔
- اقدار، اصولوں اور معیارات پر مبنی، بھی مدت کے اہداف کا تعین کرتا ہے۔
- کسی ملک کو رپورٹ کرنے کا پابند نہیں کرتا، اعلامیہ کے اطلاق کی ذمہ داری اخلاقی طور پر اقوامِ متحده کے تمام رُکن ممالک پر عائد ہوتی ہے۔

معاملہ: Treaty

- ریاستوں پر کچھ ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔
- معیارات اپنانے کے لئے وقت کا پابند کرتا ہے۔
- معاملے میں شامل ممالک سے مقررہ مدت کے مطابق رپورٹ جمع کروانے کی توقع کی جاتی ہے۔

- مشروط یا غیر مشروط طور پر معاهدے پر دستخط ہوتے ہیں۔ ممکن ان معاهدوں پر دستخط اپنی حکومت، کابینہ یا پارلیمنٹ کی مشاورت و اجازت سے کرتے ہیں۔
- دستخط کے بعد تویش کا مرحلہ آتا ہے جس کے بعد تویش کرنے والا ملک معاهدے کے مطابق اس کی روپورٹ پیش کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔
- معاهدے کے اطلاق اور پاس داری کے لئے مگر ان کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جو معاهدے کے فریق ممالک سے معاهدہ پر عملدرآمد کی روپورٹ حاصل کرتی اور بعض صورتوں میں شہریوں کی شکایات پر کارروائی (براۓ ازالہ) بھی کرتی ہیں۔

اضافی ذمہ داری کا ضمیمه: Optional Protocol

کسی معاهدے کے تسلسل میں یہ عملی اقدامات کی دستاویز ہے جس کے ذریعے ممالک اپنے شہریوں کو اضافی حقوق دیتے ہیں مثلاً کہ اگر ملک میں متعلقہ حقوق کے تحفظ کے لئے موجود تمام صورتیں آزمائی جا چکی ہوں تو معاهدے کی تویش کرنے والے ملک کے شہری بین الاقوامی قانون اور اداروں کے ذریعے اپنے حقوق کے دفاع کے لئے درخواست کر سکتے ہیں جو متعلقہ معاهدے کی مگر ان کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے۔ پروٹوکول کے ذریعے حکومتوں کے لئے اضافی ذمہ داریوں کا آپشن رکھا گیا ہے اس لئے انھیں آپشن پروٹوکول کہا جاتا ہے۔ اس کی مثال شہری اور سیاسی حقوق کا ایک پروٹوکول ہے جس پر وہ ممالک دستخط کرتے ہیں جو موٹ کی سزا کو ختم کرنے کا عزم رکھتے ہیں، گذشتہ دہائیوں کے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ سزاۓ موٹ کا خاتمه جرائم کو کنٹرول کرنے اور حقوق انسانی کے احترام میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

انسانی حقوق سے متعلق کلیدی معاهدے:

درجہ ذیل اعلیٰ میں اور معاهدے انسانی حقوق کے معیارات اور اقتدار بیان کرتے ہیں جو انسانی حقوق کے قوانین کہلاتے ہیں۔ لیکن مندرجہ ذیل نو معاهدے کلیدی سمجھے جاتے ہیں۔

1966	ICCPR	1 - شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاهدہ
1966		1.1 - ضمیمه نمبر ایک (انفرادی شکایات کی وصولی)
1989		1.2 - ضمیمه نمبر دو (سزا موت کا خاتمہ)
1966	ICESCR	2 - معاشری، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاهدہ
2008		2.1 - ضمیمه (انفرادی شکایات کی وصولی)
1965	ICERD	3 - نسلی امتیاز کے خاتمے کا بین الاقوامی معاهدہ
1979	CEDAW	4 - عورتوں کے خلاف ہر قسم کے امتیازات کے خاتمے کا معاهدہ
1999		4.1 - ضمیمه (انفرادی شکایات کی وصولی)
2006	ICRPD	5 - افراد با ہم معدودی کے حقوق کا بین الاقوامی معاهدہ
2006		5.1 - ضمیمه (انفرادی شکایات کی وصولی)
1989	ICRC	6 - بچوں کے حقوق کا عالمی معاهدہ
2000		6.1 - ضمیمه نمبر ایک (بچوں کی مسلح تصادم میں شمولیت پر مانعت)
2000		6.2 - ضمیمه نمبر دو (بچوں کی فروخت اور جنسی استھصال پر مانعت)
2014		6.3 - ضمیمه نمبر تین (انفرادی شکایات کی وصولی)
1984	ICAT	7 - ٹارچر (تشدد) کے خاتمے کا عالمی معاهدہ
2002		7.1 - ضمیمه (نگران کمیٹی کو با قاعدہ ملکی دوروں کی اجازت)

2006	ICED	8۔ جرمی گمشدگی سے تحفظ کا معاہدہ میں اقوامی معاہدہ
1990	ICRMWF	9۔ غیر ملکی مزدوروں اور نکتہ اہل خانہ کے حقوق کا معاہدہ

ڈنیا بھر میں مندرجہ ذیل اعلامیوں کو ملکی عدالتیں اور قانون ساز اداروں نے خاصی اہمیت دی ہے۔

- 1 عقیدے اور مذہب کی بنیاد پر ہر قوم کے امتیازات کے خاتمے کا اعلامیہ 1981
- 2 ترقی کے حق کا اعلامیہ 1986
- 3 قومی، نسلی اور انسانی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے حقوق کا اعلامیہ 1992
- 4 انسانی حقوق کے محاذین کے تحفظ کا اعلامیہ 1998

غمراںی اور اطلاق کا نظام:

انسانی حقوق کے نفاذ کی گمراہی کے لئے اقوام متحدہ میں جو نظام تشکیل پایا ہے۔ اس میں کئی ادارے اور ذیلی تنظیمیں حصہ لیتی ہیں۔ ان اداروں کی تین اقسام ہیں:

- 1۔ کمیشن برائے پاسیوار ترقی اور دفتر ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق مطالعہ جات اور کانفرنس کے ذریعے انسانی حقوق کی ترغیب دیتا ہے جبکہ ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے اختیار اور روایت دونوں میں انسانی حقوق کی غمین خلاف ورزیوں کی صورت حال پر توجہ مبذول کروانے کی گنجائش موجود ہے۔
- 2۔ معاہداتی گمراں کمیٹیاں یا ٹریبیٹی باڈیز کسی معاہدے کی پاسداری کے سلسلہ میں بنائی جاتی ہیں۔ حکومتوں سے نہ صرف یہ موقع کی جاتی ہے کہ وہ با قاعدہ اور تحریری طور پر ان معاہدات کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی پرتواتر کے ساتھ کمیٹیوں کو روپورٹ پیش کریں بلکہ کمیٹی کی جانب سے دی جانے والی سفارشات پر عمل درآمد بھی کریں۔ ان کمیٹیوں میں رُکنِ ممالک کے ووٹوں سے لیکن غیر جانب دار ماہرین کا تقریر کیا جاتا ہے۔
- 3۔ انسانی حقوق کے اطلاق و نفاذ کے لئے جو غیر رسی نظام وضع کیا گیا ہے۔ انھیں چارٹر باڈیز کہا جاتا ہے۔ چارٹر سے مراد اقوام متحدہ کا منشور ہے۔ اس نظام کے پیچھے یہ

اصول کار فرما ہے کہ چونکہ اقوامِ متحده کے رُکنِ ممالک چارٹر میں انسانی آزادیوں، احترامِ انسانیت، انسانی بقا اور تحفظ کی ضرورت سے اتفاق کرتے ہیں لہذا ان طے شدہ امور پر انسانی حقوق کے حوالہ سے کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔

منشور کی بنیاد پر مختلف امور پر سیکرٹری جزل خصوصی مبصرین کا تقرر کرتے ہیں اور کچھ ورنگ گروپس بنائے جاتے ہیں۔ جس طرح ہر معاهدے کے ساتھ ایک نگران کمیٹی بنائی جاتی ہے۔ ورنگ گروپس بنانے کی ضرورت اعلیٰ میں پاس کرنے کے ساتھ سامنے آئی لیکن اعلامیوں سے ہٹ کر بھی ورنگ گروپس بنائے گئے۔

مبصرین اور ورنگ گروپس کے قیام کے پس منظر میں بین الاقوامی معاهدوں کی توثیق میں ریاستوں کی خود مختاری کا غرض ہے۔ رُکنِ ممالک چونکہ اپنی مرضی سے معاهدات میں شامل ہوتے ہیں لہذا ان پر حقوقِ انسانی اور اقوامِ متحده کے مقاصد کے مطابق چند ذمہ داریاں عائد کی گئیں اور انسانی حقوق سے متعلق شکایات دور کرنے کے لئے یہ انتظامات کئے گئے۔ آئیے پہلے ٹریئی باؤزیز اور پھر چارٹر باؤزیز کے کام اور دائرہ کارکاجائزہ لیتے ہیں۔

ٹریئی باؤزیز: Treaty-based Bodies

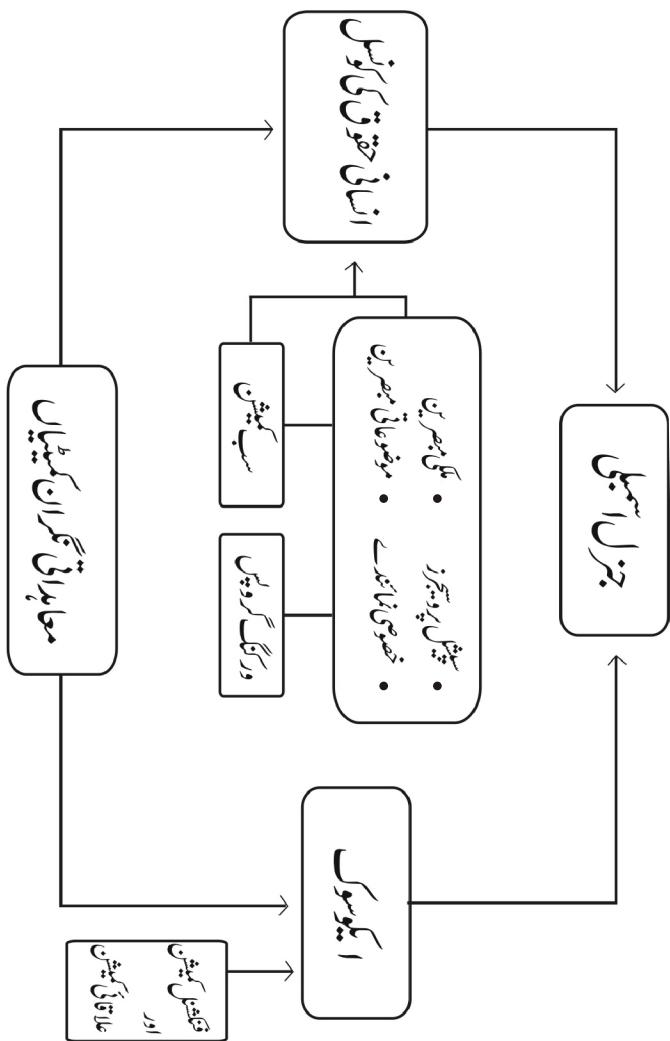
معاہداتی نگران کمیٹیاں: Treaty Based Monitoring Bodies

صفحہ نمبر 32 پر موجود چارٹ کی مدد سے معاہداتی نگران کمیٹیوں کے ڈھانچے اور طریقہ کارکردگی کو سمجھا جا سکتا ہے۔ نگران کمیٹیوں کا چنانچہ جزل اسٹبلی میں خیہہ ووٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔ امیدواروں کے لئے شرائط ہوتی ہیں کہ وہ غیر جانب دار اور انسانی حقوق کے ضمن میں اعلیٰ کارکردگی، اہلیت اور شہرت رکھتے ہوں۔ ہر ملک بطور امیدوار اپنے کسی بھی شہری کا نام پیش کر سکتا ہے، لیکن کوئی بھی ملک ایک وقت میں صرف ایک امیدوار نامزد کر سکتا ہے۔ پاکستان سے جناب کمال انور نسلی امتیازات کے خاتمے کی نگران کمیٹی کے 2018 تک رُکن ہیں۔ نگران کمیٹیوں کے ممبران کی تنخواہ اقوامِ متحده کے بجٹ سے ادا کی جاتی ہے۔

معاہدات میں دی گئی ہدایات کے مطابق نگران کمیٹیوں میں چیئر پرسن اور وائس چیئر پرسن پہنچتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ مختلف خطوط کو یکساں نمائندگی حاصل ہو۔ یہ کمیٹیاں بالعموم سال کے شروع (جنوری/افروری) میں اقوامِ متحده کے صدر دفتر میں ایک اجلاس میں کارروائی شروع کرتی ہیں پھر سال کے دوران دو یا تین ہفتوں کا اجلاس ہوتا ہے جس میں اپنے مینڈیٹ کے متعلق مختلف ممالک کی طرف سے جمع کروائی گئی رپورٹس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ کمیٹیوں کے دائرة اختیار میں یہ عمل شامل ہے کہ وہ کسی ملک کی رپورٹ پر اپنی رائے متعلقہ حکومت کو بھجو کر سوالات اور معاملے کی چحان بین کے بعد معاہدے کی پاسداری کے لئے سفارشات پیش کر سکتی ہیں۔

بالعموم کمیٹیوں میں ممالک اپنے اپنے ملک میں حقوق کے نفاذ کے لئے کیے جانے والے اقدامات اور مشکلات بیان کرتے ہیں لیکن ”شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے“ میں اگر کسی رُکن ملک نے آپشن پروٹوکول پر دستخط کے ذریعے دیگر ممالک کو کوئی جائز اعتراض اٹھانے کا حق دیا ہو تو ممالک اس معاہدے کے تحت انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر اس رُکن ملک پر تبصرہ کر سکتے ہیں۔ ایسا وہ ممالک کرتے ہیں جنہیں اپنے نظام پر اعتماد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معاہدے کو تسلیم کرنے کے بعد معاہدات کے اضافی ذمہ داری کے ضمیمہ کو تسلیم کرنے سے اس ملک کے شہریوں کو یہ حق مل جاتا ہے کہ اگر اس معاہدے کی خلاف ورزی یا عدم اطلاق سے کسی شہری کے حقوق پامال ہو رہے ہوں تو وہ معاہداتی کمیٹیوں کے ذریعے ان معاملات پر حکومت کی توجہ حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہو گا کہ ملک میں موجود انصاف اور دادرسی کے تمام ذرائع آزمائے جا چکے ہوں۔

جواب دہی اور پورنگ



چارٹر باؤنڈیز: Charter-based Bodies خصوصی مبصرین و نمائندگان: Special Procedures

معاہدات کیونکہ حکومتوں کی آزاد مرضی سے تسلیم کیے جاتے ہیں لہذا معاہدات کے ذریعے سے حقوق انسانی کے معیارات کا اطلاق یا معاہداتی گران کمیٹیوں کے ذریعے معاہدات کی گرانی میں وقت لگتا ہے کیونکہ کمیٹیوں کے اجلاس طویل و قلقے کے بعد ہوتے ہیں۔ یہ مشکلات جلد ہی سامنے آنا شروع ہو گئیں اس لئے سیکرٹری جزل کو یا اختیار دیا گیا کہ وہ معاہدات سے ہٹ کر اقوامِ متحده کے چارٹر کی روشنی میں انصاف و حقوق کے احترام نیز امن کی کوششوں اور ہنگامی صورت حال سے نہیں کے لئے خصوصی انتظامات کرے۔ اس سلسلے میں خصوصی نمائندے، مبصرین اور ورنگ گروپس بنائے گئے، جو کہ پیش پرویز برکھلاتے ہیں۔

ورنگ گروپ کی سربراہی کسی سرکاری سفارت کا کوڈی جاتی ہے۔ دیگر 4 ارکان غیر جانبِ دار ماہرین ہوتے ہیں۔ ورنگ گروپ ایک تو انسانی حقوق کی کونسل میں اپنے مینڈیٹ کے مطابق سفارشات پیش کرتے اور صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہیں، دوسرے کئی ورنگ گروپس اور خصوصی مبصرین مختلف اعلامیوں کے ناطے سے وجود میں آئے، جیسے اقلیتوں پر خصوصی مبصر اور ڈیکریشن (اعلامیہ)۔ اسی طرح ترقی پر اعلامیہ منظور ہو جانے کے بعد 1998 میں اس کے ورنگ گروپ کو تشکیل دیا گیا۔ انسانی حقوق کے مخالفین پر ایک اعلامیہ تو منظور ہو گیا لیکن ورنگ گروپ تشکیل نہیں پایا تو سیکرٹری جزل نے اس اہم معاملہ پر ذمہ داری کا تعین کرنے اور کام کی رفتار کو بہتر کرنے کے لیے ایک نمائندہ خصوصی مختار محدث جیلانی کو مقرر کیا جو کہ 2008-2000ء اس عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ 2008-2014 تک مارکریٹ سیکا گے، جبکہ 2014 سے تا حال مائل فورست بطور خصوصی مبصر برائے انسانی حقوق کے مخالفین ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔ خصوصی مبصرین اور نمائندوں کا تقرر سیکرٹری جزل، ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق اور ایکوسک کے مشورے سے کرتا ہے۔ ان کی ذمہ داریوں میں درج ذیل امور شامل ہیں:

- 1 انسانی حقوق کی پامالیوں کی تحقیقات کرنا۔
 - 2 انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات کی روک تھام کے لئے حکومتوں سے رابطہ کرنا۔
 - 3 ہنگامی صورت حال میں مناسب کارروائی کرنا۔
- یہ تقریری افراد میں اعلیٰ الہیت اور کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ مبصرین اور خصوصی نمائندے ایکسوک، انسانی حقوق کو نسل اور جزل اسٹبلی کو جواب دہ ہوتے ہیں۔
- مبصرین اپنی رپورٹس کی تیاری کے سلسلے میں حکومتوں، متأثرہ افراد اور رسول سوسائٹی سے رابطہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ علاقوں میں جا کر شہادتیں اکٹھی کرنا بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اقوامِ متحده ان رپورٹس کو شائع کرتا ہے اور یہ انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے مشترکی جاتی ہیں۔ خصوصی نمائندے اور مبصرین اقوامِ متحده یا حکومتوں کے تزویہ دار نہیں ہوتے لیکن جنیوا میں ان کے قیام کا خرچ اور عملے کے اخراجات اقوامِ متحده برداشت کرتا ہے۔ ان پروسیجرز کی رپورٹنگ ماہر اور شاندار معیار کی حامل ہوتی ہے۔ البتہ وہ ممالک جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں عام اور سُکین رہی ہیں وہ پیش پروسیجرز کی رپورٹنگ پر اعتراض اٹھانے کا جیلہ کرتے ہیں۔ اگست 2017ء کے مطابق موضوعاتی اعتبار سے 44 ورکنگ گروپس، خصوصی مبصرین جبکہ ملکی اعتبار سے 12 خصوصی مبصرین تعینات ہیں جو اپنی انفرادی حیثیت میں کام کرتے ہیں نہ کہ کسی ریاست کے شہری یا نمائندے کے طور پر۔

انسانی حقوق سے متعلق شکایات رفع کرنے کا نظام

1۔ خفیہ طریقہ کاریا پروسیجر 1503: (سابق)

انسانی حقوق کی نگین اور نظامی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لئے جزل اسٹبلی کی ایک خصوصی قرارداد کے ذریعے 1967 میں ایک طریقہ کار (مینڈیٹ) کا اجرا کیا گیا جس کے تحت

ایکوسک انسانی حقوق کمیشن (سابق) کو تمام ممالک میں علیین خلاف ورزیوں کی شکایات موصول کرنے اور اپنی سفارشات ایکوسک کو بھیجنے کا اختیار دیا گیا۔

1970 میں ایکوسک کی قرارداد نمبر 1503 کے ذریعے وجود میں آنے والے اس طریقہ کارکوائی نمبر سے یاد کیا جاتا ہے۔ 1503 پرویز گرزر مسلسل جاری رہنے والی اجتماعی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات کے لئے استعمال کیا جاسکتا تھا۔ اس مضمون میں ذیلی کمیشن میں سے 5 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی جنیوا میں ہر ماہ دنیا بھر سے آنے والی شکایات کا جائزہ لیتھی۔ جن شکایات کو درست پایا جاتا، انھیں ذیلی کمیشن (سابق) میں ممالک کی ایک فہرست بنانے کا روایتی کیا جاتا۔ لیکن دیگر دستاویزات اور پورٹس کی طرح یہ دستاویزات مشتمل نہیں ہوتی اور نہ ہی عام لوگوں کی ان تک رسائی ہوتی تھی۔ پھر ان شکایات کی چھان بین کرنے کے بعد متعلقہ حکومت کو ان شکایات سے آگاہ کیا جاتا۔ 54 ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ایکوسک چاہے تو ان شکایات کو خفیہ رکھنے کی شرط ختم بھی کر سکتی تھی۔

پرویز گرزر 1503 کی خوبی یہ تھی کہ ہر فرد اس کو اپنے ملک میں انسانی حقوق کی علیین خلاف ورزیوں کے خاتمے کے لئے استعمال کر سکتا تھا۔ اس کا کسی معاملہ پر اس ملک کے دستخط ہونے سے تعلق نہیں تھا۔ اس کے لئے جنیوا جا کر شکایات جمع کروانے کی شرط بھی نہیں البتہ درست حقوق پیش کرنے کی شرط تھی۔ 1503 کی خرابی یہ تھی کہ چونکہ اس طریقہ کارکوشت سے استعمال کیا جاتا تھا لہذا شکایات کے ازالے میں دیر ہو جاتی جو عام حالات میں برسوں پر محيط ہوتی تھی۔

لیکن برا عظم ایشیا کے ممالک جہاں انسانی حقوق کا کوئی برا عظمی فورم نہیں یادہ حکومتیں جو یعنی الاقوامی معاملات کو تسلیم کرنے سے گریز ا رہی ہیں وہاں کے شہریوں کے لئے 1503 کا طریقہ کارڈ و بستے کو تنکے کا سہارا نا ثابت ہوتا تھا۔ جون 2007 میں پرویز گرزر 1503 کو شکایات کی بہترداری کے لیے درج ذیل طریقہ کار سے تبدیل کیا گیا۔

2۔ شکایات دائر کرنے کا طریقہ کار: Complaint Procedure:

جون 2007ء میں انسانی حقوق نسل کی قرارداد نمبر 1/5 کے ذریعے خفیہ شکایات کا نیا طریقہ کار رو جو دیگر میں آیا۔ 1503 طریقہ کار کی طرح اس طریقہ کار میں بھی درخواست دہنگان رازداری کا تقاضہ کر سکتے ہیں۔ اس میں دوورنگ گروپس کے ذریعے کام کیا جاتا ہے۔ جن میں سے ایک ابتدائی طور پر شکایت کے درست ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ دوسرا اگر وہ اس شکایت سے متعلقہ حکومت کے سامنے معاملات کو اٹھاتا ہے۔

3۔ انفرادی شکایات:

مندرجہ بالا خصوصی انتظامات میں تاحال انسانی حقوق کی پامالی کے انفرادی واقعات کی شکایات متعلقہ موضوعات پر تشکیل کردہ پرسجھر کو بھی بھیجی جاسکتی ہیں جن کا خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے تاہم ان پرسجھرز کی کارروائی میں وقت لگتا ہے کیونکہ یہ شکایات کی اطلاع متعلقہ حکومتوں کو دیتے اور ان پر وضاحت طلب کرتے ہیں۔ اس طرح ریاستی مشینزی اور سرکاری اہل کاروں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلانے میں مدد اور حقوق کے نفاذ کی ترغیب ملتی ہے۔

ان شکایات میں تشدد، مذہبی اور صنعتی امتیازات وغیرہ کے ایسے واقعات ہو سکتے ہیں جن کی ملکی سطح پر دادرسی نہ ہوئی ہو۔ ان واقعات کی روپورنگ کے لئے باقاعدہ سوال نامے موجود ہیں جو متعلقہ پرسجھرز کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ تاہم ایسی شکایات کو مسترد کر دیا جاتا ہے جن میں غیر مہذب زبان کا استعمال کیا گیا ہو یا پھر سیاسی مفادات کے حصول کے لئے دائر کی گئی ہوں۔

انفرادی نوعیت کے واقعات کے علاوہ سگین خلاف ورزیوں یا رجحانات کو بھی روپورٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی وجہ سے انسانی حقوق کی سگین خلاف ورزیوں کا خطہ پیدا ہو جائے تو ہنگامی اپیل اور وقت سے پیشتر وارنگ بھی بھیجی جاسکتی ہے۔ یہ تمام شکایات جنیوں میں واقع ہائی کمشنر کے دفتر میں بھیجنما ہوتی ہیں جنہیں ڈاک، فیکس اور ای میل کے ذریعے اور کسی قابل اعتبار تنظیم یا فرد کی طرف سے بھیجنما ہتھ روتا ہے۔

معاہداتی گرمان کمیٹیاں

11	شریعتی حقوق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 1966	انسانی حقوق کی میں HRC	انسانی حقوق کے مطابق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 1991	116	سال 19/18 کا سال	ایمنی پورٹ 1 سال کے اندر ہر 5 سال ایمنی
12	شہری حقوق کے مطابق پرنسپل (سری نیویک کا تقریب) 1989	انسانی حقوق کی میں HRC	انسانی حقوق کے مطابق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 1991	85	سال 18/18 کا سال	ایمنی پورٹ 1 سال کے اندر ہر 5 سال ایمنی
13	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (محلی قانون میں پرنسپل شورست کی مناسبت) 2000	پہلوں کے حقوق کی میں CRCP	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (چون کی وحدت اور ضریب اسلامی مناسبت) 2000	167	سال 18/18 کا سال	ایمنی پورٹ 2 سال کے اندر ہر 5 سال ایمنی
14	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (چون کی وحدت اور ضریب اسلامی مناسبت) 2000	پہلوں کے حقوق کی میں CRCP	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 2011	173	سال 18/18 کا سال	ایمنی پورٹ 2 سال کے اندر ہر 5 سال ایمنی
15	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 2011	پہلوں کے حقوق کی میں CRCP	چون کے حقوق کے مطابق پرنسپل (انفرادی حقوق کے مطابق) 2011	36	سال 18/18 کا سال	ایمنی پورٹ کے زیرِ نظر
16	مارچ کے حقوق پرنسپل پرنسپل (گران کیمی کیکروں کی جائزت) 2002	SPT 2007 کے پیش نارچ کے حقوق پرنسپل پرنسپل (گران کیمی کیکروں کی جائزت) 2006	مارچ کے حقوق پرنسپل پرنسپل (گران کیمی کیکروں کی جائزت) 2008	84	سال 25/18 کا سال	ایمنی پورٹ 1 سال کے اندر ہر 4 سال ایمنی
17	افراد اسلامی کے حقوق کے مطابق پرنسپل پرنسپل (انفرادی حقوق کی میں) 2006	افراد اسلامی کے حقوق کے مطابق پرنسپل پرنسپل (انفرادی حقوق کی میں) 2008	افراد اسلامی کے حقوق کے مطابق پرنسپل پرنسپل (انفرادی حقوق کی میں) 2008	91	سال 18/18 کا سال	ایمنی پورٹ 2 سال کے اندر ہر 4 سال ایمنی
18	عورتوں کے حقوق کے مطابق کی میں (انفرادی حقوق کی میں) 1999	عورتوں کے حقوق کے مطابق کی میں (انفرادی حقوق کی میں) 2000	عورتوں کے حقوق کے مطابق کی میں (انفرادی حقوق کی میں) 2000	109	سال 23/23 کا سال	ایمنی پورٹ 1 سال کے اندر ہر 4 سال ایمنی

جدول میں پیش کردہ معلومات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ پاکستان کی حکومتیں انسانی حقوق کے بین الاقوامی معابدات کا حصہ بننے میں پس و پیش سے کام لیتی رہی ہیں۔ غیر منتخب حکومتوں کی طرف سے اس ضمن میں پیش قدمی تو محال تھی جبھوری ادوار کی حکومتیں بھی ایسی مسختم نہ تھیں کہ انسانی حقوق کے معابدات کی پاسداری اور بین الاقوامی نگرانی کے نظام میں خود اعتمادی سے حصہ لے پاتیں۔ البتہ (2008ء سے 2017ء) کے جمہوری حکومتوں کے تسلسل نیز یورپین یونین کے ساتھ جی ایس پی پلس (GSP+) معابدے کے تحت ملنے والی تجارتی رعایتوں نے آمادگی پیدا کر دی اور پاکستان انسانی حقوق کے سات کلیدی معابدوں اور بچوں کے حقوق پر دو آپشنل پروٹوکولز کا حصہ بن گیا۔ 2013ء میں جی ایس پی پلس کی تیاری کے ساتھ پاکستان کی جانب سے مندرجہ بالا معابدوں کی نگران کمیٹیوں کو کارکردگی کی روپورٹس جمع کرانے میں تیزی آئی۔ نتیجتاً جون 2016ء سے جولائی 2017ء تک پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پانچ معابدات کے تحت زیر بحث آچکی ہے۔ بچوں کے حقوق کا معابدہ، نسلی امتیاز کے خاتمے کا معابدہ، ٹارچر کے خاتمے کا معابدہ، معاشی سماجی و ثقافتی حقوق کا معابدہ اور سیاسی و شہری حقوق کے معابدہ کے تحت بالترتیب نگران کمیٹیوں کے اجلاس جنیوا میں ہوئے جس میں حکومت پاکستان کی پیش کردہ روپورٹس پر صورتحال کے جائزہ کے بعد کمیٹیوں کی طرف سے سفارشات پیش کی گئیں۔

بُدقتی سے سرکاری روپورٹس کا معیار قابل فخر نہیں رہا اور نہ ہی سرکاری وفد کی کارکردگی ممتاز کرن تھی۔ اسلئے اکثر کمیٹیوں کو یہ شکایت رہی کہ سرکاری روپورٹس میں اعداد و شمار ناقص اور موقف ایسا رہا جس سے حکومت پاکستان کی معابدوں کی پاسداری میں سنجیدگی کا مظاہر نہیں ہوتا۔ اسی لئے مارچ 2017ء میں ٹارچر، غیر انسانی اور ذلت آمیز سزاویں کے معابدے کی نگران کمیٹی نے حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ وہ مئی 2018ء تک ٹارچر اور جری گمشدگیوں کے بارے اضافی سوالات کا جواب مہیا کریں۔

جون 2017ء میں معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی نگران کمیٹی نے حکومت پاکستان سے

درخواست کی کہ 18 ماہ (دسمبر 2019ء) کے اندر تین امور پر اپنی پوزیشن کو دوبارہ واضح کریں۔ ریاست پاکستان کے مکھے اور انتظامی ادارے جس طرح ایک ارتقائی دور سے گزر رہے ہیں۔ ریاستی نظام کے استحکام کے اگلے زینے پر پہنچنے کے لیے ضروری ہو گا کہ بین الاقوامی اداروں میں گمراہی کے نظام کو داخلی طور پر وزارتوں، مکملوں اور سرکاری عملی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کا ذریعہ سمجھا جائے۔ بالآخر اور بالواسطہ طور پر بین الاقوامی نظام اور معاہدوں کی پاسداری کی گمراہی کا نظام مقامی طور پر شہریوں کے معیارِ زندگی کو اعلیٰ مقام پر لے جانے اور پاکستانیوں کو ائمہ بنیادی آئینی اور آفیشل حقوق سے بہرہ مند کرنے کا موقع ہی تو ہے۔



2007: معادن معاون نعمانہ سلیمان، جنیوا میں قوامِ متحدہ کی انسانی حقوق نسل کے چوتھے اجلاس میں شریک

انسانی حقوق کے میں الاقوامی ادارے

انسانی حقوق کے فروغ، اطلاع اور تحفظ کے لئے کچھ خاص ادارے قائم کئے گئے ہیں ماضی کا کمیشن برائے انسانی حقوق (1946-2006) اور موجودہ ذیلی کمیشن، عالمی معیادی جائزہ، خصوصی مبصرین اور انسانی حقوق کو نسل خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

کمیشن برائے انسانی حقوق: (چارٹر باؤڈی - سابق)

1946ء سے 2006ء کے 60 سالہ دور میں کمیشن برائے انسانی حقوق ایک اہم پلیٹ فورم کا کام کرتا رہا۔ 1948ء میں انسانی حقوق کے عالمگیر اعلامیہ (UDHR) اور 1966ء میں سیاسی و شہری حقوق کا معاهدہ (ICCPR) اور معاشرتی و ثقافتی حقوق کا معاهدہ (ICESCR) کی تشكیل اسی کمیشن کے ذریعے پایہ تتمیل کو پہنچی تھی۔ 54 سرکاری نمائندگان پر مشتمل اس فورم کو حکومتوں کی طرف سے اس لئے بھی اہمیت دی جاتی تھی کہ اس کے چھ ہفتوں پر محیط اجلاس میں ایجنڈا پہلے سے تیار ہوتا تھا جس کے مطابق سرکاری مندوبین کے علاوہ غیر سرکاری تنظیمیں بھی اپنی شکایات اور سفارشات پیش کر سکتی تھیں۔

کمیشن میں کمزوری یہ تھی کہ 54 ممالک کا ایک بڑا فورم ہونے کے باعث رکن ممالک کی سیاست مباحثت میں درآتی تھی اور یوں ان ممالک کے خلاف جہاں انسانی حقوق کی پامالیاں عام ہوتی ہیں، کسی قرارداد کا پاس ہونا یا کسی تادبی اقدام کا کیا جانا مشکل ہو گیا تھا۔ خاص طور پر چین اور امریکا جیسے بڑے ممالک کے خلاف تو کئی برسوں تک کوئی قرارداد کا میاں نہیں ہو سکی۔ کمیشن کی صدارت کے لئے ایسے ممالک کو بھی منتخب کیا گیا جو انسانی حقوق کے حوالے سے اچھی کارکردگی کے حامل نہ تھے۔ اس کے علاوہ کمیشن کا اجلاس سال میں صرف ایک مرتبہ ہوتا تھا جو یقیناً کسی ہنگامی صورتِ حال سے منٹھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا۔

جزل اسمبلی کی 15 مارچ 2006 کی قرارداد نمبر 251/60 کے تحت کمیشن کو انسانی حقوق کو نسل سے تبدیل کر دیا گیا۔

انسانی حقوق کے فروع اور تحفظ کے لئے ذیلی کمیشن:

کمیشن برائے انسانی حقوق کا سب کمیشن ذیلی پلیٹ فارم کے طور پر 1947 سے 2006 تک کام کرتا رہا۔ جزل اسمبلی کی 15 مارچ 2006 کی قرارداد نمبر 251/60 کے تحت اس ذیلی کمیشن کو انسانی حقوق کو نسل کی مشاورتی کمیٹی سے تبدیل کر دیا گیا۔ سابق ذیلی کمیشن میں 26 ماہرین شرکت کرتے اور تقویض کردہ ذمہ دار یوں پر اپنی روپورٹ پیش کرتے تھے۔ حکومتی نمائندے بھی اس کارروائی میں حصہ لیتے تھے لیکن کوئی ترجیح وغیرہ منظور نہیں کی جاتی تھی۔ لہذا اس کی افادیت مسائل کی نشاندہی اور رائے عامہ کی تیاری کے حوالہ سے رہی۔ اس کمیشن کو دنیا بھر کی مختلف اقلیتوں کے حقوق زیر بحث لانے نیز انسانی حقوق سے متعلق ہر نوعیت کے مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔

انسانی حقوق کو نسل: (چار رہ巴ڑی - موجودہ)

مندرجہ بالا کمزور یوں کو دور کرنے اور انسانی حقوق کے بہتر اطلاق و نگرانی کی غرض سے کمیشن کو ختم کر کے 2006ء میں ایک کو نسل بنائی گئی۔ اس کو نسل کے نمایاں خدو خال یہ ہیں:

- کو نسل 47 ممبر ممالک ایسا تی نمائندگان پر مشتمل ہے۔
- کو نسل کے منتخب ارکان اپنے ممالک میں انسانی حقوق کے اعلیٰ معیارات کے حامل ہوں نیز وہ انتخابات سے پہلے انسانی حقوق کی پاسداری کے حوالہ سے وعدوں (pledges) کا تحریری اعلان کر کے اقوامِ متحدہ کے دفتر میں جمع کرواتے ہیں۔ ان وعدوں میں ایسے اقدامات کا اعلان ہوتا ہے جو امیدوار ممالک دنیا بھر میں انسانی حقوق کو فروغ دینے کے لئے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

- کو نسل تین سال کے لئے منتخب کی جاتی ہے نیز اس کی تقسیم میں جغرافیائی نمائندگی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ افریقا سے 13، ایشیاء سے 13، مشرقی یورپ سے 6، لاطینی امریکہ اور جزائر عرب الہند سے 8 جبکہ مغربی یورپ اور ملتی ریاستوں سے 7 نمائندے

منتخب کئے جاتے ہیں۔ جن کا انتخاب برابری (ہر ملک ایک ووٹ) کی بنیاد پر جزء
اسمبلی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

4۔ کونسل میں ایسے منتخب رکن ملک کی رُکنیت جزء اسمبلی میں دو تہائی اکثریت کے
ووٹ سے معطل کی جاسکتی ہے جہاں تو اتر کے ساتھ انسانی حقوق کی تنگین خلاف
ورزیوں کا ارتکاب کیا جا رہا ہو۔

5۔ کونسل کا اجلاس سال میں تو اتر کے ساتھ اور کم از کم 3 مرتبہ جنیوں میں ہوتا ہے جو گل
مل اکر 10 ہفتے پر محیط ہوتا ہے۔ ایک تہائی ارکان کی درخواست پر خصوصی اجلاس بھی
بلائے جاسکتے ہیں۔

6۔ پیشل پرو سیجرز (خصوصی نمائندے، مبصرین اور ورکنگ گروپس) قائم ہیں اور ذیلی
کمیشن کو مشاورتی کونسل سے تبدیل کیا گیا ہے اور کونسل ان کے ساتھ باہم مل کر کام کرتی
ہے۔

7۔ یونسل ایکوسوک، کے ماتحت نہیں بلکہ جزء اسمبلی کا ذیلی ادارہ کہلاتی ہے۔

8۔ ہر پانچ سال بعد اس کی کارکردگی کی رپورٹ جزء اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے۔
جزء اسمبلی کی قرارداد 60/251 کے ذریعے 3 اپریل 2006ء کو منظور اور جون
2006ء کو منتخب ہونے والی کونسل سے ساری توقعات تو پوری نہیں ہوئیں لیکن کئی لحاظ سے صورت

حال امید افزای بھی ہے۔ اس کی کمزوریوں میں سرفہرست اس کے ارکان کی تعداد ہے۔

الف: 47 ارکان کے کسی نتیجے اور اتفاقی رائے پر پہنچنے میں دریگتی ہے جو کونسل کے کام کو
متاثر کرتی ہے۔ اس کی بجائے اس وقت کے سیکرٹری جزء (کوئی عنان) کی تجویز کے
مطابق اگر ارکان کی تعداد 25 سے 30 کے درمیان ہوتی تو بہتر تھا کیونکہ اب اس میں
علائقائی و بین الاقوامی سیاسی اثرات کا در آنا آسان ہو گیا ہے۔

ب: انسانی حقوق کے اطلاق کے لئے ایک مضبوط و واضح اختیار کونسل کے دائرہ

کار(mandate) میں شامل کرنا انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لئے ضروری خیال کیا جا رہا تھا لیکن اس پہلو کو مناسب توجہ نہیں مل سکی۔

ج: انسانی حقوق کو نسل میں غیر سرکاری تنظیموں کو کوئی واضح مقام اور کردار نہیں دیا گیا۔ جس سے خطرہ ہے کہ حکومتیں جو این جی اوز کی تقدیر اور حقائق سامنے لانے سے خائف رہتی ہیں وہ حتی المقصود رکوش کریں گی کہ ان کا اثر و سوچ کم کیا جائے۔

ان کمزوریوں کے باوجود کچھ امید افرانتائج بھی سامنے آئے ہیں، جن میں نمایاں مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- کو نسل کی رُنگیت کے لئے انسانی حقوق کی پاس داری کے لئے ترغیب (وعدوں) کا بہتر نظام مہیا کیا گیا ہے۔

- 2- انسانی حقوق کو نسل میں طاقت کا توازن تیسری دنیا کے ممالک کی طرف ہو گیا ہے جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ جہاں ایک امکان یہ بھی ہے کہ ملی بھلگت کے ساتھ ممالک ایک دوسرے کی کمزوریوں پر پرداہ پوٹی کریں۔ وہاں یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وقت یہ ممالک با اختیار بین الاقوامی فورم کے رُکن ہونے کے ناطے احساس ذمہ داری کا ثبوت بھی دیں اور اپنے ممالک میں صورت حال کو بہتر بنانے کے ساتھ دیگر ممالک میں صورت حال کی بہتری کے لئے اصول پرستی کو معیار بنانے پر توجہ دیں۔

پاکستان کی طرف سے کئے گئے اہم وعدے:

پاکستان اکتوبر 2017 میں چوتھی مرتبہ اقوام متحده کی انسانی حقوق کو نسل کا ممبر منتخب ہو چکا ہے۔ پاکستان نے چار مرتبہ انسانی حقوق کو نسل کا ممبر منتخب ہونے سے پہلے وعدے کئے۔ ان کا خلاصہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

2006-2008

- پاکستان انسانی حقوق کے کلیدی (9) معاهدوں کو تسلیم کرنے کی حمایت جاری رکھے گا۔

• پاکستان کو شش کر رہا ہے کہ جلد آز جلد شہری اور سیاسی حقوق کے بین الاقوامی معاهدے، معاشری، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاهدے اور تشدد کے خلاف معاهدے کی توثیق کر دے۔

• پاکستانی پارلیمنٹ میں بحث کے بعد ایک خود مختار قومی کمیشن برائے انسانی حقوق قائم کیا جائے گا جسے مقامی معاملات میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے وسیع اختیارات دیئے جائیں گے۔

• پاکستانی معاشرے میں انسانی حقوق کے متعلق آگئی وفروغ کا کام جاری رکھا جائے گا جس کے لئے تمام جماعتوں میں تدریسی نصاب، ذرائع ابلاغ کے ذریعے معلوماتی پروگراموں اور سول سوسائٹی کے ذریعے خاص طور پر معاشرے کے کمزور طبقات اگروہوں بشمول خواتین، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق کو عام کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

• پاکستان انسانی حقوق کو نسل کے کام میں اس کے مینڈیٹ کے اطلاق کے لئے بھرپور شرکت کرے گا۔

2008-2011

• پاکستان نے بارہ انسانی حقوق کے پیشل پرویجرز کے کام اور اہم کردار کی حمایت کی ہے۔

• پاکستان کو نسل کے کام میں سول سوسائٹی اور غیر سرکاری تنظیموں کی شمولیت کی بھی حمایت کرتا ہے۔

• پاکستان اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ انسانی حقوق کو نسل کا با اختیار ہونا یقینی بنایا جائے تاکہ کو نسل اپنے دائرہ کار کو مکمل طور پر استعمال کر سکے۔

• اگر پاکستان دوبارہ 2008-2011 کی مدت کے لئے انسانی حقوق کو نسل کامنبر منتخب ہو تو پاکستان انسانی حقوق کو نسل کے عالمی معیادی جائزہ اور عملی کام میں اپنا بھرپور تعاون جاری رکھے گا نیز دیگر فورمز پر بھی انسانی حقوق کی ترویج سے متعلق سرگرمیوں کی حمایت کرے گا۔

2012-2015

- معاشرے میں انسانی حقوق کی پاسداری اور ترویج کے لیے انسانی حقوق سے متعلق تعلیم و تربیت کو بڑھایا جائے گا۔
- انسانی حقوق کے توثیق شدہ معابدات کے نفاذ کے لیے پاکستان اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔
- انسانی حقوق کے تحت نئی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو بھانے کے لئے با قاعدگی سے اپنی قومی صلاحیتوں کا جائزہ لیتا رہے گا۔
- سول سو سالی کے ساتھ مل کر انسانی حقوق کے تحفظ اور ترویج کا کام جاری رکھے گا۔
- دُنیا میں انسانی حقوق کی صورتحال کی جانچ کے لیے ایک موثر اور معقول نظام ہونے کے ناطے پاکستان عالمی معیادی جائزہ کی کارکردگی بڑھانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔
- ثبت رویہ کے ساتھ کو نسل کے پیش پرو سیجرز کے ساتھ اپنا تعاون جاری رکھے گا۔

2018-2020

ریاست پاکستان ثبت اقدامات بیشمول پالیسی سازی اور قانونی اصلاحات سے انسانی حقوق کا موثر نفاذ کرے گی۔ مستقبل میں خواتین، بچوں، اقلیتوں اور معذور افراد نیز دیگر پلے ہوئے طبقات کے لیے بطورِ خاص اقدامات کیے جائیں گے۔ ریاست پاکستان مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل اقدامات کا عہد کرتی ہے۔

قومی سطح پر:

- 1- انسانی حقوق سے متعلق بنائے گئے نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- 2- صوبائی حکومتوں، سول سوسائٹی اور دیگر فریقین کی مشاورت سے موجودہ قوانین میں موجود نقاض کو دور کرنے نیز موجودہ قوانین کے نفاذ کا جائزہ لینے اور نئی قانون سازی میں رہنمائی کے لیے طریقہ کار و رفع کیا جائے گا۔
- 3- بھرپور مالی و انسانی وسائل کی فراہمی کے ذریعے سے انسانی حقوق کے اداروں کے نظام کا کرو بہتر بنایا جائے گا۔
- 4- انسانی حقوق کے توثیق شدہ معاملہ و پر عمل درآمد کے لیے حکومتی عملہ پشمول معاملہ ووں کے نفاذ سے متعلق شعبہ (ٹریٹی مانیٹر نگ سیبل) کے عملہ کی استعداد کا بڑھائی جائے گی۔
- 5- قانون نافذ کرنے والے اداروں اور نظامِ انصاف (prosecutor) کے تکنیکی اور انسانی وسائل کو بروئے کارلا کر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متاثرہ افراد کی انصاف تک جلد رسانی پیشی بنائی جائے گی۔
- 6- تعلیمی اور تربیتی مرکز اداروں میں انسانی حقوق کی تعلیم، سیمینار، تربیتی ورکشاپس اور میڈیا کے ذریعے انسانی حقوق سے متعلق شعور اچاگر کیا جائے گا۔
- 7- غیر سرکاری اداروں (NGOs) کے ساتھ مل کر خواتین کے لیے پولیس سٹیشنز، کرنسن سنٹر بنانے نیز تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی دادتی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے۔
- 8- بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے قومی سطح پر بچوں کا کمیشن بنانے اور معذور افراد کی قومی کنسسل کو مؤثر بنانے کے اقدامات کیے جائیں گے۔
- 9- اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے قانون اور پالیسی سازی کی جائے گی۔

10۔ ٹال فری ہیلپ لائنز کے دائرہ کار میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ شکایات کی موصولی اور دادرسی منور طریقہ سے ہو سکے نیز متأثرین کی متعلقہ اداروں بشمل محتسب کے دفتر تک باوقت رسائی ہو سکے۔

11۔ انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں سے متاثرہ افراد کے لیے میسر مفت قانونی امداد کو منور طریقہ سے استعمال کیا جائے گا۔

12۔ 2025 کے vision کے تحت وفاقی اور صوبائی سطح پر ترقی کے منصوبوں بشمل صحت، تعلیم اور سوشل سروس کے تمام شعبوں میں انسانی حقوق کے معیارات کے مطابق، حقوق بشمل صنفی مساوات کے تحفظ و فروغ کے لیے منور وسائل مہیا کیے جائیں گے۔

انسانی حقوق کے معابر و اعلامیوں نیز عالمی منتشر برائے انسانی حقوق کی بنیادوں پر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے تحفظ و فروغ کے لیے بین الاقوامی تعاون پاکستان کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان اس ضمن میں اپنے کردار کو مید منور بنائے گا تاکہ انسانی حقوق کو نسل کے ساتھ درج ذیل اقدامات کے لیے کام جاری رہ سکے۔

بین الاقوامی سطح پر:

1۔ پاکستان غیر جانبداری اور بلا تعصب انسانی حقوق کو نسل کو حقیقی مکالمہ کا فورم بنانے کے لیے اپنا تعاون جاری رکھے گا۔

2۔ پاکستان انسانی حقوق کے کام کو منور بنانے کے لیے تعاون کرے گا۔

3۔ پاکستان انسانی حقوق کو نسل کے ممبر ممالک کے تاریخی، ثقافتی و مذہبی اقدار نیز معاشری اور معاشرتی صورتحال کو مدد نظر رکھتے ہوئے انسانی حقوق کے تحفظ و فروغ کے ضمن میں انسانی حقوق کو نسل میں متحرک اور فعال کردار ادا کرے گا۔

4۔ خصوصی صورتحال کے ضمن میں پاکستان انسانی حقوق کو نسل میں متعلقہ ممالک سے ثبت انداز اور تعاون کے ساتھ مکالمہ کو فروغ دے گا۔

- 5۔ پاکستان عالمی معیادی جائزہ کے عمل میں انسانی حقوق کو نسل کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا۔
- 6۔ پاکستان انسانی حقوق کو نسل کے رکن ممالک کے ساتھ مل کر بین الشفافیت اور بین المذاہبی تعاون کے لیے نیز مذہب اور عقیدے کی بنیاد پر تعصّب و تشدد کے خاتمے کے لیے کوششیں جاری رکھے گا۔
- 7۔ پاکستان معاہداتی نگران کمیٹیوں (treaty bodies) کو روئی جمع کروانا جاری رکھے گا اور ثبت انداز (constructively) میں جائزوں میں شامل ہوگا۔
- 8۔ پاکستان اقوامِ متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر نیز نیشنل پر ویجرز کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا۔ پاکستان خصوصی مبصر برائے حق آزادی اجتماع اور خصوصی مبصر برائے حق خوارک کو ملکی دورے کے دعوت نامے جاری کرے گا۔
- 9۔ پاکستان بھیت ایک جمہوری اور ترقی پسند ریاست، تمام انسانوں کے لیے بنا دی آزادیوں اور انسانی حقوق کے تحفظ و فروغ کے لیے کام کرتا رہے گا۔

ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کا دفتر

Office of the High Commissioner for Human Rights (OHCHR)

اقوامِ متحدہ کا ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر کا دائرہ کار (مینڈیٹ) اقوامِ متحدہ کے منشور کی دفعات 1، 13 اور 55، ویانا اعلانیے اور پروگرام فارا یکشن، اور اقوامِ متحدہ کی جزوی اسمبلی کی 10 دسمبر 1993ء کی قرارداد 144/48 سے اخذ ہوتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی جزوی اسمبلی نے انسانی حقوق کے تحفظ اور ترقی کے لئے 1993 میں اقوامِ متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کا تقرر کیا اور اس دفتر کا قیام عمل میں آیا۔ صدر دفتر جنیوا میں واقع ہے اور ایک ذیلی دفتر نیویارک



میں بھی موجود ہے۔ دفتر کے 13 تنظیمی یوں 13 مختلف ممالک میں موجود ہیں اور ان تمام دفاتر میں عملہ کی تعداد 1085 ہے۔ ہائی کمشنر کو 4 سال کی مدت کے لئے تعینات کیا جاتا ہے اور ایک فرودگاہ مرتبہ (معینہ مدت کے لیے) منتخب کیا جاسکتا ہے۔

دفتر کے فرائض:

- بنیادی انسانی حقوق کے فروع کے لئے عالمی سطح پر کوشش کرنا۔
- انسانی حقوق کے معاملات پر قوی اور بین الاقوامی سطح پر بنیادی انسانی حقوق کے احترام پر زور دینا۔
- انسانی حقوق کے لئے بین الاقوامی تعاون کو بڑھاوا دینا۔
- اقوامِ متحدہ کے نظام کے ذریعے انسانی حقوق کے لئے کام کو تیز کرنا۔
- بین الاقوامی معیارات کی عالمی سطح پر توثیق کروانا اور ان پر عمل درآمد کے لئے کوشش کرنا۔
- نئے معیارات کی ترویج میں مدد دینا۔
- انسانی حقوق کی تغیین خلاف ورزیوں پر اپنار عمل ظاہر کرنا۔
- انسانی حقوق کے منافی اقدامات کو روکنے کی کوشش کرنا۔
- قوی سطح پر انسانی حقوق کے لئے ادارے قائم کرنے میں مدد دینا۔
- انسانی حقوق کی سرگرمیوں اور منصوبوں پر عمل درآمد کی ذمہ داری لینا۔
- انسانی حقوق کے بارے میں تعلیم، معلومات اور تکنیکی مدد فراہم کرنا۔

انسانی حقوق سے متعلق ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لئے جزوی اسہبی نے 1993ء میں ہائی کمشنر کے عہدے کی منظوری دی جس کے ذمے سیاسی، شہری، معاشی و سماجی حقوق کے فروع اور تحفظ کے لئے کام کرنا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلق کام کے لئے ہائی کمشنر ایک مرکزی دفتر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انسانی حقوق کے فورمز اور اداروں کے

اجلاس بھی اس کے صدر دفتر (سیکرٹریٹ) میں ہوتے ہیں جو جنیوا میں واقع ہے۔ ہائی کمشنر کے دفتر کا 900 افراد پر مشتمل عملہ چار طریقوں سے کام کرتا ہے:

- 1 - ریسرچ اور "ترقبی بطور حق" کا شعبہ جو ایسی تحقیقات اور جائزے مرتب کرتا ہے جن کے ذریعے میں الاقوامی سطح پر منظور کردہ حقوق کے اطلاق کی نگرانی کی جاسکتی ہو۔
- 2 - انسانی حقوق سے متعلق معاهدات کا شعبہ "انسانی حقوق سے متعلق نوکلیدی معاهدات" (جن کا ذکر صفحہ نمبر 37 پر کیا گیا ہے) کی نگرانی کمیٹیوں کے کام میں معاونت کرتا ہے۔
- 3 - "پروگرام اور سرگرمیوں کا شعبہ" ممالک کو تینیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ نیز تحقیقاتی مشنر کے لئے پروگرام بناتا ہے۔ مختلف امور پر قائم ورکنگ گروپ اور خصوصی مبصرین اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہائی کمشنر کے دفتر میں باقاعدہ پہنچے والی شکایات کا جائزہ لینا اور متعلقہ حکومتوں سے خط و کتابت کرنا بھی اس شعبے کے فرائض میں شامل ہے۔
- 4 - "انسانی حقوق کو نسل اور خصوصی مبصرین سے متعلق شعبہ" انسانی حقوق کو نسل اور عالمی معیادی جائزہ نیز خصوصی مبصرین کے کام میں معاونت کرتا ہے۔ ہائی کمشنر کا دفتر انسانی حقوق کو نسل کے انعقاد کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔

1994 سے تا حال ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے عہدہ پر درج ذیل افراد تعینات رہے۔

ہو سے آجیلہ لسو: Jose Ayala-Lasso (1994-1997)
 اقوام متحدہ کے سیکرٹری جزل نے 15 اپریل 1994ء کو جزل اسمبلی کی متفقہ منظوری کے بعد ہو سے آجیلہ لسو کو پہلا ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق مقرر کیا۔
 آجیلہ لسو 29 جنوری 1932ء کو یونیورسٹی کیوڈور میں پیدا ہوئے انہوں نے ایکیوڈور کی پونٹی فیشیا کیتھولک یونیورسٹی، سینٹرل یونیورسٹی ایکیوڈور، کیتھولک یونیورسٹی پیغمبر مسیح سے قانون اور معاشیات،

بین الاقوامی قانون، سیاسی اور سماجی سائنس میں ڈگریاں حاصل کیں۔ انہوں نے 1977ء سے 1979ء تک ایکوڈور کے امور خارجہ کے وزیر، اس کے بعد ایکوڈور کے سفیر کے طور پر بیلچنیم، لیکسمر گ، یورپین اکنا مک کمیونٹی (ECC) اور پیرو میں خدمات انجام دیں۔ 1989ء سے 1994ء تک ہوئے اقوام متحده کے ایکوڈور کے مستقل نمائندہ تھے۔



1991ء سے 1992ء تک وہ اقوام متحده کی سلامتی کونسل میں ایکوڈور کے نمائندہ رہے، اگست 1991ء سے 1992ء تک انہوں نے سلامتی کونسل کے صدر کے طور پر خدمات سرا جام دیں۔ ان کے تقرر کا دورانیہ 4 سال تھا۔ 15 مارچ 1997ء کو وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہوئے اور اپنے آبائی ملک (ایکوڈور) کے وزیر خارجہ مقرر کئے گئے۔

میری رابنسن : (1997-2002) Mary Robinson



میری رابنسن قانون کی تعلیم سے فارغ ہو کر 1967ء میں وکالت کے پیشے سے مسلک ہوئیں۔ 1969ء میں آئرلینڈ میں سینٹ کی رکن منتخب ہوئیں۔ یہ عہدہ ان کے پاس 20 سال تک رہا پھر 1990ء میں ترقی پسند حلقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک مضبوط حریف کو شکست دے کر آئرلینڈ کی پہلی خاتون صدر منتخب ہوئیں۔

بھیثیت صدر انہوں نے انسانیت کی فلاح اور خدمت کی کئی روایات قائم کیں۔ وہ روانڈا کے نسلی فسادات سے متاثرا اور ایقتوپیا کے قحط زدہ علاقوں کا دورہ کرنے والی پہلی سربراہِ مملکت تھیں۔ 1997ء میں انہوں نے اقوام متحده کے ہائی کمشنز برائے انسانی حقوق کی ذمہ داری سنپھانے کے لئے آئرلینڈ کی صدارت سے استعفی دے دیا اور 4 سال کی مدت پوری کرنے کے بعد سیکرٹری جزل کو فی عنان کی درخواست پر دوسری مرتبہ ہائی کمشنز مقرر ہوئیں۔ بطور ہائی کمشنز انہوں نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا جائزہ لینے کے لئے تبت (چین) کوسوو (سابق یوگو سلاویہ) اور چینیا (روس) کے دورے کئے۔ امریکا میں موت کی سزا برقرار کرنے پر تنقید کر کے

جرات مندانہ مثالیں قائم کیں۔ آج کل وہ کولمبیا یونیورسٹی میں تدریس کے علاوہ انسانی حقوق کی کئی تیظیموں کی سرپرستی کرتی ہیں۔ وہ آکسفیم انٹرنیشنل کی اعزازی صدر بھی ہیں۔ ان کی خدمات کے اعتراض میں کئی یونیورسٹیوں اور اداروں نے انھیں متعدد اعزازات دیئے۔

بطور ہائی کمشنر میری رابنسن کا دور یادگار رہے گا۔ انھوں نے این جی او ز کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ لاٹین امریکا کے ایک ملک میں جب ایک کافنیس کو سیوٹاڑ کرنے کیلئے بم دھماکے کی دھمکی دی گئی تو انھوں نے منتظمین کے ساتھ رہنے پر اصرار کر کے ان کے حوصلے بڑھائے اور این جی او ز کی طرف سے نسلی امتیاز کے خاتمے پر غور و خوض کے لیے بلائی گئی ڈربن کافنیس (2001ء) میں این جی او ز کی طرف سے نامناسب مطالبات کو وصول کرنے سے انکار کر کے انھیں حکومت کے ساتھ ٹکراؤ سے محفوظ رکھا۔ میری رابنسن کا یادگار کار نامہ چیپینیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لیے بذات خود وہاں جانا اور روں کے دباؤ کے باوجود ایک غیر جانبدار روپورٹ مرتب کرنا ہے۔ انھوں نے اس عہدے کو بڑی محنت اور بہادری کے ساتھ بھایا اور نئی روایات قائم کیں۔

سر جیوویریاڈی میلیو: (2002-2003) Sergio Vieirrade Mello



سر جیوویریاڈی میلیو میلیو برازیل کے شہر ریو ڈی جانیری میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے 1969ء میں پیرس میں فلسفہ کی تعلیم کے دوران اقوامِ متحده کی ملازمت اختیار کی۔ امدادی اور امن مشنری کے سلسلے میں انھوں نے بغلہ دیش، موزمبیق، سوڈان اور پیرہ میں خدمات سرانجام دیں۔ مختلف عہدوں پر کام کرنے کے بعد وہ اقوامِ متحده کے ہائی کمشنر برائے مهاجرین مقرر ہوئے اور مشرقی ٹیمور میں ایڈمنیسٹریٹر بنے۔

اگست 2003ء میں جب وہ سیکرٹری جنرل کے خصوصی نمائندہ کے طور پر عراق میں خدمات سرانجام دے رہے تھے تو اقوامِ متحده کے بغداد میں واقع دفتر کو بم سے نشانہ بنایا گیا۔ سرجیوویریاڈی میلیو اپنے 22 ساتھیوں کے ہمراہ اس حملے میں جاں بحق ہو گئے۔

مہر خان ولیز: (2004-2006) Meher Khan Williams

مہر خان ولیز پاکستان اور آسٹریلیا کی شہری ہیں۔ انہوں نے کراچی یونیورسٹی سے صحافت میں ایم اے کرنے کے بعد ہونولولو (ہوائی) میں ابلاغیات اور آسٹریلیا سے انسانی حقوق میں کورس کئے اور پاکستان میں اے پی پی (Associated Press of Pakistan) کے علاوہ کچھ عرصہ کراچی یونیورسٹی کے ساتھ مشکل رہیں۔ 1976ء میں انہوں نے اقوامِ متحدة کی ملازمت اختیار کی۔ وہ یونیسف (UNICEF) ڈائریکٹر کی مشیر نیز رینجمن ڈائریکٹر سمیت دیگر کئی عہدوں پر کام کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ عالمی بenk کے ساتھ کام کا تجربہ بھی رکھتی ہیں۔ مہر خان ولیز کو اکتوبر 2004ء میں ڈپٹی ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق مقرر کیا گیا۔



برٹرینڈ رام چرن: (2003-2004) Bertrand Ramcharan



ڈاکٹر برٹرینڈ رام چرن ڈپٹی ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق اور استثنیت سیکرٹری جzel کے عہدوں پر فائز رہے۔ 19 اگست 2003ء کو سر جیو دیرا دی میلوکی بغداد میں اقوامِ متحدة کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ میں ہلاکت کے بعد ڈاکٹر رام چرن نے قائم مقام ہائی کمشنر کے طور پر اقوامِ متحدة میں اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ جولائی 2004ء تک وہ یہ ذمہ داری نبھاتے رہے جب تک کہ نئے ہائی کمشنر کے عہدے پر تعیناتی نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر رام چرن نے اقوامِ متحدة میں اپنی تین سالہ سروں کے دوران مختلف اداروں میں مندرجہ ذیل خدمات سرانجام دیں: انسانی حقوق کے ادارے میں بطور خصوصی نمائندہ اور استثنیت ڈائریکٹر، سیکرٹری جzel کے تقریبیوں، سیکرٹری جzel کے خصوصی نمائندگان کے دفتر میں بطور ڈائریکٹر، یوگو سلاویہ میں تنازع میں امن مذاکرات کے لئے سیاسی مشیر۔

ڈاکٹر چن نے 1973ء میں سکول آف لندن سے معاشریات اور سیاسیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1991ء تک بین الاقوامی کمیشن برائے جیورسٹ میں کمشنر کے عہدے پر فائز رہے۔ 1996ء کے بعد مستقل نالثی عدالت کے رکن رہے اور کلمبیا یونیورسٹی میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کے پروفیسر بھی تھے۔ وہ تقریباً 20 کتابوں اور متعدد مضمایں کے مصنف ہیں۔

لوئیس آربر: (2004-2008) Louise Arbor



لوئیس آربر نے 1967ء میں قانون کے شعبے میں ڈگری حاصل کی۔ کینیڈا یونیورسٹی میں مدرسی اور کمیٹی عدالتی عہدوں پر کام کیا اور سپریم کورٹ کی جج مقرر ہوئیں۔ اس کے علاوہ فوج داری قانون پر بیسیوں مکالے لکھے اور یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں، اس کے علاوہ کئی تحقیقی اور اعزازات ملے۔

1996ء میں سلامتی کوسل نے انھیں سابقہ یوگوسلاویہ اور روانڈا پر قائم ہونے والے بین الاقوامی فوج داری ٹریبوన کا پراسکیپو ٹر مقصر کیا۔ سیکرٹری جzel کی طرف سے نامذگی پر جزل اسمبلی نے 2004ء میں انھیں ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق مقرر کیا۔ انھوں نے سکیورٹی خدمات کو بالائے طاقت رکھتے ہوئے پاکستان، افغانستان اور سری لنکا کے دورے کئے اور انسانی حقوق کی صورتحال پر حکومتوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔

ناوانیتھم پیلے: (2008-2014) Navanethem Pillay



ناوانیتھم پیلے 1941ء میں جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئیں۔ انھوں نے اپنی بی اے، ایل ایل بی کی ڈگری نالی یونیورسٹی (جنوبی افریقہ) اور ایل ایل ایم، نیز قانونی علوم میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہارورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ پیلے اپنے صوبے نیال کی پہلی خاتون وکیل تھیں جنہوں نے قانون کی پریکٹس شروع کی، چند سالوں کے دوران انھوں نے تشدد کو بے نقاب کیا اور

Robben Island میں محبوس سیاسی قیدیوں کے لیے قانونی امداد اور نسلی عصیت کے خلاف برس پیکار کارکنوں کے وکیل کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔ انہوں نے یونیورسٹی میں پیچھا رکے طور پر کام کیا اور بعد ازاں ڈربن ولیٹ وایل یونیورسٹی کی کونسل کی نائب صدر مقرر ہوئیں۔ 1995 میں نسلی عصیت کے خاتمے کے بعد پہلے جنوبی افریقہ کے ہائی کورٹ میں جج تعینات ہوئیں۔ اور اسی سال روانڈا کے لیے بین الاقوامی ٹریبیونل میں جج بننے کے لیے منتخب ہو گئیں جہاں انہوں نے آٹھ سال خدمات سر انجام دیں آخیری چار سال (2003-1999) ٹریبیونل کی صدر رہیں۔ 2003 میں ہیگ میں قائم بین الاقوامی فوجداری عدالت میں ان کا بحیثیت جج تقرر ہوا اس عہدے کی مت 2008 تک رہی۔ انسانی حقوق کے لیے اقوام متحده کی ہائی کمشنر کی تقریری کے لئے جzel اسمبلی کی نظر انتخاب میں محترمہ ناویتھم پہلے اس عہدے کی اہل ہٹھریں 1 ستمبر 2008 میں انہوں نے بحیثیت ہائی کمشنر اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔

زید راد الحسین: (2014 - 2018) Zeid Ra'ad Al Hussein



زید راد الحسین نے یکم ستمبر 2014 کو اقوام متحده کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے طور پر ذمہ داری سنبھالی۔ وہ اس عہدہ پر تعینات ہونے والے حصہ جبکہ پہلے ایشیان مسلم ہیں۔ اس سے پہلے ایک سفارتاکار کے طور پر وہ اقوام متحده میں اردن کے مستقل مندوب کے طور پر 12 سال خدمات انجام دے چکے ہیں نیز 2007 تا 2010 اردن کے سفیر برائے امریکہ رہ چکے ہیں۔ 2014ء میں اقوام متحده کی سلامتی کونسل کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے سلامتی کونسل کی 1533 اور 1521 کی ضابطہ کمیٹیوں کی کوگوا اور لا سپریا پر پابندیوں کے معاملات سے متعلق صدارت کی۔ ان کا پیشہ و رانہ تجربہ بین الاقوامی نظام انصاف، بین الاقوامی قانون، قیامِ امن، بعد ازاں امن تعمیر امن اور جو ہری (نیوکلیئی) دہشت گردی کے انسداد جیسے اہم شعبہ جات میں ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کے قیام میں بھی انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔

زید نے جان ہوپکنز یونیورسٹی سے گریجویشن کی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری کیمبرج یونیورسٹی سے حاصل کی۔ بین الاقوامی انصاف کے شعبہ میں ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے 2008ء میں سدرن کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف لاء نے انھیں علم الاقانون میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دی۔



1999: مؤلف ہائی کمشنری رامن کے ساتھ

پیشل پروسیجرز Special Procedures

کسی خاص موضوع پر یا کسی ملک کے حالات کے پیش نظر انسانی حقوق کو نسل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ باہم مشاورت کے ساتھ ایسے مینڈیٹ کی تشکیل کر سکتی ہے جو انسانی حقوق پر عمل درآمد اور نفاذ کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیم اکتوبر 2017ء تک موضوعاتی اعتبار سے 44 ورکنگ گروپس، خصوصی نمائندے اور مبصرین جبکہ ممالک کی صورتحال کی جائزہ کاری کے لئے 12 خصوصی مبصرین تعینات ہیں جن میں میانمار (بما)، افغانستان، ایران، فلسطین اور کاغذ وغیرہ شامل ہیں۔

پیشل پروسیجرز: (موضوعاتی و ملکی) کے فرائض میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

- 1 انفرادی شکایات وصول کر کے جائزہ لینا اور متعلقہ حکومتوں سے سوال جواب کرنا
- 2 انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر ریاستوں کو شکایات بھیانا
- 3 مطالعہ جات اور ماہرانہ مشاورت منعقد کرنا
- 4 حکومتی دعوت پر ملکی دورے کرنا اور پورٹ مرتب کرنا
- 5 انسانی حقوق پر آگئی اور تینیکی تعاون کے لئے مشاورت مہیا کرنا
- 6 مینڈیٹ کے مطابق جzel اسمبلی اور انسانی حقوق کو نسل کو سالانہ رپورٹ پیش کرنا

اگست 2017ء تک پیشل پروسیجرز (ملکی و موضوعاتی) مینڈیٹ ہولڈر زکی تفصیل اگلے صفحہ پر دی گئی ہے۔

موضعیاتی مینڈیٹ ہولڈرز

نمبر شمار	اختیار اذمدادی	آغاز	حالیہ ذمدادی
1	مناسب رہائشی سیولیات پر مصروف خاص	2000	محترم میلانی فرح (کینیڈ) srhousing@ohchr.org
2	افریقی انسل باشندوں پر ورنگ گروپ	2002	محترم سانیدھ میری (جنوبی افریقہ)، محترم میر لی نے نوں مینڈس (فرانس)، محترم احمد رید (جیکا)، محترم ریکارڈ سونگ (فلائیں)، محترم مکلر زک (پولینڈ) africandescent@ohchr.org
3	غیر قانونی حراستوں پر ورنگ گروپ	1991	محترم سیونگ فل بونگ (جنوبی کوریا)، محترم ہو سے گوئیوارا (میکیو) محترم سوچی روینڈ ایڈ جو دی (کینیڈ)، محترمہ لائی ٹو سے (آسٹریلیا)، محترمہ علینا شیرنے (لٹھویا) wgad@ohchr.org
4	بچوں کی خرید و فروخت اور جنسی زیادتی کی روک تھام کے لئے مصروف خاص	1990	محترمہ معاودی بورے بوکچو (نیڈر لینڈز) srsaleofchildren@ohchr.org
5	شاہق حقوق پر مصروف خاص	2009	محترمہ کریمہ بیانے (امریکہ) srculturalrights@ohchr.org
6	جبوری اور منصفانہ میں الاقوامی نظام پر مصروف خاص	2011	محترمہ فریڈڑی زیاں (امریکہ) ieinternationalorder@ohchr.org
7	تعلیم کے حق پر مصروف خاص	1998	محترم کبوپلے باری (بریتانیا) sreducation@ohchr.org
8	محفوظ، صاف اور صحیت مند محال پر مصروف خاص	2012	محترم جان نوکس (امریکہ) srenvironment@ohchr.org
9	جری گھنڈ گیوں پر ورنگ گروپ	1980	محترم ایوانہ میڈن (ارجنٹائن)، محترم برناڑ دا سے (کینیڈ)، محترمہ بیکر کوہلیں (لیکھو میانی)، محترمہ حوریاں میں سلامی (موروکو)، محترمہ تینگ یک (جنوبی کوریا) wgeid@ohchr.org
10	غیر قانونی اور مادوائے عدالت بلاکتوں پر مصروف خاص	1982	محترم ایگنس کال مارڈ (فرانس) eje@ohchr.org
11	انہائی غربت اور انسانی حقوق پر مصروف خاص	1998	محترم فلپ لسلن (آسٹریلیا) srextrême poverty@ohchr.org

محترمہ بیال ایلور (ترکی) srfood@ohchr.org	2000	خواراک کے حق پر مصروف خاص	12
محترم جوین پابلو (ارجنٹائن) ieforeigndebt@ohchr.org	2000	بیرونی قرضوں اور بیاستوں کی مالیاتی زندگانی کے انسانی حقوق پر اثرات پر ماہر خاص	13
محترم عالمی اسماکپنی (ملی) freeassembly@ohchr.org	2010	آزادی پر امن اجتماع و تجسس سازی پر مصروف خاص	14
محترم ذیوڈ کے (امریکہ) freedex@ohchr.org	1993	آزادی اطہار رائے پر مصروف خاص	15
محترم احمد شہید (مالدیپ) freedomofreligion@ohchr.org	1986	آزادی مذہب و عقیدہ پر مصروف خاص	16
محترم ڈینیس پراس (لیتوانی) srhealth@ohchr.org	2002	جسمانی و ذہنی صحت کے حقوق پر مصروف خاص	17
محترم ماکیل فورست (فرانس) defenders@ohchr.org	2000	انسانی حقوق کے محافظین کے حقوق پر مصروف خاص	18
محترم ڈیگگا گریسا سایان (پیرو) srindependencejl@ohchr.org	1994	عدیلیہ اور دکا کی غیر جانبداری پر مصروف خاص	19
محترم ماؤری یوسیا (فیلپائن) indigenous@ohchr.org	2001	تھامی باشندگان پر مصروف خاص	20
محترمہ سیلیا چیمزر (فلائن) idp@ohchr.org	2004	اندرون ملک ہجرت پر مصروف خاص	21
محترم این ٹون کیپر (جنوبی افریقہ) محترم پیئر شیا آریاس (پلی) محترم ایمیٹیکا کرسکا (پولینیزی) محترم گبور رونہ (جنکری) محترم سعید مکبل (یمن) mercenaries@ohchr.org	2005	کرائے کے بیکنگوؤں پر ورکنگ گروپ پ	22
محترم فیپ گونزیلز (پلی) migrant@ohchr.org	1999	مہاجرین کے حقوق پر مصروف خاص	23
محترم نیمناڑی وارنی (آسٹریلیا) minorityissues@ohchr.org	2005	اقليتی مور پر مصروف خاص	24
محترم پالودی گرف (لوہبیا) srrtruth@ohchr.org	2011	چھائی اور انصاف کے فروغ پر مصروف خاص	25

26	نسلی تھبب اور عدم رداواری پر مصیر خاص	1993	محترم مولو مارویٹی (کینیا) racism@ohchr.org
27	غلامی کی عصری ایجاد، وجہات اور تنائی پر مصیر خاص	2007	محترم اریلای بھولا (جنوبی افریقیہ) srslavavery@ohchr.org
28	بین الاقوامی بھبھتی اور انسانی حقوق پر ماہر خاص	2005	محترم اوبورا سی اداکافور (ناگیری یا) iesolidarity@ohchr.org
29	انساد و ہمچکو دی اور انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ پر مصیر خاص	2005	محترم فیونولنی آؤلان (آئرلینڈ) srct@ohchr.org
30	تشدید اور دیگر ظالمائی و غیر انسانی سلوک سے تحفظ پر مصیر خاص	1985	محترم ٹم میلر (سوئیٹر لینڈ) sr-torture@ohchr.org
31	زہرا لوادا اور مصنوعی فضلے پر مصیر خاص	1995	محترم باسکوٹ بلکل (تری) srtoxicwaste@ohchr.org
32	انسانوں خصوصاً خواتین اور بچوں کی خوبی و فروخت پر مصیر خاص	2004	محترمہ ماری گریزی (ٹی) srtrafficking@ohchr.org
33	بین الاقوامی کاروبار اور کارپوریٹیشنز سے متعلق ورکنگ گروپ	2011	محترم اپالیں سکن زیگا (روس) (محترم سوریا دیوالا (بھارت)، محترم ماٹکل - کے ادو (گھانا)، محترمہ امیتا راما ساسٹری (امریکہ)، محترم دانتے پیٹر (پلی) wg-business@ohchr.org
34	پینے کے صاف پانی اور صفائی کے حقوق پر مصیر خاص	2008	محترم لیو ہیمل (برازیل) swatsan@ohchr.org
35	قانون اور عملدرآمد میں خواتین کے خلاف اتیازات پر ورکنگ گروپ	2010	محترمہ کملا چندرا کی راتا (انڈونیشیا)، محترمہ فرانس رادے (برطانیہ / اسٹریلیا)، محترمہ امیتا آج (نیپالیا)، محترمہ الدافا سیبو (کوٹاریا)، محترمہ ایلیونورا ایلیسکا (پوئیز) wgdiscriminationwomen@ohchr.org
36	خواتین کے خلاف تشدد سے پر مصیر خاص	1994	محترمہ وو اکاسیموو (کوششیا) vaw@ohchr.org

تعیناتی زیر نگور	2017	بندام کے مریضوں سے امتیازی سلوک کے خاتے پر مصروف خاص	37
محترم سعد العارفی (مصر) srdevelopment@ohchr.org	2016	خصوصی بصر برائے حق ترقی	38
محترم ویٹھ مُسٹر بھوون (تحالی لینڈ) ie-sogi@ohchr.org	2016	صفی شاخت اور جنپی روحان کی بنیاد پر امتیاز اور نشدت سے تحفظ پر ماہر خاص	39
محترم ادريس جائزی (انجیریا) ucm@ohchr.org	2014	ریاستوں کے مابین بکھر فرذ کارروائی کے انسانی حقوق پر اثرات سے متعلق مصطفیٰ خاص	40
محترم جوزف کینانی (مالٹا) sprivacy@ohchr.org	2015	حق تخلیہ (پرائیوی) پر مصروف خاص	41
محترم روزا کورنیلیڈ میٹ (پلی) olderpersons@ohchr.org	2013	عمر سیدہ افراد کے حقوق پر ماہر خاص	42
محترمہ کبیا لیٹاڈ بیومنس ایگولر (کوشاڑیا) sr.disability@ohchr.org	2014	افراد با ہم معاشری کے حقوق پر مصطفیٰ خاص	43
محترمہ اپن و سایر (ناپیغیری) albinism@ohchr.org	2015	برصیت سے متاثرا افراد کے حقوق پر ماہر خاص (مرض جس میں جلد کارگ کشائی ہو جاتا ہے)	44

**مماکن میں انسانی حقوق کی صورت حال پر مقرر کردہ خصوصی بصریں داہرین
(مینڈیٹ ہولڈرز)**

نمبر شمار	اختیار اذموداری	آغاز	حالیہ ذمودار
1	بیلاروس پر مصروف خاص	2012	محترم مک لوس ہر آرٹی (بیلاروس)
2	کمپنی ڈیپلائی پر مصروف خاص	1993	محترم روحانہ سعید (برطانیہ)
3	جمهوری یوگو طی افریقہ پر مصروف خصوصی	2013	محترم مدیری تریضہ کیا (آئیوری کوسٹ)
4	اریزبیا پر مصروف خاص	2012	محترم شانکانی کیتار وحش (اریزبیا)
5	شانی کورسیا پر مصروف خاص	2004	محترم نویں اوچیا (ارجنتینا)
6	اسلامی جمہوریہ ایران پر مصروف خاص	2011	محترم عاصہ جہانگیر (پاکستان)
7	مالی پر مصروف خاص	2013	محترم سلیمان بلندو (سوڈان)
8	برما یمنا پر مصروف خاص	1992	محترم یا گنجی لی (عونی جمہوریہ یونی)
9	فائلین پر مصروف خاص	1993	محترم مائکل لائگ (کینیڈا)
10	صومالیہ پر مصروف خاص	1993	محترم ہائی ندوگا (تanzانیہ)
11	سوڈان پر مصروف خاص	1993	محترم آرٹانڈ نوی (نیشن)
12	شام (عرب جمہوریہ) پر مصروف خاص	2011	محترم پاؤ لوسر جنیو پنیر (برازیل)

اقوام متحده کے مرکزی ادارے

عالی بینک گروپ:

- عالی بک برائے تیز اور ترقی (آلی بی آرڈی)
 - عالی ترقی تظام (آلی ڈی اے)
 - عالی مالیت کار پریشن (آلی ایف سی)
 - کشش انواع سرمایکاری کی ایجنسنی (میجر آئی جی اے)
 - شہری ہوابازی کی میں الاقوا می تظام (آلی سی اے)

خصوصی ادارے:

- ☆ مزدوروں کی عامی تیزیم (آئی ایل او)
 - ☆ اقوام متحدة کی تیزیم برائے خوار و زراعت
 - ☆ اقوام متحدة کی تعلیمی سائنسی اور شفافیتیزیم (یونسکو)
 - ☆ عامی اوارہ محنت (ڈبلو ایچ او)

کمپیوٹر:

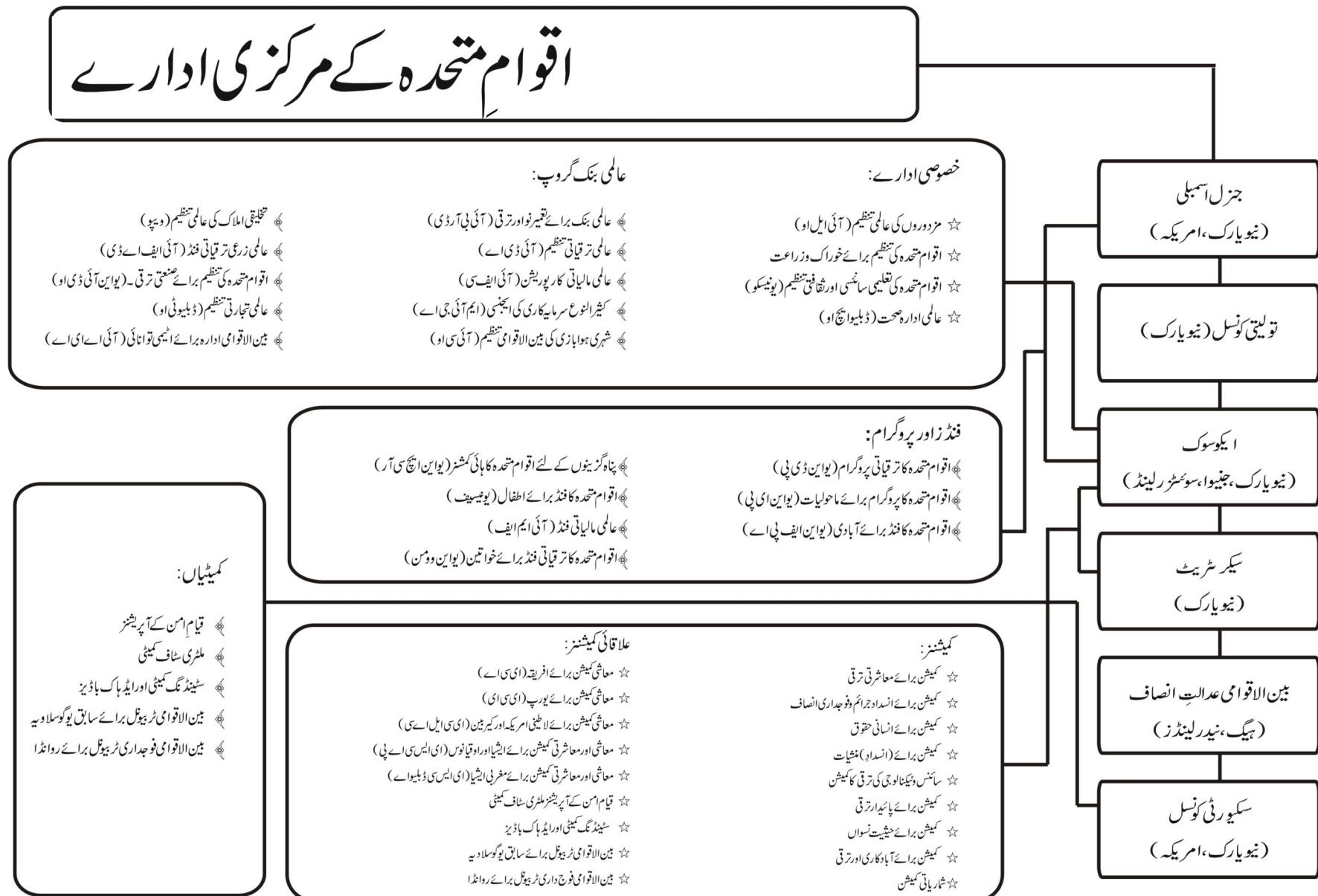
- ﴿ قیامِ امن کے آپریشنز
 - ﴿ ملٹری ساف کمپنی
 - ﴿ سینیٹنگ کمپنی اور یاہک باؤنڈری
 - ﴿ میان لاٹو ایم ٹریپول برائے سابق یونیورسٹی گوسلاڈ یہ
 - ﴿ میان لاٹو ایم ٹریپول برائے سابق یونیورسٹی رواڈا
 - ﴿ میان لاٹو ایم ٹریپول برائے رواڈا

کمشنے:

- ☆ معاشری کیش برائے افریقیہ (ای ای اے)
 - ☆ معاشری کیش برائے پورپ (ای ای ای)
 - ☆ معاشری کیش برائے لالہ طینہ رام کیمک دیکھن (ای ای ایل اے سی)
 - ☆ معاشری اور معاشریتی کیش برائے ایشیا اور آفیکیوں (ای ایس سی اے پی)
 - ☆ معاشری اور معاشریتی کیش برائے غربی ایشیا (ای ایس سی ذہبیا)
 - ☆ قیام ان کا پر شہزادی نافٹ کیٹی
 - ☆ سینیٹ کیش اور یہاں بازیز
 - ☆ میں الاؤ کی ریپوئیٹ برائے سابق چوگولادیہ
 - ☆ میں الاؤ کی ریپوئیٹ برائے ایڈوارڈز بیکر برائے رومانی

۱۰

- ☆ کمیش برائے معاشرتی ترقی
 - ☆ کمیش برائے انساد اور انہم پوچھاری انصاف
 - ☆ کمیش برائے انسانی حقوق
 - ☆ کمیش برائے انساد (میانیات)
 - ☆ سائنس و فنون اور جی کی حقوق کا کمیش
 - ☆ کمیش برائے پانیدار ترقی
 - ☆ کمیش برائے حیثیت و عوام
 - ☆ کمیش برائے آبادکاری اور ترقی
 - ☆ خلائق اسلامی کمیش



سول سوسائٹی اور اقوام متحده

مختلف مکتبہ ہائے خیال اور طریقہ ہائے کار لیکن واضح اور پُر امن مقاصد کے لیے، قانونی تقاضوں کے مطابق اور اعلانیہ کام کرنے والے تمام گروہ اور تنظیمی ڈھانچے سول سوسائٹی کے ڈرمے میں آتے ہیں۔ غرض غیر حکومتی یا عوامی تنظیمیں سول سوسائٹی کا حصہ ہیں، مثلاً ٹرینڈ یونیورسٹیز، اپوزیشن سیاسی جماعتیں، پیشہ وار ارنا بخوبیں، فلاجی ادارے، شفافی تنظیمیں۔

دُنیا بھر میں ملکی قوانین کے مطابق این جی او زیا غیر سرکاری تنظیمیں اپنے تنظیمی امور کو بلعموم بہتر سر انجام دیتی ہیں مگر حکومتیں بعض اوقات این جی او ز کو بلا وجہ دبائے کی کوشش کرتی ہیں، مثلاً چند سال قبل سنگاپور میں این جی او ز بنا ممکن نہیں تھا۔ برما میں شہری آزادیوں کا فقدان بر سوں رہا، حتیٰ کہ چین میں اپوزیشن اور غیر سرکاری انسانی حقوق کی تنظیموں کا اعلانیہ کام کرنا مشکل ہے۔ برما اور چین کی مثالیں سامنے رکھیں تو یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ بعض اوقات ملک کی سول سوسائٹی حقوق کی تحریکیں جلاوطنی میں چلاتی ہے۔

بعض تنظیمیں عالمی سطح پر کام کرتی ہیں مثلاً اینٹرنیشنل اور ہیون رائٹس و اج وغیرہ جن کو انٹرنیشنل سول سوسائٹی میں شمار کیا جاتا ہے۔
اقوام متحده میں سول سوسائٹی تنظیمیں:

ترتی، امن اور انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والی سول سوسائٹی تنظیموں کے لئے اقوام متحده کے نظام میں کام کرنے اور اپنا حصہ ڈالنے کے لئے گنجائش موجود ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ اقوام متحده کے کام میں غیر حکومتی تنظیموں کی تحریک اور فعال شمولیت نے اقوام متحده کی فعالیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

قیامِ امن کی مختلف صورتیں یا ترقیاتی مخصوصے ہوں یا پھر قحط و افلاس سے نمٹنے کے اقدامات، بحث و مشاورت، عطیات جمع کرنا، رضا کار بھیجنادا مے درمے سخنے ہر طرح حصہ ڈالنے کی روایت موجود ہے۔ نیویارک میں جس وسیع قطعہ اراضی پر اقوام متحده کے دفاتر بنے ہیں وہ

سب عطیہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ سول سوسائٹی کی تنظیمیں اقوام متحده کے ذیلی اداروں مثلاً یونیسف، یونیسکو وغیرہ کو تو اتر کے ساتھ عطیات مہیا کرتی ہیں۔ نیز سول سوسائٹی کی تنظیمیں اقوام متحده کے ادارے کے مختلف منصوبوں میں بھی شریک کارہوتی ہیں۔

اقوام متحده کا ادارہ بنیادی طور پر ہے تو حکومتوں کا پلیٹ فارم اور حکومتوں کو حقوق تسلیم و نافذ کرنے کے لئے قائل کرنا آسان نہیں ہوتا، اس کے باوجود انسانی حقوق کی ترویج اور حفظ کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ میں الاقوامی، قومی یا علاقائی سول سوسائٹی تنظیم کے طور پر ایکوسوک، میں رجسٹریشن حاصل کر سکتی ہے۔

اس کے لئے مطلوبہ معیارات پر پورا اترتانا ہوتا ہے۔ جس ملک میں صدر دفتر ہو گا وہ حکومت چاہے تو ایسی تنظیم کی اقوام متحده میں رجسٹریشن یا اکریڈیشن (Acreditation) کو چیخ کر سکتی ہے۔

2017 میں دنیا بھر سے 4,990 تنظیمیں ایکوسوک، رجسٹریشن رکھتی ہیں۔ پاکستان سے 68 تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں۔ بعض حکومتوں اپنے مخصوص مفادات کے تحت اپنی سرپرستی میں غیر سرکاری تنظیمیں بنا کر ان کو اقوام متحده میں رجسٹر کروالیتی ہیں، ائمپیشن سول سوسائٹی کی زبان میں انھیں گونگو (GONGO) کہا جاتا ہے۔ یہ حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے یا حکومت کے نقطہ نظر کو پیش کرنے کے علاوہ کوئی قابل ذکر کام نہیں کر پاتیں۔ سہر حال ان تنظیموں کی تعداد سنیتاً کم ہے۔ ایکوسوک، رجسٹریشن کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

1۔ خصوصی مشاورتی حیثیت: Special Consultative Status

وہ تنظیمیں جو حقوق کے کسی خاص شعبہ میں مہارت اور کارکردگی رکھتی ہوں، انھیں اس حیثیت میں رجسٹر کیا جاتا ہے، جیسے ایمنسٹی ائمپیشن کے ارکان کو انسانی حقوق کو نسل کے اجلاس میں شرکت کے علاوہ ٹارچر پر قائم نگران کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے مجاز ہیں وہ بحث میں حصہ لیتے کے علاوہ اپنی سفارشات بھی کمیٹی میں پیش کر سکتے ہیں۔ اکتوبر 2017 میں مختلف ممالک سے 3,880 تنظیمیں خصوصی مشاورتی حیثیت میں رجسٹرڈ ہیں۔

2۔ عام مشاورتی حیثیت: General Consultative Status

انسانی حقوق کے مختلف موضوعات اور شعبہ جات سے متعلق کام کرنے والی تنظیمیں اقوامِ متحدہ کے عام اور خاص اجلاس میں شرکت کر سکتی اور بحث میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اکتوبر 2017 میں دنیا بھر سے 136 تنظیمیں عام مشاورتی حیثیت کی حامل ہیں۔

3۔ روئٹر کی حیثیت: Roster Consultative Status

وہ تنظیمیں جو ایکوسوک رجسٹریشن کے لئے درخواست جمع کروائیں مگر مشاورتی حیثیت کی مندرجہ بالا شرائط پر اہلیت نہ رکھتی ہوں لیکن اقوامِ متحدہ کے دیگر اداروں میں سے کسی کے ساتھ رسمی طور پر تعلق / کام کرتی ہوں، ان کو روئٹر کی حیثیت سے رجسٹر کیا جاتا ہے۔ تا حال مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی 974 تنظیمیں اس حیثیت میں رجسٹرڈ ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے نظام میں انسانی حقوق کی تنظیموں کے کام اور امکانات کو درج ذیل میں زاویوں سے پرکھا اور دیکھا جاسکتا ہے۔

- 1۔ معیارات اور اقدار کی تشکیل کے لئے کام
- 2۔ معابرات کی تیاری میں مدد اور لابنگ
- 3۔ حقوق پر عمل درآمد کے لئے اعانت

معیارات اور اقدار کی تشکیل:

عالیٰ سطح پر مختلف آمریتوں کے ادوار میں ہزاروں افراد ”لائپٹہ“ ہو جاتے تھے۔ چلی سے سری لنکا، کمبوڈیا حتیٰ کہ پاکستان میں بھی ہزاروں لوگ ”لائپٹہ“ ہوئے۔

انسانی حقوق کی تنظیموں کے کام سے جو معلومات میں ان سے معلوم ہوا کہ سیاسی کارکنوں (وکلا، صحافی، ٹریڈ یونین راہنماؤ غیرہ) اور انسانی حقوق کے مانظین (مختلف گروہوں کے

شہری، سیاسی، سماجی، معاشری، ثقافتی و دیگر حقوق کے لیے کام کرنے والے افراد) کو قانون نافذ کرنے والے ادارے شک کی بنیاد پر غیر قانونی حراست میں لیتے اور تشدد وغیرہ کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس رجحان کے منظر عام پر آنے پر انسانی حقوق کے مخاطبین کا اعلامیہ تیار کیا گیا جس کے لئے انسانی حقوق کی تنظیموں نے اچھی خاصی جدوجہد کی۔ باوجود یہ کہ اس سے پہلے بھی حراست کے طریقہ کار پر قوانین موجود تھے لیکن انسانی حقوق کے مخاطبین کے خلاف ریاستی ہتھمنڈوں کی روک ٹام کے لیے معیارات کی تشكیل میں انسانی حقوق کی تنظیموں نے حصہ لیا۔ اب تک یہ صرف اعلامیہ ہے اور یہ کوشش جاری ہے کہ انسانی حقوق کے مخاطبین کا ایک معابدہ تیار کیا جائے۔

جو سفر 1948 کے انسانی حقوق کے اعلامیہ کی تیاری سے شروع ہوا اور جس کے معاونین میں سول سو سائٹی کے لوگ شامل تھے وہ سفر آج بھی جاری ہے۔ 1993ء میں انسانی حقوق کی بین الاقوامی کانفرنس اس سلسلے میں ایک اہم پروگرام تھا جہاں ایک طرف انسانی حقوق کی تنظیموں کے کام کو تسلیم کیا گیا تو ہیں پر ایک اعلامیہ بھی منظور کیا گیا جس کی بدولت تنظیموں کی حیثیت مضبوط ہو گئی۔ 1990ء کی دہائی میں ”ترقبہ انسانی حق“ کی بحث کے سامنے آنے اور بعد ازاں اس پر اعلامیہ کی تیاری میں بھی غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) کا بڑا کردار رہا ہے۔

حق ترقی کا اعلامیہ دو طرح سے بہت اہم ہے۔ یہ اعلامیہ ترقی کے تناظر میں انسانی حقوق کی اہمیت کو سمجھنے میں گراں قدر اضافہ ہے کیونکہ اس سے پہلے کے معابدات میں انسانی حقوق کو انفرادی حیثیت اور تناظر میں تسلیم کیا گیا تھا۔ اس اعلامیہ میں یہ بات سامنے آئی کہ گروہ کے طور پر بھی انسانوں کے کچھ حقوق کا تعین ہونا چاہیے۔ اس بحث کو حکومتوں نے عالمی تناظر میں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا لیکن ملکی سطح پر لوگوں کے اپنے وسائل پر خود اختیاری کے مسئلے کو اس اصول کی روشنی میں احسن طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔

معابرات وغیرہ کی تیاری ولائبی کرتا:

ویسے تو انسانی حقوق کے مسلمہ معیارات کی خلاف ورزیوں کے بارے میں رائے

عامہ بیدار کرنے سے لے کر قانونی دلائل دینے اور جماعت سازی (Lobby) کی ضرورت رہتی ہے لیکن بالخصوص مختلف موضوعات پر معابدات کی تیاری میں این جی او زکا بہت اہم کردار رہا ہے۔ اس کی ایک بہترین مثال بین الاقوامی فوج داری عدالت کا معابدہ اور عدالت کا قیام ہے جس کے پیچھے دنیا بھر سے ہزاروں کارکنوں کی ان تحکم مخت شامل ہے۔

این جی او نے ایک نیٹ ورک (Coalition for the International Criminal Court - CICC) بنا کر اس معابدے کے لیے حکومتوں کے ساتھ حمایت سازی (Lobbying) اور دستاویز کی تیاری کی مہم چلائی۔ پھر معابدوں کے وجود میں آنے کے بعد ہیگ (نیدر لینڈز) میں اس عدالت کے قیام کے معاون سہویات قائم کیں۔ باوجود یہ کریاست ہائے متحده امریکا میں اس معابدے کو پذیرائی نہیں بخشی گئی لیکن امریکی این جی او زکے اس معابدہ کی تیاری میں بہت شاندار کردار ادا کیا۔ اس عالمی نیٹ ورک کے صدر دفاتر نیویارک اور ہیگ (نیدر لینڈز) میں ہیں۔

حقوق پر عمل درآمد کے لئے اعانت:

انسانی حقوق کی ترویج کے لیے کام کرنے والی تنظیموں اقوام متحده کے نظام میں بہت فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ ایکوسوک، کی رجسٹریشن ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی بنیاد پر جنڑہ تنظیموں اور انسان تنظیموں کے نمائندے کے طور پر اقوام متحده کے مختلف فورمز میں شرکت کی جاسکتی ہے مثلاً:

1۔ اقوام متحده کی بین الاقوامی کانفرنسوں میں این جی او ز نمائندے کے طور پر شرکت، شال لگا کر اور دیگر ذرائع سے مسائل پر توجہ دلاتی، اپنے مقاصد اور کام کی تشریف، حکومتی اور غیر حکومتی نمائندوں کے ساتھ موضوعات پر لابی اور اپنے موقف کے لیے جمایت حاصل کرنے کے لیے نمائندگی کرتی ہیں۔

2۔ ذیلی کمیشن، ورکنگ گروپس اور آئندہ ممکنہ طور پر کوئی کمیشن کے عام اجلاس میں شرکت کرنا ان اجلاسوں میں تحریری بیان اور تقریر کے ذریعے مسائل پر اظہار خیال کرنا

- 3۔ معابر اتنی کمیٹیوں میں حکومتی رپورٹنگ کے دوران شرکت کرنا، مقابل (شیدو) رپورٹ پیش کرنا اور پورٹ پر حکومتوں سے سوالات کرنے میں کمیٹی کی مدد کرنا۔
- 4۔ چارٹر باؤڈیز یا خصوصی مبصرین (متعلقة موضوعات) کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر توجہ دلانا۔ اس کے علاوہ ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کو انسانی حقوق کی علیین خلاف ورزیوں کی معلومات فراہم کرنا نیز کارروائی کی درخواست کرنا۔
- 5۔ انسانی حقوق کے فروع کے لیے اقوام متحده کے مقامی دفاتر اور ذیلی اداروں کے ساتھ مل کر آگئی و ترویج کے لیے کام کرنا۔
- 6۔ مسلسل ہونے والی انسانی حقوق کی روایتی خلاف ورزیوں کے سلسلہ میں انسانی حقوق کو نسل (Complaint Procedure) کے تحت شکایات ارسال کرنا۔ یہ کام کوئی فرد بھی کر سکتا ہے لیکن تنظیم کی سطح پر زیادہ موثر اور محفوظ سمجھا جاتا ہے۔
- 7۔ اجازت نامہ حاصل کر کے اقوام متحده کی لا بیریوں، دستاویزات، اقوام متحده کی یونیورسٹی (جاپان) وغیرہ تک رسائی نیز اقوام متحده کے عملے کی خدمات سے استفادہ کرنا۔
- 8۔ اقوام متحده کے فورمز میں شرکت کے لیے حکومتی وفود میں شرکت نیز رپورٹنگ پر اپنی آراء کو شامل کرنے اور سرکاری موقف میں بہتری لانا۔
- 9۔ بین الاقوامی این جی اوز کے نیٹ ورک میں شامل ہو کر اپنی دلچسپی کے موضوعات کے حوالہ سے وکالت کرنا۔
- 10۔ بین الاقوامی کانفرنسوں کے بعد فالاپ (مثلاً جیجنگ 5+ اور 10+) میں شرکت کر کے سرکاری کارکردگی کا جائزہ لینا۔

بین الاقوامی فوج داری عدالت

8 ستمبر 2003ء کا دن تھا اور نیویارک کے اقوامِ متحده سیکرٹریٹ ہال میں جزء اسی میں کے صدر فلپ کیرش کے الفاظ گونج رہے تھے، ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا میں وہ لوگ جن کے ہاتھ تشدد اور قتل عام جیسے سنگین جرائم سے رنگے ہوئے ہیں، پرسا سے نجٹ نکلتے ہیں۔ اسی لیے ایک بین الاقوامی فوج داری عدالت قائم کی گئی ہے۔ اس عدالت کو کامیابی سے ہم کنوار کرنے کے لئے حکومتوں اور عوام کی فراخدا لانہ حمایت کی ضرورت ہے،۔ وقت نے دیکھا کہ بین الاقوامی فوج داری عدالت کا قیام ایک بڑی کامیابی تھی، آئی سی سی یا بین الاقوامی فوج داری عدالت کے قیام میں بے شمار مشکلات درپیش آئیں۔ کیونکہ اقوامِ متحده پر تقدیم کرنے کا راجحان تو عام ہے لیکن اس عالمی پلیٹ فورم کے توسط سے ہونے والی کوششوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد کم ہے جب کہ اس کی بڑی بڑی کامیابیوں کو سہل سمجھا جاتا ہے۔

1998 میں اقوام کے مابین ہونے والے روم معاهدے کے مطابق 2003 میں نیدر لینڈز کے شہر ہیگ (Hague) میں اس عدالت کا قیام عمل میں آیا۔ اس سے پہلے اقوامِ متحده کے چھ بڑے اداروں میں سے ایک بین الاقوامی عدالت انصاف بھی اسی شہر میں ہے جو اقوامِ متحده بننے کے ساتھ ہی قائم کی گئی تھی۔

بین الاقوامی عدالت انصاف کا دائرہ کارخانہ حکومتوں کے مابین ہونے والے معاهدات (Treaties) کی تشریع و تصفیہ تک محدود تھا، جس میں مختص حکومتوں کو رسائی حاصل تھی گویا یہ ایک دیوانی (سول) عدالت ہے۔ جب کہ بین الاقوامی فوج داری عدالت میں افراد چاہے حکمران ہوں یا زبان کے خلاف نسلی یا دیگر گروہوں کے قتل عام (genocide) جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے مقدمات قائم کیے جاسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے خلاف جرائم ثابت ہونے پر پرسا کا نظام بھی وضع کیا گیا ہے، چلی کے ڈکٹیٹر جزء پونشے کے خلاف مقدمے میں عالمی سطح پر

فونج داری مقدمہ میں جو خلا موجود تھا اسے پورا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ جزء پنو شے کے خلاف اس کے دور حکومت میں 25 ہزار سیاسی ہلاکتوں کے مقدمہ میں چلی کی عدالت نے سزا نالی تو عالمی سطح پر فونج داری انصاف کے متعلق کچھ اہم سوال سامنے آئے تھے مثلاً

1۔ کیا دنیا بھر کے دساتیر میں ریاست کے اعلیٰ تین عہدے داروں کو اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران سرزد ہونے والے جرائم کی سزا میں مستثنی قرار دیا جاتا ہے جس کی آڑ میں حکومتیں شہریوں پر ظلم و جبر کرتی ہیں۔ اس چھوٹ (Impunity) کی حد کیا ہے؟ اور اس چھوٹ کے حوالے سے انسانیت کے خلاف جرائم کو کیسے روکا جائے؟

2۔ ایسے کسی مجرم کی پیروں ملک جا کر سیاسی پناہ لینے کی صورت میں دولوں کے قوانین اور عدالتوں کے دائرہ اختیار کے حوالے سے ٹکراوے سے کیسے بچا جائے؟ کیونکہ ایک ملک کی عدالت نے سزادی تو دوسرے ملک کی عدالت نے اپنے قانون کی رو سے اس ملزم کو سیاسی پناہ دے رکھی ہے جو بہر حال اس کا حق ہے۔ اس دوران مقدمہ کیسے اور کہاں چلے؟ کس ملک کی عدالت اور قانون کو اولیت دی جائے گی؟ میں الاقوامی فونج داری عدالت کی تشکیل کے ساتھ ان سوالوں میں مزید سوالات کا اضافہ ہو گیا کہ انسانیت کے خلاف جرائم کے کسی ملزم کی گرفتاری کے لئے پولیس کہاں سے آئے گی؟ اس کا تعلق کس ملک سے ہوگا؟ اس کے اپنے آبائی ملک یا جہاں وہ رہا۔ شپنڈیم ہے؟ میں الاقوامی فونج داری عدالت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس عدالت میں معابرے میں شریک ممالک کے عام شہری بھی عدالتی کا رواںی کا آغاز (مقدمہ دائر) کر سکیں گے۔

عدالت انصاف میں جہاں دنیا بھر سے 15 قابل ترین نج اقوام متحده کی جزء اسمبلی میں دو تہائی اکثریت سے منتخب کئے جاتے تھے اور اہلیت کا معیار یہ تھا کہ امیدوار اپنے ملک میں اعلیٰ ترین عدالتی منصب کا کی اہل ہو۔ فونج داری عدالت میں امیدوار کے لئے اہلیت تو وہی رکھی گئی ہے لیکن ان کا انتخاب جزء اسمبلی کی بجائے روم قانون (Rome Statute) کے معابرے میں شریک ممالک دو تہائی اکثریت سے کرتے ہیں جب کہ جوں کی تعداد 18 رکھی گئی ہے۔

دنیا کے جو ممالک اسلحہ بنانے اور اس کی مختلف مقامات پر سپلائی کرنے میں ملوث ہیں جہاں قتل عام ہوتے ہیں یا ہونے کا خطرہ ہے اور ایسے ممالک جہاں پر آمریت قائم ہے یا وہ آمریت کی حمایت کرتے ہیں ان میں اس عدالت کے قیام کے باعث پریشانی کا عالم ہے۔ امریکا جو روم معابرے پر دسمبر 2000 میں دستخط کر چکا ہے اب تک اس کی تویثیں سے کترا رہا ہے بلکہ اپنے حلقوہ اثر کے دیگر ممالک پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ اس معابرے کی تویثیں نہ کریں حالانکہ دنیا بھر میں قانونی اسلوب کو مدد نظر رکھتے ہوئے روم معابرے کی رو سے قائم ہونے والی فوج داری عدالت میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ اس عدالت میں ماضی کے واقعات اور خاص طور پر کوسوو (Kosovo) میں ہونے والی فوجی کارروائی عیسیے اقدامات قبل تعریف نہیں ہوں گے۔

جنوبی ایشیا سے افغانستان (2003)، بگلہ دلیش (2010)، اور مالدیپ (2011) اس معابرے کی تویثیں کر چکے ہیں جبکہ پاکستان نے ابھی تک اس پر دستخط بھی نہیں کیے۔ تاہم بڑی کامیابی یہ ہے کہ بین الاقوامی سوچ کے حامل افراد، تعظیمیں اور ممالک مل جل کر وہ اخلاقی جواز اجاگر کرنے میں کامیاب ہوئے جس کے تحت نہ صرف یہ عدالت قائم ہو چکی ہے بلکہ 2017 تک اس معابرے پر 913 دستخط اور 4124 ممالک اس کی تویثیں کر چکے ہیں۔ ستمبر 2017 میں عدالت کے پاس 24 مقدمات زیر غور ہیں، جن میں سے کئی مقدمات میں ایک سے زائد ملزم ان نامزد ہیں۔ نجی صاحب اجان تا حال 30 وارنٹ برائے گرفتاری جاری کر چکے ہیں جن کے عدالت کے حراثتی مرکز چند ریاستوں کی مدد سے 8 ملزم کو گرفتار کر کے عدالت کے detention centre (detention centre) میں رکھا گیا ہے، جبکہ 14 ملزم تا حال مفسود ہیں۔

عدالت نے 6 مقدمات میں فیصلہ کرتے ہوئے 9 افراد کو سزا اور ایک فرد کو رہائی دی۔ عدالت کا عملہ 800 سے زائد افراد پر مشتمل ہے، جن کا تعلق 100 کے لگ بھگ ممالک سے ہے۔

بلاشبہ میں الاقوامی فوج داری عدالت کا قیام خلاف انسانیت جرائم کی روک تھام اور حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں اقوام کی ذمہ داری کا نیا احساس ابھارنے میں معاون ثابت ہوا۔ اس کا میابی کا سہرا رسول سوسائٹی اور ان حکومتوں اور ریاستوں کے سر ہے جو انسانی حقوق اور امن کے حوالے سے اجتماعی شعور کو عملی اقدامات کی طرف لے جا رہے ہیں۔

میں الاقوامی فوج داری عدالت براہ راست اقوامِ متحده کا ادارہ نہیں لیکن چونکہ اقوامِ متحده کے تحت خود مختار اداروں کی روایت آئی ایل او اور ڈبلیو ٹی او کی صورت میں موجود ہے جنہیں رُکنِ ممالک نے آزاد ریاستوں کے طور پر معاهدات کے ذریعے تشکیل دیا ہے لہذا یہ عدالت اور اس کا نظام بھی متوازی حیثیت میں عدالتِ انصاف کے میں چلے گا۔ اس کی قانونی حیثیت مسلمہ ہے۔ البتہ اس کے موثر ہونے کی ضمانت تب ہی ہوگی جب اقوام اور رسول سوسائٹی کی تنظیمیں اس کی اخلاقی و معاشرتی اہمیت کو اجاگر کرنے میں اپنا کردار ادا کر پائیں گی۔

میں الاقوامی عدالتِ انصاف کے بارے میں مزید تفصیلات درج ذیل ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ www.icc-cpi.int

اقوام متحده کے نظام میں اصلاحات

ویسے تو اکثر سربراہی مملکت بالعموم سال کے پہلے اجلاس میں اقوام متحده جا کر جزل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہیں، لیکن ستمبر 2005ء میں سربراہی مملکت کی تعداد معمول سے زیاد تھی کیونکہ اقوام متحده کے نظام میں تمدیلوں پر ایک مسودہ زیر بحث تھا۔ گذشتہ سالوں میں اقوام متحده پر ہونے والے اعتراضات اور سفارشات کو سامنے رکھ کر 20 مارچ 2005ء کو سیکرٹری جزل جناب کو فی عنان نے اقوام متحده کے سامنے اصلاحات کا ایک خاکہ پیش کیا تھا۔ ان اصلاحات کے مقاصد کچھ یوں بیان کیے گئے۔

- دنیا میں امن کے قیام اور سکیورٹی کے انتظام کو بہتر بنانا اور بوقتِ ضرورت قوت کے استعمال کا نظام وضع کرنا۔
- دنیا میں فروغِ جمہوریت، انسانی حقوق پر عمل درآمد کے لیے ٹھوں اقدام کے لیے ادارے اور طریقہ کاربنانا نیز دنیا سے غربت کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کرنا۔ سیکرٹری جزل نے جو تجویز پیش کیں ان کا گوشوارہ یوں بتتا ہے۔

مقاصد	اقدامات
1- عالمی امن اور حفظ کے لیے اقدامات (سلامتی کو نسل میں شراکت برپا کرنا، دہشت گردی وغیرہ سے نہیں)۔	سلامتی کو نسل کی رکنیت میں توسعیج۔ ویٹو کے بغیر مستقل اور منتخب ارکان کی تعداد میں اضافہ۔ بدامنی کی صورت میں اقوام متحده کی مداخلت کے لیے کو نسل کے اختیارات میں توسعیج۔

انسانی حقوق کمیشن کی جگہ ایک کوسل کی تشکیل جس کے ارکان کی تعداد (25) محدود ہوا اور اس کا اجلاس سال میں کئی بار ہو سکے۔ ارکان کا انتخاب انسانی حقوق کے ضمن میں کارکردگی کی بنیاد پر جز ل اسمبلی میں دو تہائی اکثریت سے ہو۔ ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دائرہ کارکوشکم اور وسیع کیا جائے۔	2- انسانی حقوق کا موثر نفاذ (عمل درآمد اور جواب دہی ممکن بنانا)
فروغِ جمہوریت کے لیے اقوام متحده کا فنڈ اور ادارہ کا قیام	3- فروغِ جمہوریت
غیرِ ممالک کے قرضے معاف کرنے کے لیے لائچ عمل اور ترقیاتی امداد کی فراہمی	4- غربت کا غائب

سینکڑی جزل نے اپریل 2005ء میں ان تجاویز کو جنیوا میں کمیشن برائے انسانی حقوق کے اجلاس میں دھرایا تو ذینا بھر میں ان پر بحث ہونے لگی۔ ادھر حکومتوں نے مخصوص مقاصد اور علاقائی سیاست کے پیش نظر گروپ بندی شروع کر دی۔ برازیل، بھارت، جمنی اور جاپان نے سلامتی کوسل میں مستقل رینکنٹ کے لیے اپنے آپ کو امیدوار کے طور پر پیش کر دیا اور اس کے لیے رائے عامہ ہموار کرنا شروع کر دی۔

ویٹو اختیارات کے حامل روس، فرانس اور برطانیہ کی حمایت کے ساتھ بھارت کا مستقل رکن بننا تقریباً یقینی ہو گیا تھا کیونکہ امریکا اور چین کم از کم اس کی مخالفت نہیں کرتے۔ برازیل اور جاپان کو بھی ایک وسیع حمایت حاصل تھی۔ یہ الگ بات کہ ان دو ممالک کو امریکہ کی کھلے عام تائید نہیں ملی البتہ جمنی کو امریکہ اور اٹلی کی اعلانیہ مخالفت کا سامنا تھا۔ فیصلہ جزل اسمبلی میں ہونا تھا، جہاں 192 رکن ممالک برابری کی بنیاد پر ووٹ ڈالتے اور اقوام متحده کے منشور میں ترمیم کا فیصلہ دو تہائی اکثریت سے ہوتا۔ سلامتی کوسل کی توسعے کا سوال کیونکہ عالمی سیاست سے متاثر ہونا ہی تھا لہذا مختلف تجاویز اور لا بی گروپ سامنے آئے۔

پہلی تجویز: مارچ 2005ء میں سیکرٹری جزل نے تجویز کیا تھا کہ سلامتی کو نسل میں ویٹو کے حامل ارکان کی تعداد پانچ سے بڑھا کر 9 کردی جائے اور غیر مستقل منتخب نشستوں کو 10 کی بجائے 15 کر دیا جائے۔ اس تجویز میں ممالک کے درمیان ہونے والی گفت و شنید میں کچھ ممالک نے مستقل ارکان کی تعداد 9 کرنے کی بجائے گیارہ کرنے کی تجویز پیش کی تاکہ چار امیدوار ممالک (بھارت، برازیل، جاپان اور جمنی) کے علاوہ افریقہ سے جنوبی افریقہ، مصر اور ناگیر یا جیسے اہم ممالک میں سے کسی دو کو مستقل رکن بنانا کراس براعظم سے نامنندگی لی جائے۔ مستقل ارکان کی تعداد بڑھانے کی (چار امیدوار ممالک کے علاوہ یورپ اور دیگر براعظموں کے دیگر کئی ممالک بھی شامل ہوں)۔ اس تجویز کو اچھی خاصی حمایت حاصل تھی اور تو قع یہ تھی کہ اگر اقوام متحده کے چارٹر میں ترمیم کا کوئی مسودہ اس سال پاس ہوتا تو اسی تجویز کی بنیاد پر ہوتا۔

دوسری تجویز: سلامتی کو نسل کی توسعی کی جائے مگر ویٹو کا اختیار کم کر دیا جائے۔ مستقل ارکان کی تعداد میں آٹھ کا اضافہ ہو جس کا مطلب ہے کہ مستقل ارکان کی تعداد 13 کردی جائے اور نئے ارکان کی رکنیت کو توثیق سے مشروط کیا جائے۔ اس تجویز کو پاکستان، اٹلی اور ترکی کی حمایت حاصل تھی۔ اس کے اجلاس میں 20 ممالک شامل ہوئے۔ اس کو ”کافی گروپ“ بھی کہا جاتا ہے۔ اس تجویز کے تحت نشستوں کو علاقائی لحاظ سے تقسیم کرنے کی سفارش کی گئی۔ شہابی اور جنوبی افریقہ سے ایک ایک ملک، جنوبی ایشیا سے دو، مشرق بعید سے ایک اور لاطینی امریکہ سے ایک یا دو ممبر بنانے کی سفارش کی گئی۔ ادھر آسٹریلیا نے اپنے علاقہ سے اٹھو نیشیا کے لیے سلامتی کو نسل کی مستقل نشست کے لیے حمایت کی۔ اس گروپ کی تجویز کو ایک حد تک کینیڈا کی حمایت بھی حاصل تھی۔

بھارت کو سلامتی کو نسل کی توسعی کی تجویز میں فائدہ تھا اور اس کی نشست تقریباً یقینی تھی۔ یہ بات حکومتِ پاکستان کے لیے بڑی پریشانی کا باعث تھی۔ اس لیے اقوام متحده میں تجویز اور دنیا میں سفارتکاری میں تمام تر کوشش یہ تھی کہ یا تو بھارت کو مستقل رکن ہونے کے ناطے ویٹو اختیارات نہ مل پائیں یا پھر کسی طرح پاکستان کو بھی سلامتی کو نسل کی مستقل رکنیت حاصل ہو جائے۔

لیکن حکومتِ پاکستان نے ملک کو مستقل رُکنیت کا امیدوار ظاہر کرنے کا خطرہ مول نہیں لیا کیونکہ بھارت کی کسی بھی ملک نے مخالفت نہیں کی اس کے مقابلے میں پاکستان کی رُکنیت کی مخالفت ہو جاتی (جو افغانستان بھی کر سکتا تھا) تو بہت زیادہ بکلی ہوتی۔ جون 2006ء میں OIC (اسلامی ممالک کی تنظیم) کے وزراء خارجہ کی میمن میں کانفرنس کے ذریعے پاکستان نے یہ تجویز پیش کی کہ سلامتی کو نسل میں اسلامی ممالک کے نمائندے کو مستقل رُکنیت عطا کی جائے جو انہی ای غیر معقول تجویز تھی۔ ایک تو یہ کہ ادا آئی سی اس بات کا فیصلہ کیسے کرے گی کہ ان کی نمائندگی کوں ساملاں اور کس نبیاد پر کرے۔ دوسرے اگر اقوامِ متحده کے اداروں میں مذہبی نبیادوں پر نمائندگی کا اصول لا گو کرنا ہو تو پھر دیگر مذاہب کے لیے بھی ایسا ہی انتظام سوچنا پڑے گا جس سے اقوامِ متحده کے مذہبی نبیادوں پر تقسیم ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

تیسرا تجویز: سلامتی کو نسل کے موجودہ انتظام کو برقرار رکھا جائے۔ زیادہ سے زیادہ ایک یادو مستقل ارکان کا اضافہ کر لیا جائے۔ اس تجویز کو امریکہ کی طرف سے پیش کیا جا رہا تھا۔ صدر بیش کی طرف سے اقوامِ متحده میں جان بولٹن کا امریکہ کے سفیر کی حیثیت سے تقریبھی اسی سوچ کا تسلسل تھا، چونکہ بولٹن اقوامِ متحده پر سخت تلقید اور کثیر القومی اقدامات کے مخالف کی شہرت رکھتے ہیں۔ امریکی انتظامیہ کے خیالات اور مفادات تو ایک طرف لیکن اقوامِ عالم جو ایک عرصہ سے ویٹو اختیارات اور اقوامِ متحده کے نظام کو غیر منصفانہ کہہ کر ہدف تلقید بناتے آئے تھے، اب وہ سیاسی تقاضوں کے پیش نظر سلامتی کو نسل کی توسعے کے عمل میں فعال کردار ادا نہیں کر پائے۔ ورنہ یہ منطقی بات ہے کہ اقوامِ متحده کی تشکیل کے وقت 1945ء میں اس کے ارکان کی تعداد 51 تھی تو سلامتی کو نسل کے ارکان کی کل تعداد 11 تھی پھر 1965ء میں UNO کے رکن ممالک کی تعداد 112 تھی تو سلامتی کو نسل میں پانچ غیر مستقل ارکان کا اضافہ کرنے سے کو نسل میں شرکت کا عمل بڑھا۔ اب جبکہ کل ارکان کی تعداد 192 ہو چکی تھی تو سلامتی کو نسل کو جمہوری بنانے کا یہی طریقہ تھا کہ اس کی رُکنیت (مستقل اور غیر مستقل) میں توسعے کی جائے تاکہ سلامتی کو نسل میں ہونے والے

فیصلوں میں زیادہ ممالک کی رائے شامل ہو۔ امریکی انتظامیہ کو عراق میں فوجی کارروائی کے لیے سلامتی کو نسل میں حمایت حاصل کرنے میں شکست کا سامنا ہوا۔ امریکہ کے لیے اس مجوزہ اضافے کے بعد بین الاقوامی معاملات میں اس فورم سے مرضی کے فیصلے کروانے کے امکانات انتہائی کم ہو گئے۔ لہذا سلامتی کو نسل کے ارکان میں اضافے کی امریکی مخالفت تو سمجھ آتی ہے۔ دیگر ممالک کی طرف سے سلامتی کو نسل کو موثر بنانے میں تأمل سمجھ سے بالا ہے۔

دیگر اصلاحات:

سلامتی کو نسل کے علاوہ جو اصلاحات اور اقدامات تجویز کیے گئے ہیں ان میں اقوام متحده کی انتظامی صلاحیت یا میجنت کو بہتر بنانے، فروع جمہوریت کے لیے فنڈ اور ادارہ قائم کرنے اور غربت کے خاتمہ کے لیے اقدامات یقیناً بہت عمده تجویز تھیں۔ جنہیں عالمی سطح پر عومنی تائید بھی حاصل تھی۔

ان کے علاوہ مجوزہ اصلاحات کا ایک اور اہم پہلو انسانی حقوق کے نئے اداروں کی تشکیل اور انہیں موثر بنانے سے متعلق تجویز تھیں۔ اقوام متحده کے چھ بنیادی اداروں (جزل اسمبلی، سلامتی کو نسل، تولیتی کو نسل، عالمی عدالت انصاف، اقتصادی و سماجی کو نسل اور سیکرٹریٹ) میں انسانی حقوق کے معاملات اقتصادی و سماجی کو نسل کے کام کا حصہ تھے۔ جس کے رکن ممالک 54 ہوتے ہیں۔ جنیوا میں ہرسال مارچ، اپریل میں انسانی حقوق کا کمیشن اسی کو نسل کے تحت کام کرتا تھا۔ جس میں 54 رکن ہوتے تھے۔ انسانی حقوق کے معاملات پر تنقید اور کارروائی سے بچنے کے لیے رکن ممالک نے اس کمیشن کے اندر نظام کو بے بس کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ اس کمیشن کی سربراہی کئی مرتبہ ایسے ممالک کو مل گئی جن کی اپنے ملکوں میں انسانی حقوق سے متعلق کارکردگی انہی کی قابل اعتراض تھی۔ نتیجہ یہ کہ جہاں سلامتی کو نسل پر اعتراض تھے وہاں انسانی حقوق کے اداروں اور عہدوں کے سلسلہ میں معیار اور اہلیت کا تعین کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

سیکرٹری جزل کی تجویز یہ تھیں:

- 1- اقتصادی و سماجی کو نسل اور کمیشن کو ختم کر کے ایک کو نسل برائے انسانی حقوق قائم کی جائے جس کی رُکنیت محدود (25) ہو اور رُکنیت بے شک چند سال کے لیے ہو مگر اس کے لیے شرائط رکھی جائیں۔ مثلاً رُکن ملک اپنے عوام کو انسانی حقوق کا تحفظ دینے میں اچھی کارکردگی اور شہرت رکھتا ہو۔ انسانی حقوق کے معابدوں کی پاسداری کرتا ہو۔
- 2- مجوزہ کو نسل حقوق کی صورت حال کی نگرانی کرے اور انسانی حقوق پر عمل در آمد کروانے کے لیے نظام و طریقہ وضع کیے جائے۔ تاکہ اس کے فیصلوں کے موثر نفاذ کا کوئی انتظام موجود ہو۔
- 3- ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے عہدہ اور اس کے دائرہ کا رکموثر بنایا جائے۔

27 مئی 2005ء کو سیکرٹری جزل کی ہدایت کے مطابق ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق محترم لوئیس آربر جو کینڈا کی سابق نجی تھیں، انہوں نے اپنے منصب کے حوالہ سے اصلاحات کا ایک پلان پیش کیا۔ جس میں تجویز کیا گیا کہ انسانی حقوق کے معاملات میں ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے انہیں انسانی اور مالی وسائل اور ماہرین کی ایک ٹیم کی معاونت مہیا کی جائے۔ نیز بحران کے شکار ممالک صورت حال پر قابو پانے میں تعاون کی یقین دہانی کروائیں۔ مجوزہ انسانی حقوق کو نسل ملک کی کارکردگی کو مستقل نبیادوں پر چیک کرنے کا نظام بھی اپنائے۔

2017ء تک کچھ اصلاحات ہو چکی ہیں جذل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے 15 مارچ 2006ء کو ایک 47 رکنی کو نسل کے قیام کی منظوری دے دی ہے لیکن دیگر اصلاحات پر کام ہونا بھی باقی ہے۔ کو نسل کا قیام انسانی حقوق کے دفاع اور فروغ میں ایک انتہائی مناسب اقدام ہے۔ کو نسل صرف کمیشن برائے انسانی حقوق کی جگہ لے گی۔ اقتصادی اور سماجی کو نسل سمیت دوسرے ادارے برقرار رہیں گے۔

باقی مجوزہ اصلاحات پر بحث و مباحثہ جاری ہے اور ملکوں کے درمیان مذاکرات بھی چل رہے ہیں۔ بلکہ بعض ممالک میں عوام الناس بھی اس بحث میں حصہ لے رہے ہیں اور یہ ہونا بھی چاہیے کیونکہ اقوام متحده اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود انتہائی اہم اور قابل تعریف کام کر رہا ہے۔ اس کے نظام میں اصلاحات دنیا کے ہر خطے اور ہر انسان کے لیے دورس نتائج کی حامل ہیں۔ اقوام متحده کے بظاہر یقینیہ اور وسیع نظام میں عام لوگ بھی اپنی دلچسپی کے مطابق حصہ ڈال سکتے ہیں اور اس کی مشینی کو استعمال کر کے انسانیت کے تحفظ کے امکان بھی بڑھا سکتے ہیں۔

انسانی حقوق کو نسل کا قیام: (چار ٹرباڈی)

جزل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے 15 مارچ 2006 کو 47 رکنی کو نسل کے قیام کی منظوری دی اور جزل اسمبلی میں انتخابات کے ذریعے جون 2006 میں انسانی حقوق کو نسل وجود میں آئی۔ سیکرٹری جزل کو فی عنان کی تجویز کے برعکس کو نسل ممبران کی تعداد زیادہ رکھی گئی، اس سے انسانی حقوق کو نسل کا قیام تو جلد عمل میں آگیا کیونکہ جزل اسمبلی میں ووٹ آسانی سے مل گئے لیکن ایک مرتبہ پھر رکنیت کے معیار پر سمجھوتیہ کرنا پڑا۔ کہاں پہلے تجویز یہ تھی کہ کو نسل میں رکن وہی ممالک بنائے جائیں جو انسانی حقوق کے معاملے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوں۔ تعداد بڑھانے سے بہت سے ایسے ملک اس کے رکن بن گئے جن کا ریکارڈ انسانی حقوق کے ٹھمن میں اچھا نہیں ہے۔

یوں اس کو نسل کو اپنی ترکیب میں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ اس کے اجزاء میں ایسے ممالک کو انسانی حقوق کے فروع، دفاع اور نگرانی کا کام کرنا ہے جو انسانی حقوق کے معیارات کے یا تو قائل نہیں یا عمل درآمد میں کمزور ہیں۔ اس وجہ سے کو نسل کے اندر کام کی رفتار اور مباحثت کے معیار پر فرق پڑ رہا ہے۔ کو نسل کے قیام سے متعلق کو نسل کے اندر تین امور پر کام ہو گا۔

- 1۔ جزء اس بیل کی قرارداد کے مطابق یونیورسٹی پیریاڈ ک ریونیو یعنی ایک مدت کے دوران انسانی حقوق کی صورت حال کا عالمی جائزہ لینا جس میں ہر ملک کی کارکردگی زیر بحث آئے گی۔
 - 2۔ پیش پرویز یا خصوصی مبصرین اور نمائندوں کی تعداد وغیرہ کے متعلق فیصلے کرنا۔
 - 3۔ انسانی حقوق کے اطلاق کا نظام وضع کرنا۔
- اولاً نسل کی اپنی ہیئت ترکیبی کے حوالے سے ہی کام میں خاصاً تعطل پایا جاتا ہے اور وہ ممالک جنہیں انسانی حقوق پر اپنی کارکردگی کے حوالہ سے تنقید کا نشانہ بنتا پڑتا ہے اُنکی کوشش ہے کہ خصوصی مبصرین اور نمائندگان کو یا تو کم کر دیا جائے یا بالکل ختم۔ البتہ جو ممالک انسانی حقوق کے حوالہ سے نظام وضع کرنے میں سمجھدے ہیں اور ایسی این جی اوز جو اس پیش رفت کا بغور جائزہ لے رہی ہیں، انہوں نے اس غفلت اور کوتاہی پر رائے عامہ کو بیدار کرنے کا کام جاری رکھا۔ فرم ایشیا نامی تنظیم اس ضمن میں انتہائی فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ www.forum-asia.org

عالمی معیادی جائزہ (یوپی آر)؛ چار ژر巴ڈی عالمی معیادی جائزہ کا اجرا 15 مارچ 2006ء کو جزء اس بیل کی قرارداد 251/60 کے ذریعے ہوا۔ اس نظام کے تحت اقوامِ متحدہ کی تمام ممبر یا ستوں کا انسانی حقوق کی صورتحال کے ضمن میں ہر ساڑھے چار سال بعد جائزہ لیا جائے گا۔ اس نظام کا مقصد تمام ممالک میں تو اتر کے ساتھ انسانی حقوق کی صورتحال کا جامع طور پر جائزہ لینا نیز اس میں بہتری کی تجویز دینا اور اقدامات کرنا شامل ہے۔

اخلاقی اصول کے تحت یہ قرار پایا کہ انسانی حقوق کو نسل میں رکن منتخب ہونے والے ممالک انسانی حقوق کے ضمن میں اپنی کارکردگی کے جائزہ کے لئے پہلے اپنے آپ کو پیش کریں۔ (پاکستان 2006، 2008 اور 2012 میں اور اب 2018 تا 2020 چوتھی مرتبہ کو نسل کا رکن منتخب ہو چکا ہے)

1- عالمی معیادی جائزہ کے پہلے قدم کے طور پر متعلقہ رکن ملک کی حکومت ایک رپورٹ انسانی حقوق کی صورتحال اور اپنی کارکردگی سے متعلق ہائی کمشن برائے انسانی حقوق کے دفتر میں اجلاس سے کئی ہفتے پہلے جمع کرواتی ہے۔ اس رپورٹ کی تیاری میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی معاهدات پر دیگر جائزہ رپورٹوں کی طرح ہر ریاست کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سول سوسائٹی کی تنظیموں کو شریک کر کے ان کی مشاورت سے رپورٹ تیار کرے۔

2- اس کے علاوہ انسانی حقوق پر کام کرنے والی ملکی اور بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے مشترکہ یا الگ الگ کئی رپورٹ پیش کی جاسکتی ہیں جس میں انسانی حقوق کے اطلاع میں کمزوریوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ متعلقہ حکومت کو سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ سول سوسائٹی کے لئے عام طور پر حکومتی رپورٹ کے مقابلے میں وقت کم اور صفحات محدود رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض حکومتی مسائل کی نشاندہی پر انتہائی تنقیدی اور دفاعی پوزیشن اختیار کر لیتی ہیں اس لئے اب یہ روایت کو نسل میں عالمی معیادی جائزہ کے تحت ہی قائم ہو رہی ہے کہ مقامی سول سوسائٹی اور این جی اوز کے موقف کو اقوام متحده کے فورم پر اگر تسلیم نہیں تو کم از کم برداشت سے سنا جائے گا۔ البتہ سب حکومتیں اس کھلے پن کی روادار نہیں ہیں کئی حکومتیں انسانی حقوق کے کارکنوں اور تنظیموں کو ہتھنڈے استعمال کر کے اس عمل میں حصہ لینے سے روکنے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

3- عالمی معیادی جائزہ کے تحت تیرسے اقدام کے طور پر اقوام متحده کے ہائی کمشن برائے انسانی حقوق کا دفتر اقوام متحده کے اداروں اور بھرپوری سے حاصل کردہ معلومات اور مندرجہ بالا دونوں رپورٹس (حکومتی اور سول سوسائٹی) کو سامنے رکھ کر ایک جامع رپورٹ مرتب کرتا ہے۔ جسے کو نسل کے اجلاس میں بحث کی بنیاد بنا�ا جاتا ہے۔ یہ رپورٹ جائزہ اجلاس سے کچھ ہفتے پیش رو یہ سائٹ پر مہیا کر دی جاتی ہیں۔

ٹرائیکا کا قیام اور جائزہ اجلاس:

جس ملک کی صورتحال کا جائزہ لیا جا رہا ہو اسکی منشا پر رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کرنے والے ممالک میں تین پر مشتمل ایک ٹرائیکا تشکیل دیا جاتا ہے یہ ٹرائیکا کو نسل کی انتظامیہ کے ساتھ انتظامی امور کے علاوہ زیر جائزہ ملک کے مندوب اور بحث میں حصہ لینے والے دیگر ممالک کے مندو بین کے درمیان پل یاد ریاضی کا کام کرتا ہے۔ اس اجلاس میں کوئی کو نسل کو کسی موقف یا قرارداد پاس کرنے کی سفارش ہو سکتی ہے۔ لہذا ٹرائیکا کی تشکیل میں یہ حکمت ہے کہ کو نسل میں کسی نکار اوس سے بچا جاسکے ویسے بھی انسانی حقوق کے نفاذ میں کسی ملک کے رضا کارانہ کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ٹرائیکا اُس وقت کے کو نسل ارکان ممالک (47) میں سے بنایا جاتا ہے۔

ہر ملک کے لئے الگ ٹرائیکا ہوتا ہے مگر ایک ملک ایک سے زیادہ ٹرائیکا میں حصہ لے سکتا ہے۔ ٹرائیکا کا اعلان کو نسل کے صدر کی طرف سے ہوتا ہے۔ جسے کو نسل میں رکن ممالک ووٹ کے ذریعے منتخب کرتے ہیں اور وہ کسی ملک کے اقوام متعدد میں مندوب یا سفیر ہوتے ہیں۔ عالمی معیادی جائزہ کے لئے منعقدہ اجلاس کو روکنگ گروپ کا اجلاس کہا جاتا ہے۔ اس کی دو وجہات ہیں۔ ایک تو اسے کو نسل کے عمومی اجلاس اور کام سے الگ کیا جاتا ہے اور دوسرے اس اجلاس کی سفارشات پر ہتمی فیصلہ لینے کے لیے کچھ وقت (وقت) دیا جاتا ہے تاکہ غور و خوض کے بعد کوئی اقدام کیا جاسکے۔ روکنگ گروپ کے جائزہ اجلاس میں کو نسل کا کوئی بھی رکن ملک بحث میں حصہ لے سکتا ہے۔ ابتدأ این جی اوز کی مفروضات کے لئے وقت رکھا گیا تھا لیکن کچھ ممالک نے اس پر اعتراض کیا۔ البتہ این جی اوز اجلاس میں مبصر کے طور پر شرکت کر سکتی ہیں۔ اجلاس میں ہونے والی بحث معلومات کا ذریعہ ہے تو پاس ہونے والی قراردادیں آئندہ کے لیے ایک حوالہ بن جاتی ہیں جس پر انسانی حقوق کی تنظیمیں حقوق کا شعور بیدار کرنے اور نگرانی جبکہ حکومتیں اپنی پالیسیوں میں راہنمائی کے طور پر استعمال کر سکتی ہیں۔

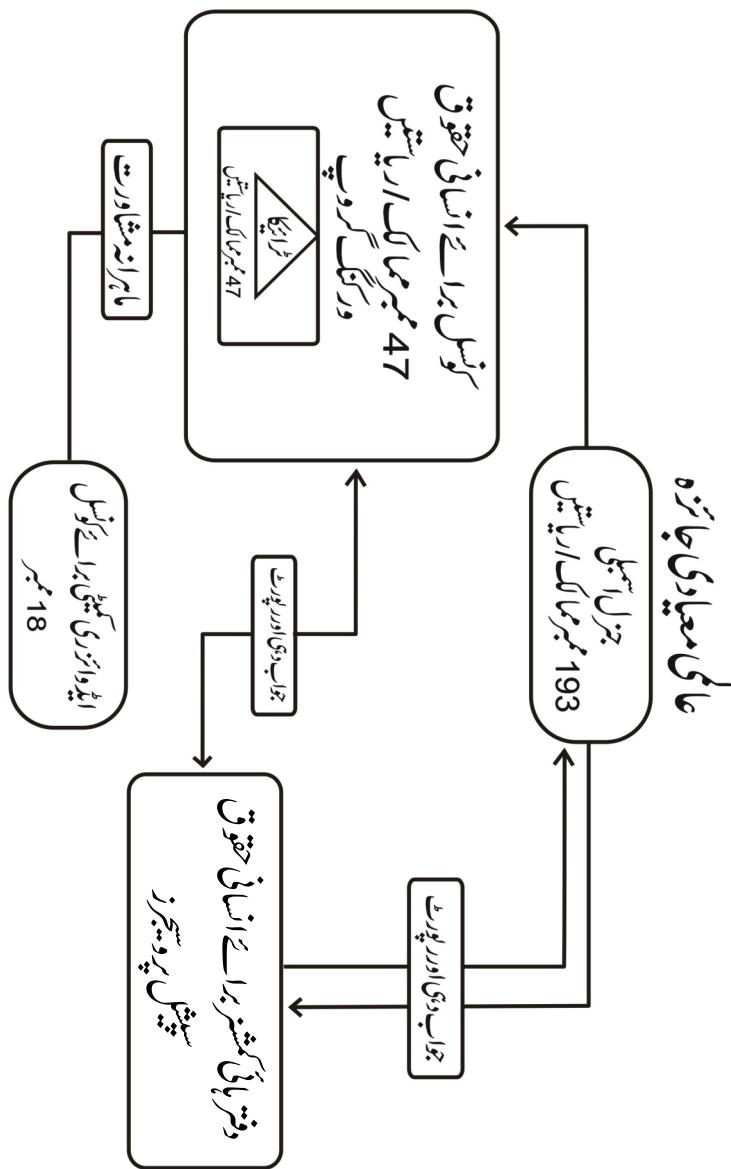
غیر سرکاری تنظیمیں جائزہ اجلاس کے بعد کچھ مہ کے توقف سے ہونے والے پلانری (plenary) اجلاس میں شریک ہو کر جائزہ کے ضمن میں اپنا موقف پیش کر سکتی ہیں۔ ہر ملک کا جائزہ ساڑھے چار سال کے بعد کیا جاتا ہے۔ عالمی معیادی جائزہ کے تحت پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ 2008 اور 2012 میں لیا گیا اور تیسری مرتبہ 13 نومبر 2017 کو لیا جائے گا۔

2001ء: سول سو سائٹی کے ارکان کی جداگانہ انتخاب کے خاتمے کے لئے پریس کانفرنس



دائیں سے بائیں: گروپ کیپن سیسل چوہدری، فادر یا نوبیل یوسف، آرچ بشپ جوزف کوئس،
فادر بونی مینڈس اور مؤلف

کوںل برائے انسانی حقوق اور دیگر اداروں کا تعلق اشٹر اک عمل



نوٹ:

انسانی حقوق کو نسل کے سالانہ تین اجلاس ہوتے ہیں جن میں کو نسل کے ممبر ممالک میں مختلف موضوعات کے تحت انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ لیا جاتا ہے اور اس کے بعد زیر جائزہ ریاست کو انسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری لانے کے لیے سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

عامی معیادی جائزہ کے تین اجلاس سالانہ منعقد ہوتے ہیں ہر اجلاس کا دورانیہ دو ہفتے کا ہوتا ہے اور ہر اجلاس میں 16 ممالک کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اجلاس کا مقصد جzel اسمبلی کے ممبر ممالک میں انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ لینا نیز ان ممالک میں انسانی حقوق کی صورتحال میں بہتری لانا ہے۔

ایڈ وائز ری کمپیٹ کو نسل برائے انسانی حقوق کے ٹھینک ٹینک (Think Tank) کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ کو نسل کو انسانی حقوق کے مختلف مسائل (Thematic Issues) پر ماہرانہ مشاورت فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کام میں کو نسل کے وضع کردہ اصولوں کے مطابق مختلف ممالک انسانی حقوق کے قومی اداروں نیز انسانی حقوق کی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں سے رابطہ استوار کرنا بھی شامل ہے۔ اس کا اجلاس سال میں دو مرتبہ زیادہ سے زیادہ 10 دن کے دورانیے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے۔

سول سو سائنسی تنظیمیں اقوام متحدہ کے مختلف فورمز میں شرکت کر سکتی ہیں۔



2017: سعیل ملک اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کو نسل کے اجلاس کے موقع پر

قیامِ امن میں اقوامِ متحده کا کردار

توپیر انصال

ادارے کے ارتقا کی مختصر تاریخ:

1939ء میں امریکی محلہ خارجہ کے زیر اہتمام ایک نئی عالمی تنظیم کے قیام کی ابتدائی ٹھووس کوششوں کا آغاز ہو چکا تھا۔ 1941ء میں اُس وقت کے امریکی صدر فرینکلن ڈیلانو روز ویلٹ کی طرف سے تجویز کردہ نام اقوامِ متحده دراصل اٹلی، جرمنی اور جاپان کے خلاف برسر پیکار متحده اقوام کی عکاسی کرتا تھا۔ لیگ آف نیشنز کی جگہ ایک نئے عالمی ادارے کے قیام کی ضرورت کا باقاعدہ اعلان 30 اکتوبر 1943ء کو چین، برطانیہ، امریکا اور روس کی طرف سے مشترکہ طور پر منظور کردہ اعلامیہ ماسکو کی صورت میں کیا گیا تھا۔

اگست تا اکتوبر 1944ء میں ڈیبرٹن اوس کانفرنس کے موقع پر ان چار ممالک نے نئی مجوزہ تنظیم کے منشور کے لیے واضح تباہی کا مسودہ تیار کیا جبکہ فروری 1945ء میں مالٹا کانفرنس کے موقع پر مزید کئی معاملات پر مفاہمت پیدا کی گئی۔ جنگ میں شامل اتحادی ممالک کو 25 اپریل تا 26 جون 1945ء سان فرانسیسکو میں معتقد ہونے والی تاسیسی کانفرنس میں مدعو کیا گیا تھا۔ جزء اس بیل کا پہلا اجلاس 10 جنوری 1946ء کو لندن میں ہوا تھا۔

جزء اس بیل نے نیویارک شہر میں ایسٹ ریور کے کنارے ایک قطعہ اراضی خریدنے کی غرض سے دسمبر 1946ء میں جون ڈی راک فیلر جونیئر کا 85 لاکھ ڈالر زکا عطا یہ قبول کر لیا۔ یہاں پر مرکزی دفتر، جزء اس بیل اور کانفرنس بلڈنگ کی عمارتیں 1952ء میں مکمل ہوئیں جبکہ ڈاگ ہیمپ شولڈ میموریل لابوریری 1961ء میں مکمل کی گئی۔

ابتدائی دور میں سلامتی کو نسل کا کردار:

ابتدائی طور پر یہ دوسری عالمی جنگ کے اتحادیوں یعنی بیشتر یورپی ممالک، دولتِ مشترکہ کی رکن ریاستوں اور شمالی امریکا کی اقوام پر مشتمل تھا اور اسے امن پسند اقوام کی ایسی تنظیم

کے طور پر سوچا گیا تھا جو مستقبل میں جارحیت کا سد باب کرے گی یا انسانی بنیادوں پر دیگر اجتماعی فلاحتی کام سر انجام دے گی۔ زکن ممالک کے مابین گھرے روابط اور قریبی تعاون کی توقع رکھی گئی تھی اور بالخصوص سلامتی کو نسل کے بارے میں یہ تصور کیا گیا تھا کہ یہاں بیشتر فیصلے اتفاقِ رائے سے کیے جائیں گے لیکن سرد جنگ کے گھمبیر سایوں نے اس تابناک منظر کو جلد ہی گھننا کر رکھ دیا اور سلامتی کو نسل کے علاوہ اقوامِ متحده کے دیگر ذیلی اداروں کی کارکردگی متاثر ہونے لگی۔

منشور میں ایسی باقاعدہ فوج کی کنجائش رکھی گئی تھی جو سلامتی کو نسل کی صوابید پر دستیاب رہے گی، علاوہ ایں ازیں موزوں منصوبہ بنندی کے لئے پانچ



بڑی طاقتور کے چھپس آف آرمی شاف یا ان کے نائیکین پر مشتمل مٹری شاف کمیٹی قائم کرنے کی ہدایت بھی کی گئی تھی۔ تاہم یہ کمیٹی کسی بھی اتفاقی رائے پر پہنچنے میں ناکام رہی کیونکہ سلامتی کو نسل ایک طرف سوویت یونین اور دوسری طرف باقی چار ممالک

میں بٹ چکی تھی اور باقاعدہ افواج کی تنظیم عمل میں نہ آسکی۔ اس تقسیم نے سلامتی کو نسل کے دو اہم ذیلی اداروں یعنی جوہری تو اتنا کمیشن اور روایتی ہتھیاروں کے بارے میں کمیشن کی سرگرمیوں کو بھی مفلوکون کیے رکھا لہذا جوہری بھوں کی تیاری اور دیگر ہتھیاروں میں تخفیف کے سلسلے میں کوئی نتیجہ خیز منصوبہ بنندی نہ ہو سکی۔ منشور میں یہ کہا گیا تھا کہ سلامتی کے علاقائی معاهدے اقوامِ متحده کے مجموعی نظام کو تقویت دیں گے لیکن معاهدہ شمالی اوقیانوس (NATO)، امریکی ریاستوں کی تنظیم (O.A.S)، معاهدہ جنوب مشرقی ایشیاء (SEATO) اور معاهدہ وارسا (Warsaw Pact) جیسے علاقائی اتحادوں نے اقوامِ متحده کے نظام کو بہت حد تک نظر انداز کرتے ہوئے دُنیا بھر کے دفاعی معاملات کی باگ ڈور سنجا لے رکھی۔

ابتدائی دور کے چندالیے واقعات ضرور ملتے ہیں جب سوویت یونین نے امریکا اور دیگر ممالک کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اقوامِ متحده کی وساطت سے امن قائم کرنے میں مدد فراہم کی۔ ان میں 1946ء کے دوران شام اور لبنان کے علاقوں پر فرانس اور برطانیہ کا

غیر قانونی قبضہ علاوہ ازیں فلسطین کی تقسیم اور اسرائیل کا قیام، کشمیر پر بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازع پر جنگ بندی اور انٹو نیشنی سے ولندیزی نوآبادیاتی حکومت کے خاتمے جیسے اقدامات بھی انہی کوششوں میں شامل تھے۔ تاہم بڑی عالمی طاقتوں کے لیے براہ راست اہمیت کے بیشتر معاملات سوویت یونین اور دیگر چار بڑے ممالک کے مابین رسمی کمیٹی کی مذکور ہوتے رہے۔ ویٹو کے باہم استعمال نے بھی سلامتی کو نسل کے ذیلہ سازی کے عمل کو مغلوق کیے رکھا۔ 1955ء کے اختتام تک یعنی قریباً 10 برس کے عرصے میں 78 بار کیے جانے والے ویٹو میں سے صرف سوویت یونین نے 75 مرتبہ یہ حق استعمال کیا۔

جزل اسمبلی کی سرگرمیوں میں اضافہ:

سرد جنگ کے باعث سلامتی کو نسل کی سرگرمیوں میں پیدا ہو جانے والی رکاوٹوں کے پیش نظر امریکا، برطانیہ اور فرانس نے جزل اسمبلی کو اس کے بنیادی کردار سے کہیں زیادہ فعال بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ جزل اسمبلی میں امریکا اور برطانیہ کو دولتِ مشترکہ کے ارکان کے اور لاٹین امریکا کے ممالک کی مکمل حمایت حاصل تھی اور ایک لحاظ سے وہ اس ادارے میں اکثریت کے حامل تھے۔ اس کے بعد سوویت یونین کے حامیوں میں مشرقی یورپ کے چند ممالک یا اکاڈمیک دیگر نوآزاد ریاستیں شامل تھیں جن کے بل بوتے پر وہ مشرق و مغرب کے درمیان گرما گرم مباحثہ کی صورتحال تو پیدا کر سکتا تھا لیکن رائے شماری میں اکثریتی ووٹ حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ جزل اسمبلی کی فعالیت کی پہلی نمایاں صورت 1950ء کے کوریائی بحران کے دوران سامنے آئی۔ اس وقت سوویت یونین نے امریکا کی طرف سے عوامی جمہوریہ چین کو سلامتی کو نسل سامنے آئی۔ اسی وقت میں امریکا کی طرف سے اس ادارے کا بایکاٹ کر رکھا تھا اور اس کی طرف سے ویٹو کا کریکٹ دینے سے انکار کے باعث اس ادارے کا بایکاٹ کر رکھا تھا اور اس کی طرف سے ویٹو کا حق استعمال کرنے کا کوئی خطرہ موجود نہیں تھا۔ لہذا سلامتی کو نسل نے شہابی کوریا کے حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے افواج بھجوائے میں کامیابی حاصل کر لی۔ چنانچہ عین اس موقع پر جبکہ اس نئی تنظیم کے سیاسی حوالے سے قطعاً بانجھ ہونے کا تاثر زور پکڑ رہا تھا، اس نے اقوام متحدہ کی سب سے پہلی

فوج اور تاریخ کے سب سے پہلے ”اجتمائی دفاعی“ اقدام کو جنم دیا۔ اگرچہ اس کام کے لیے فوجی دستوں اور سامان حرب کا بیشتر حصہ امریکا نے مہیا کیا تھا۔ مزید برآں، جزل اسمبلی نے نومبر 1950ء میں ”امن کے لیے متحد ہونے“ کی قرارداد منظور کرتے ہوئے مستقبل کے کسی بھرمان سے نہیں کے لیے زیادہ مؤثر اقدامات کی راہ ہموار کی۔ یوں جزل اسمبلی نے ویٹو کے استعمال کے ذریعے سلامتی کو نسل کے مغلوب ہو جانے کی صورت میں خود اپنی راہیں تلاش کرنے کا قریبی بھی سیکھ لیا۔ اگرچہ مذکورہ قرارداد کے تحت جزل اسمبلی کا جلاس چند مزید مواعظ پر بھی طلب کیا گیا ہے لیکن رکن ممالک کی طرف سے اقدامات کے تقاضے کے سلسلے میں اسکے اختیارات بہم قسم کے ہیں اور جزل اسمبلی ان اختیارات کے نفاذ کے سلسلے میں کوئی قابل عمل طریق کا رابجی وضع نہیں کر سکی۔ اسکے باوجود کئی معاملات ایسے موقع پر اقوامِ متحده کو مد اخلت کی دعوت دیتے رہے جب اسے عالمی رائے عامہ کی حمایت حاصل تھی یا ایسے اقدامات میں عالمی طاقتov کی دلچسپیاں بھی شامل تھیں۔ مثال کے طور پر مرکash، الجزاer اور دیگر کئی ممالک میں آزادی کی جدوجہد کے جواب میں برسر اقتدار نوآبادیاتی حکمران یہی مؤقف اختیار کرتے تھے کہ یہاں کے اندر وطنی معاملات ہیں۔ اسکے علاوہ سلامتی کو نسل میں رُکنیت حاصل ہونے کی وجہ سے وہ اسمبلی کی قراردادوں کو ویٹو کر سکتے تھے یا شورش زدہ علاقوں کی حکومتیں ان کے قابو میں ہونے کے باعث وہ اقوامِ متحده کی مد اخلت بھی ناکام بنا سکتے تھے۔ 1956ء میں ہنگری کی بغاوت کے موقع پر سوویت یونین نے ہنگری سے اپنی فوجیں واپس بلانے اور وہاں اقوامِ متحده کے مصطلعنات کرنے کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔ البتہ اسی برس سویز کے تازے پر جزل اسمبلی کی طرف سے فوری جنگ بندی اور غیر ملکی افواج واپس بلانے کے بارے میں قرارداد پر برطانیہ، فرانس اور اسرائیل نے ثابت رویں کا مظاہرہ کیا۔ سیکرٹری جزل کے کردار کا اہمیت اختیار کرنا:

جزل اسمبلی کی سرگرمیوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ سیکرٹری جزل کا کردار بھی نمایاں حیثیت اختیار کرتا چلا جا رہا تھا۔ ادارے کے سب سے پہلے سیکرٹری جزل ٹریکولی نے

کوریائی بحران جیسے مشکل موقع پر عالمی رائے عامہ کی حمایت حاصل کرنے میں کامیابی تو ضرور حاصل کی مگر ان کی طرف سے شماں کو جاری قرار دینے کے نتیجے میں انہیں سوویت یونین کی دشمنی مول لینا پڑی اور یوں اُن کا ذاتی اثر و سوخ قدرے مدد و ہو گیا تا ہم دوسرے سیکرٹری جنرل ڈاگ ہمیر شوٹڈ کی ”خاموش سفارتاکاری“ کی بدولت اس عہدے کی ذمہ دار یوں اور امکانات میں خاصی وسعت پیدا ہوئی۔ چنانچہ سویز کے بحران کے دوران اقوام متحده کی امن افواج تعینات کرنے کی ذمہ داری ڈیٹلاک کی شکار سلامتی کو نسل کی بجائے سیکرٹری جنرل کو تفویض کی گئی۔ انہوں نے دیگر کئی معاملات پر بھی جنرل اسمبلی کے قریبی تعاون سے کام کیا مثلاً 1958ء میں سلامتی کو نسل کی طرف سے لبنان میں اقوام متحده کے مبصرین تعینات کرنے کے بارے میں جنرل اسمبلی کی قرارداد کو دیکھ کر دینے جانے کے باوجود سیکرٹری جنرل نے اسمبلی کی سفارشات پر عمل درآمد کیا۔

ایسے اقدامات کے علاوہ ہمیر شوٹڈ نے اپنے عہدے کو ایسے حالات میں قیامِ امن کی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے استعمال کیا جب خود جنرل اسمبلی بھی قتل کا شکار ہونے کے باعث کوئی واضح ہدایات جاری نہیں کر پاتی تھی۔ عام طور پر تو وہ جنرل اسمبلی کی ہدایات پر ہی عمل درآمد کرتے تھے لیکن بعض اوقات وہ ایسے انتظامی اقدامات بھی کرتے تھے جن کے بارے میں کوئی واضح ہدایات موجود نہیں تھیں۔ چنانچہ بین الاقوامی تنازعات کے معاملے میں سیکرٹری جنرل کا عہدہ عملاً اقوام متحده کی انتظامی احصاری کی حیثیت اختیار کرتا چلا جا رہا تھا۔

بڑھتی ہوئی رُکنیت کے اثرات:

1950ء کی دہائی کے آخر تک اقوام متحده میں رُکنیت کے قواعد و ضوابط کے حوالے سے انقلابی تبدیلیاں رونما ہو چکی تھیں۔ قیام کے وقت ہی سے ادارے میں یہ احساسِ تقویت پکڑ رہا تھا کہ تنظیم میں دنیا بھر کے ممالک کو رُکنیت حاصل ہونا چاہیے لیکن یہ معاملہ بھی مشرق و مغرب کی رقبات کا شکار ہو چکا تھا اور ہر بلک مخالف گروہ سے تعلق رکھنے والے ممالک کو رُکنیت دینے میں رکاوٹیں پیدا کرتا

رہا۔ 1947ء سے 1955ء تک صرف یمن (1947ء)، پاکستان (1947ء)، براہمیل (1948ء)، اسرائیل (1949ء) اور انڈونیشیا (1950ء) کو ادارے کی رُکنیت حاصل ہو سکی۔ قواعد و ضوابط میں نرمی کینیڈا کی کوششوں کے باعث 1955ء میں پیدا ہو سکی اور اس سال 16 ممالک کو رُکنیت حاصل ہوئی اور بعد ازاں اس سلسلے میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی۔

رُکنیت میں اضافے کے ساتھ وٹنگ کے توازن میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ایفروایشیائی ممالک کو جزل اسیبلی میں نصف سے زائد نشستیں حاصل ہو جانے کے بعد امریکا اور اس کے اتحادیوں کی واضح اکثریت ختم ہوئی اور وٹنگ کے معاملے میں نیٹو اقوام، عرب ممالک، دولتی مشترکہ کے ارکان اور سب سے بڑھ کر ایفروایشیائی بلاک سمیت کئی نئے بلاک وجود میں آئے۔ لاطینی امریکا کے ممالک نے بھی امریکا کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیا۔ اسیبلی کی کارروائی میں سرد جنگ کی بجائے نئے موضوعات پر گرامکرم مباحثت نے لے لی اور نوآبادیاتی نظام کی باقیات کے خلاف زیادہ سخت موقف اختیار کیے جانے لگے۔

اقوامِ متحدہ کی ہیئت میں اس تبدیلی کی عکاسی 1960ء کے اوائل میں افریقی پالیسی سے بھی عیا تھی۔ اقوامِ متحدہ نے کانگو کے بحران میں انتہائی مؤثر کردار ادا کیا اور وہاں کوششوں کے دوران سیکرٹری جزل نے اپنے عہدے کو فقید المثال اہمیت دلوائی۔ جب 1960ء میں کانگو کی حکومت نے اقوامِ متحدہ سے اپنے دستے بھجوانے کی درخواست کی تو ہمیر شولڈ نے فوری طور پر غیر جانبدار اور یورپی اور افریقی اقوام پر مشتمل امن فوج تشکیل دے دی۔ ان دستوں کو سماجی اور سیاسی انتشار کا سامنا تھا، اس کے علاوہ انہیں کانگو کے صوبے کو دوبارہ کانگو میں شامل کرنے کے لیے عسکری قوت بھی استعمال کرنی پڑی اور بالآخر 1963ء میں انہیں اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی۔

کانگو اور اس کے بعد 1964ء کے دوران قبرص میں امن افواج بھجوانے جیسے اقدامات، بنیادی طور پر اندر و فی تنازعات کھلانے والے بحرانوں میں اقوامِ متحدہ کی جانب سے

امن قائم کرنے اور انہیں ہمسایہ ممالک تک پھیلنے سے روکنے کے عزم کی عکاسی کرتے تھے۔ یہ عزم ام باتی مانندہ نوآبادیاتی علاقوں اور بالخصوص افریقی ممالک کے معاملے میں زیادہ نمایاں تھے۔ جب تک پرتگال نے 1974ء کے انقلاب کے بعد اپنی نوآبادیات کو آزاد کرنے کا سلسلہ شروع نہیں کر دیا، اقوام متحده کا ادارہ اس کی نوآبادیاتی پالیسیوں کی مسلسل مذمت کرتا رہا۔ اسی طرح جنوبی افریقا اور ہودیشیا (زمبابوے) کی نسلی امتیاز پر منی پالیسیاں بھی ادارے کی شدید تقدیک کا نشانہ بنتی رہیں اور ان کے خلاف سخت اقتصادی پابندیاں بھی لگائی گئیں۔

ادارے کے اثر و سوچ میں کمی اور تجدید میں غیر لیقینی صورتحال:

جزل اسیبلی میں اپنی اکثریت سے محروم ہو جانے کے بعد امریکا بھی اقوام متحده کی قوت و اختیارات میں کمی کے سلسلے میں سوویت یونین کی راہ پر چل نکلا اور انہم معاملات کو سلامتی کو نسل کے دائڑہ اختیار میں محدود رکھنے کی کوششیں کرنے کے علاوہ ویٹو کا شہار ایلنے لگا۔ نظری طور پر ایسے اقدامات کا نتیجہ غیر لیقینی صورتحال اور بے عملی کی صورت میں نکلا۔ سیکرٹری جزل کو حاصل اختیارات و آزادیوں میں بھی کمی رونما ہوئی۔ ڈاگ ہیمر شولڈ کے کامگوا آپریشن اور اسی دوران ان کی حادثاتی موت کے بعد سوویت یونین نے سیکرٹری جزل کے ہدایے کے لیے ایک مشتری، ایک مغربی اور ایک غیر جانبدار باشندے پر مشتمل ایسی ٹراینکا کی تجویز پیش کی جس میں ہر ایک کو ویٹو کے اختیارات حاصل ہوں۔ یہ تجویز اس بات کی آئینہ دار تھی کہ سوویت یونین اب کسی متحرک قسم کے سیکرٹری جزل کی موجودگی برداشت نہیں کرے گا۔ اگرچہ منصوبہ مسترد کر دیا گیا لیکن سوویت یونین اس حوالے سے اپنے مقاصد میں کامیاب رہا کہ بعد میں آنے والے سیکرٹری جزل زیادہ سرگرمی کا مظاہرہ کرنے یا ایسے اقدامات سے گریز کرنے لگے جن میں مخالفت کا خدشہ ہوتا۔

شدید مالی دباو نے بھی اقوام متحده کی سرگرمیوں کو محدود کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ماضی میں سوویت یونین سمیت کئی ممالک کامگوا آپریشن جیسے ان اقدامات کے لیے ادائیگی سے انکار کرتے رہے ہیں جنہیں سلامتی کو نسل کی براہ راست منظوری حاصل نہیں تھی۔ اسی طرح امریکا بھی

مسلسل کوششوں کے بعد 1977ء میں اقوامِ متحده کے بجٹ میں اپنا حصہ ایک تھائی سے کم کر کے ایک چوتھائی تک لانے میں کامیاب رہا لیکن اس کے باوجود اس کے ذمے بہت سی رقم واجب الادا ہے۔ 1990ء کی دہائی کے اوآخر میں امریکا کے ذمے واجبات کی رقم اتنی زیادہ ہو چکی تھی کہ اس کے حزل اسیبلی کی نشست سے محروم ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔

بڑی طاقتور میں اپنے معاملات اقوامِ متحده سے ماوراء کر طے کرنے کا رجحان بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ اگرچہ جو ہری تو انی کے پُرانی استعمال، خلائی تحریر میں باہمی تعاون اور بین الاقوامی ساحلوں پر ہتھیاروں کی تجدید جیسے معاملات پر اقوامِ متحده کے دائرہ کارہی میں رہتے ہوئے مفاہمت پیدا کی گئی، تاہم کئی دیگر اہم مذاکرات اور معاهدات دو طرفہ بنیادوں پر طے کیے گئے۔ نتیجتاً 1991ء تک عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان 1967ء اور 1973ء کی جنگوں، 1971ء کی پاک بھارت جنگ، ویت نام کی جنگ اور افغانستان کی جنگ میں اقوامِ متحده کا کردار نسبتاً مانوی نوعیت کا رہا۔ تاہم 1991ء میں کویت پر عراقی افواج کا قبضہ ختم کرنے میں اقوامِ متحده نے سوویت تعاون کی بدولت نمایاں کردار ادا کیا اور بعد ازاں جنگ بندی، اقتصادی پابندیوں اور عراق سے تباہ کن ہتھیار ہٹانے کے کاموں کی موثر نگرانی بھی کی۔

1970ء کے عشرے کے اوائل تک اقوامِ متحده اپنی سرگرمیوں کو وسعت دیتے ہوئے کم ترقی یافتہ ممالک میں ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کر چکا تھا۔ اقوامِ متحده اور اس کے ذیلی اداروں نے بیماریوں پر قابو پانے، پناہ گزینوں کی امداد اور تکنیکی تعاون کو فروغ دینے جیسے معاملات میں نمایاں پیش رفت کی۔ ادارے نے ایسا نظام اور طریق کا فراہم کیا جس میں ترقی یافتہ ممالک بہت زیادہ باہمی خاصمت میں پڑے بغیر اشتراک و تعاون کر سکتے ہیں اور ترقی پذیر ممالک شکوہ و شہباد اور نفرت کا کم سے کم نشانہ بننے ہوئے امداد و صول کر سکتے ہیں۔ اقوامِ متحده انسانی وقار اور آزادی کے معیارات قائم کرنے میں بھی متحرك رہا ہے۔ انسانی حقوق کے عالمگیر اعلامیہ کی منظوری اور محنت کشوں کے لئے میں الاقوامی معیارات کا تعین اس کی چیدہ چیدہ مثالیں ہیں۔ علاوہ ازیں اس نے ماحولیاتی مسائل کے بارے میں 1992ء کے ”ارتھسٹ“ جیسے میں الاقوامی فورم بھی مہیا کیے۔

موجودہ صورت میں اقوامِ متحده انسانی برادری کے ایک عالمگیر پلیٹ فارم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کی امن افواج کو 1988ء اور خود ادارے اور سیکرٹری جز لکن کوئی عنان کو 2001ء میں مشترکہ طور پر نوبل امن انعام دیا گیا۔ 1990ء کے اوائل سے دنیا بھر میں ادارے کی قیامِ امن کی کوششوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ پہلا خلیجی جنگ (1991ء) میں ثانوی نوعیت کا کردار رہا لیکن اسی اثناء میں سرد جنگ کا خاتمه ہو چکا تھا اور قیامِ امن کی نمایاں کوششوں کے سلسلے میں ادارے کا کردار زیادہ ابھر کر سامنے آیا۔ حالیہ برسوں کے دوران ادارے نے قیامِ امن کی سب سے بڑی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر 1993ء میں کمبوڈیا کے انتخابات کی مگر انی کی ہے اور 1999ء کے دوران مشرقی یورپ میں ریفرنڈم کا انعقاد کروایا (اگرچہ ادارہ بعد ازاں رونما ہونے والے فسادات کو روکنے میں ناکام رہا) اس نے دیگر ممالک کے علاوہ انگولا، بوسینا، کانگو، بیٹی، کوسوو، موزمیق، سیرالیون اور صومالیہ میں قیامِ امن کی کوششیں تیزتر کی ہیں۔ علاوہ ازیں اقوامِ متحده نے کوسوو، بوسنیا اور مشرقی یورپ جیسے ان خطوں میں پولیس فورس بھی فراہم کی جہاں مقامی حکومتیں ایسا کرنے میں ناکام رہی تھیں۔

سلامتی کو نسل کا پہلا خلیجی جنگ (1991ء) کے خاتمے کے لیے جنگ بندی کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لیے زور دینا، ادارے میں ایک نئی توانائی بھروسے کا پیش خیمه دکھائی دیتا تھا۔ تاہم صومالیہ، بوسنیا، بیٹی اور سیرالیون میں قیامِ امن کے حوالے سے محدودی کامیابی سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ زیر مکرانی ممالک کی بذاتِ خود امن کے خواہاں ہونے کے باوجود، سلامتی کو نسل بھی اپنا اثر و رسوخ استعمال میں لاتی ہے جب بڑی طاقتیں کو اپنے مفادات دا اپر لگ جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ یہ حقیقت 2003ء میں عراق کے خلاف فوجی کارروائی کے مسئلے پر ایک طرف امریکا اور برطانیہ اور دوسری طرف فرانس، روس اور چین کے بٹ جانے کی شکل میں زیادہ گھل کر سامنے آئی۔ کوئی عنان نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ قیامِ امن کے لیے کی جانے والی کوششیں موثر ثابت ہوں، اس بات پر بارہا زور دیا ہے کہ امن فوج اتنی بڑی

ہونی چاہیئے اور اس کے پاس اس قدر وسائل دستیاب رہیں کہ وہ با آسانی امن قائم کر سکے۔ حالیہ برسوں کے دوران امن افواج کی طرف سے خود اپنے اور سولیین آبادیوں کے تحفظ اور امن کے نفاذ کے لیے طاقت کے استعمال پر زور دینے کا رجحان بھی سامنے آیا ہے۔ کسی تازعے پر مختلف رکن ممالک سے دستے طلب کرنے کی بجائے ایسی مستقل امن فوج کے قیام کی تجویز بھی سامنے آتی رہیں ہیں جس کا علیحدہ صدر دفتر ہوا قوامِ متحده کے وسیع تر کردار کی ضرورت کے پیش نظر رکن ممالک کی جانب سے زیادہ اختیارات کی حامل میں الاقوامی امن فوج تشکیل دینے کے مطالبات بھی زور پکڑ رہے ہیں۔

مالي مسائل:

اقوامِ عالم کے فنڈر پر تکیہ کرنے والی اقوامِ متحده، امریکا اور دیگر کئی ممالک کی طرف سے واجبات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے پیدا ہونے والا مالی بحران ایسا ہنگامی مسئلہ ہے جس نے قیامِ امن کی روزافزوں سرگرمیوں کے اخراجات کے مسئلے کی سُنگینی میں اضافہ کیا ہے۔ اگر ایک طرف اقوامِ عالم اقوامِ متحده کے قیامِ امن کے کردار کو وسعت دینے کی خواہاں ہیں تو دوسری طرف واجبات کی عدم ادائیگی اس کی صلاحیت مفلوج کرنے کے متراوٹ ہے۔ وقتاً فو قتاً اقوامِ متحده کے بارے میں امریکا کے عدمِ اطمینان کی وجہ سے امریکی کانگریس واجبات کی ادائیگی کی مخالفت کرتی رہتی ہے۔ 1980ء کی دہائی میں بھی امریکا نے اس بناء پر اقوامِ متحده کے ادارہ سائنس و ثقافت (یونیسکو) کے سینیکا لی نژاد منظم اعلیٰ کی مخالفت کرتے ہوئے کئی برس تک ادارے کے واجبات روکے رکھتے تھے کہ مذکورہ منظم اعلیٰ کا بھکاؤ سوسویت بلاک کی طرف ہے۔ بطور سیکرٹری جنرل کوئی عنان نے اپنے پیش رو کے تئی تجربات سے سبق حاصل کرتے ہوئے اخراجات میں کی اور ادارے کے آپریشنز میں ہم آہنگی اور اثر پزیری بڑھانے کے لیے سمجھیدہ کوششیں کی ہیں۔ غالباً ان کوششوں کی ایک بڑی وجہ ادارے میں امریکا کا اعتماد اور دلچسپی بحال کرنا بھی ہے۔ 1999ء میں امریکی کانگریس نے اپنے گزشتہ واجبات کا ایک حصہ ادا کرنے کی منظوری دی لیکن اس کے

ساتھ ہی امریکا کے ذمے آنے والے سالانہ واجبات کی دوبارہ تخمینہ سازی کا مطالبہ بھی پیش کر دیا۔ ستمبر 2000ء میں کیے جانے والے ایک معاهدے کے تحت اقوام متحده کے سالانہ بجٹ میں امریکا کا حصہ 33 فیصد سے کم کر کے 22 فیصد تک لانے کی اپیل کی گئی تھی۔ اقوام متحده کے اندازوں کے مطابق 2000ء کے دوران امریکا کے گزشتہ واجبات 1.3 ارب ڈالر تک پہنچ چکے تھے تاہم 2004ء کے اختتام تک ان کا 80 فیصد حصہ ادا کیا جا چکا تھا۔

بدعوانی کے ازمات:

2004ء ہی کے دوران تیل کے بد لے خوارک پروگرام میں مبینہ بعد عنوانیاں سامنے آنے پر اقوام متحده کی شہرت داغ دار ہوئی۔ اس پروگرام نے 1996ء سے لے کر 2003ء میں عراق پر امریکی حملے تک صدام حسین حکومت کے لیے معدنی تیل برآمد کر کے خوارک، ادویہ اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دیگر اشیائے ضروری خریدنے کی گنجائش پیدا کی۔ صدام حکومت نے اس پروگرام کے ذریعے بڑے بڑے لکپٹس وصول کیے جبکہ تیل کی سمگلنگ سے حاصل ہونے والی رقم اس سے کہیں زیادہ تھی۔ کئی یورپی ممالک نے بھی اس بھتی گرگا میں ہاتھ دھوئے۔ پڑوسی ملک بھارت کی پاریمان میں بھی اس سکینڈل کی بازگشت سنائی دیتی رہی۔ 2004ء میں اقوام متحده نے امریکی ماہر معیشت پال فاکرکی سربراہی میں تحقیقاتی کمیشن تشکیل دیا جس نے 2005ء میں اپنی حتمی رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ میں پروگرام کی سربراہی کرنے والے اقوام متحده کے اہل کاروں کو قصور و ارکھنہ رہانے کے علاوہ کوئی عنان کے دوقریبی مشیروں سمیت متعدد دیگر افراد کے طرزِ عمل کو بھی قابل اعتراض قرار دیا گیا۔ کوئی عنان کے بیٹھ پر بھی اس پروگرام میں شریک ایک کمپنی سے من پسند افراد کو ملازمتیں دلوانے اور مالی فوائد حاصل کرنے کے الزام عائد کیے گئے۔ اگرچہ بذاتِ خود سیکرٹری جzel پر اس پروگرام سے مالی فوائد حاصل کرنے یا کسی فرد کو نوازناے کا ازمات تو نہیں تھا لیکن انہیں مناسب گرانی نہ کرنے اور اس وقت تفصیلی تحقیق نہ کرنے پر تقدیک کا نشانہ بنایا گیا، جب اس پروگرام کے بارے میں سوال اٹھنا شروع ہوئے تو سلامتی کو نسل پر بھی بھی ازمات لگائے گئے۔

اقوام متحده میں بجوزہ اصلاحات:

2005ء کے دوران سیکرٹری جزل نے اقوام متحده میں جامع اصلاحات کرنے کی غرض سے ایک گروپ کے قیام کے لیے بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن اس معاملے پر اتفاق رائے پیدا کرنا خاصاً دشوار ثابت ہوا۔ ادارے کے ارکان نے قیامِ امن کا کمیشن تشكیل دینے کی منظوری نہیں دی۔ اس کمیشن کا بنیادی مقصد خانہ جنگی اور مسلح تنازعات سے تباہ حال اقوام میں سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی کے عمل کی بحالی میں مدد دینا تھا۔ دسمبر 2005ء میں اقوام متحده کے ارکان نے امریکا اور دیگر امیر ممالک کے دباؤ کے تحت دو سال کے لیے ایسے بجٹ کی منظوری دی جس میں بنیادی انتظامی مصارف کے سوا جو 2006ء تک ہر قسم کے اخراجات پر پابندی لگائی گئی تھی۔ اس پابندی کا مقصد مزید اخراجات کی اجازت کو جزل اسمبلی کی طرف سے ادارتی اصلاحات کی منظوری سے مشروط کرنا تھا۔

7 مارچ 2007ء کو سیکرٹری جزل نے رکنِ ممالک کے سامنے ”دنیا بھر میں قوت تنظیم کی خاطر: اقوام متحده میں سرمایہ کاری“ کے عنوان سے انتظامی اصلاحات پر مبنی روپورث پیش کی جس میں انہوں نے سیکرٹریٹ کا انتظام چلانے کے لیے 23 دور رس اصلاحات کا خاکہ دیا تھا۔ 11 مئی کو اپنی تجویز پر غور کے لیے مزید تفصیلات پیش کرنے کے بعد، جزل اسمبلی نے 7 جولائی کو اپنی قرارداد نمبر 3/283/RES/A کے ذریعے تنظیم کو تقویت دینے کے حق میں فیصلہ دیا۔

جون 2006ء میں جزل اسمبلی نے ہمہ پہلو اور جامع اصلاحات پر غور شروع کیا جس میں صرف نظر اور اس پر احتساب، معلومات اور موافقانی نیکنالوجی، محدود مالیاتی صوابدید، مالی انتظام بہتر بنانے کے معمولات، روپورث میں پیش کرنے کا طریق کار، بہتر بنانے، اقوام متحده کی دستاویزات تک عوامی رسائی اور سامان ضرورت کے حصول کا بہتر طریق کار وضع کرنے جیسے معاملات شامل تھے۔

رکن ممالک کے فیصلے نے جزء آسمبلی کے 2005ء کے عالمی سربراہ اجلاس میں درخواست کر دہ تبدیلیوں کے سلسلے میں ان ابتدائی اقدامات کے نفاذ کا آغاز کر دیا جن پر اگلے 4 برسوں میں عمل درآمد کیا جانا تھا۔ اس کے علاوہ معمول کے بحث میں 44 لاکھ 30 ہزار ڈالرز کے فوری اضافے کی منظوری بھی دی گئی۔

اجلاس میں درج ذیل کلیدی فیصلے کیے گئے۔

1۔ اخراجات کے بارے میں سیکرٹری جزء کے صوابدیدی اختیارات میں ہر دو برس کے لیے دو کروڑ ڈالرز کا اضافہ

2۔ اخلاقی ضابطوں کی گنراںی کے دفتر میں پورا عملہ بھرتی کرنے اور اس کے باقاعدہ کام شروع کرنے کی درخواست کی منظوری

3۔ پورے سیکرٹریٹ کے معلوماتی و اطلاعی نظام کی گنراںی کے لیے چیف انفارمیشن سینکنا لو جی افسر کے تقریر کی اجازت

4۔ موجودہ پرانے نظام کو تبدیل کر کے جدید ترین انٹرپرائزریوس پلائیک سسٹم کی تنصیب کی منظوری

5۔ انٹرپیشسل پلائیک سیکٹر اکاؤنٹنگ سسٹم (آئی پی ایس اے ایس) اختیار کرنے پر آمادگی

6۔ جاری سرمائے کے فنڈ میں 15 کروڑ ڈالرز کا اضافہ

7۔ سامان ضرورت کی خرید کے نظام میں بہتری لانے کی اجازت اور فوری بہتری کی غرض سے 7 لاکھ ڈالرز کی منظوری

تاہم اصلاحات کی کئی دیگر اہم تجویز کو جزء آسمبلی کے اکٹھویں سالانہ اجلاس (خزاں، 2006ء) کے لیے مورخ کر دیا گیا۔

موجودہ عالمگیریت پر بنی دنیا مسلسل تبدیلیوں کی متفاضی ہے اور اقوامِ متحده پر بھی یہی ضابطہ لاگو ہوتا ہے۔ رُکنِ ممالک کی جانب سے اقوامِ متحده، اُس کے صدر دفتر، ذیلی ایجنسیوں، فنڈز اور پروگراموں کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اقوامِ متحده سے توقع کی جاری ہے کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ افراد کو کہیں زیادہ مقامات پر خدمات فراہم کرے۔ 2007ء میں مرکزی دفتر کی طرف سے کیے جانے والے اخراجات ڈگنا ہو کر 18 ارب ڈالر تک پہنچ چکے تھے۔ انسانی ہمدردی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے آپریشنز کی سطح میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

سرگرمیوں کی سطح اور تعداد میں اس اضافے نے ادارے کی بڑھتی ہوئی اور پچیدہ ذمہ داریوں کے علاوہ اس کی صوابید پر دیے گئے مالی وسائل کو شکاف اور قابلِ احتساب انداز میں خرچ کرنے کے بارے میں توقعات میں بھی اضافہ کیا ہے۔ چنانچہ ان بڑھتی ہوئی توقعات اور مطالبات نے تنظیم کے موجودہ ڈھانچے اور کام کرنے کے نظام پر دباؤ میں بھی اضافہ کیا ہے۔

اقوامِ متحده کے منشور میں بیان کردہ اصول و ضوابط آج بھی 1946ء کی طرح اہمیت کے حامل ہیں تاہم ان مقاصد اور اہداف کے حصول کے طریق کار میں وقت کے ساتھ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ کوئی عنان ادارے میں اصلاحات کو اولین اہمیت دیتے رہے اور اصلاحات کا یہ سلسلہ قیامِ امن کے آپریشنز سے لے کرسوں سوسائٹی اور خجی شعبے کے ساتھ قریبی شراکت، بہتر انتظامی ڈھانچے اور فیلڈ میں کام کرنے والے عملے کے تحفظ کا نظام وضع کرنے تک پھیلا۔

سول سوسائٹی تنظیموں کی طرف سے پیش کردہ اصلاحات:

اگرچہ سول سوسائٹی تنظیموں اور غیر ریاستی عوامل کی ترجیحات سیاسی اور حکومتوں تقاضوں سے قدرے مختلف ہوتی ہیں لیکن اقوامِ متحده کی سرگرمیوں کی ہمہ گیر نو عیت کے پیش نظر اسے ریاستی اور غیر ریاستی دونوں قسم کے ادروں کی حمایت حاصل ہے اور دونوں ہی اسے اپنا نامانندہ فرم تسلیم کرتے ہیں اس لیے سول سوسائٹی تنظیموں کی جانب سے بھی اقوامِ متحده کے ادارے میں مختلف قسم کی قابل عمل (اور بعض حالات میں ناقابل عمل) اصلاحات کی تجاویز سامنے آتی رہتی ہیں۔ ان تنظیموں کے نزدیک مستقبل میں جنگوں کے خطرات سے بچنے اور دنیا بھر میں بننے والے انسانوں

کی مجموعی صورتحال میں بہتری لانے کے لیے جس قسم کی اصلاحات لانی چاہئیں ان میں سے چند ایک ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

1- ویٹو کے غیر جمہوری اختیار کو ختم کیا جائے۔ صرف اپنے پورے واجبات ادا کرنے والے ممالک کو ووٹ کا حق دیا جائے اور اقوامِ متحده کے اخراجات پورے کرنے کے لیے ہر ملک کی مجموعی قومی پیداوار کے نتасب سے واجبات وصول کرنے کے موجودہ نظام کو برقرار رکھا جائے۔

2- اقوامِ متحده کی برادری راست کمان میں اتنی تعداد میں امن افواج موجود ہنی چاہیے جو کسی جگہ پر جنگ چھڑ جانے یا کسی مقام پر خانہ جنگی قابو سے باہر ہو جانے کی صورت میں بروقت اقدامات کر سکیں۔

3- اقوامِ متحده کی تنظیم کو ایک مرکزی بینک قائم کرنا چاہیے جو ”یو این او“ کے نام سے اپنی کرنی جاری کرے۔ یہ کرنی اقوامِ متحده کے مرکزی بینک کی طرف سے خریدے گئے بانڈزا اور تمسکات کی وجہ سے مستحکم ہوگی اور اسے رکن ممالک میں بھی ثانوی قانونی حیثیت حاصل ہو۔ مرکزی بینک ”یو این او“ کی قدر میں کمی بیشی کا تعین اس کی خرید و فروخت کے نتاسب سے کرے گا تاکہ تمام ملکوں میں ”یو این او“ کے مقابلے پر سالانہ افراط زر کی شرح صفر رہے۔

4- اقوامِ متحده کو تمام اقوامِ عالم کے قوانین کے مشترک حصوں کے خلاصے پر مشتمل عالمگیر قوانین وضع کرنے چاہئیں۔ ہر قانون کو کم ممالک کی 80 فیصد یا زیادہ تعداد کے ووٹوں کے ذریعے منظور کیا جائے اور تمام ممالک ان پر کار بند رہنے کے پابند ہوں۔

چند معاملات ایسے ہیں جو اقوامِ متحده کے موجودہ ڈھانچے میں اصلاحات لائے بغیر بھی فوری اقدامات کے متراضی ہیں مثلاً:

1- اقوامِ متحده کو اس بارے میں تفصیلی ہدایات جاری کرنا چاہیں کہ تعلیم کے ہر درجے میں معقول استدلال اور فیصلہ سازی کے ہنر سکھانے کو قینی بنایا جائے۔

2- اقوامِ متحده کو یہ پتالگانے کے لیے تفصیلی جائزہ لینا چاہیے کہ کہہ ارض پر بسنے والے انسانوں کی

زیادہ سے زیادہ تعداد کہاں تک ہونی چاہیے۔ اس تعداد کا تعین کرتے وقت تمام انسانوں کے لیے اعلیٰ ترین معیارِ زندگی اور کرۂ ارض پر دوسرے جانداروں کے لیے معقول گنجائش کو مُنظَر رکھا جائے۔ اس تحقیق کے نتائج کو شائع کیا جائے اور آبادی میں اضافے کی رفتار پر قابو پا کر اسے طے شدہ ہدف تک رکھنے کی سفارش کی جائے۔

3۔ ادارے کو دنیا بھر کے مختلف حصوں پر بنے والے انسانوں کے معیارِ زندگی میں موجودہ نمایاں فرق کو معقول حد تک کم کرنے کی غرض سے تمام میونپل کمیٹیوں پر زور دینا چاہیے کہ وہ 20 فیصد اضافی ٹکیس جمع کریں۔ اس آمدن کا 60 فیصد حصہ متعلقہ میونپل کمیٹی میں رہنے والے افراد میں مساوی بنیادوں پر تقسیم کر دیا جائے اور باقی ماندہ رقم الگے بڑے حکومتی ادارے کے حوالے کر دی جائے۔ یہ ادارہ بھی 60 فیصد رقم اپنی آبادی میں مساوی تقسیم کرنے کے بعد باقی رقم الگے بڑے حکومتی ادارے کو منتقل کر دے۔ اقوامِ متحده اس ترتیب میں سب سے بڑا ادارہ ہونے کے ناطے اپنے حصے آنے والی رقم کا 60 کی بجائے 100 فیصد حصہ رکنِ ممالک کے شہریوں میں مساوی بنیادوں پر تقسیم کر دے۔

اگرچہ اس نوعیت کی عملی اور غیر عملی تجاویز کا کوئی انت نہیں ہے تاہم اس سلسلے میں حتیٰ بات یہی کہی جاسکتی ہے کہ اقوامِ متحده کا ادارہ اب دنیا بھر کی بیشتر حکومتوں اور عوام کی امیدوں کا مرکز ہے۔ عالمگیریت کے موجودہ تیز ترین مرحلے میں یہ ادارہ اگر سبھی توقعات پوری نہیں کر پاتا تو کم از کم ایسی بنیاد ضرور فراہم کر سکتا ہے جس میں انصاف، مساوات اور وحدتِ انسانیت کے مشترک انسانی اہداف کے حصول کی منزل کے خدوخال مزید نمایاں ہو سکیں۔

حال میں اقوامِ متحده کی جانب سے قیامِ امن کی (جاری) کوششیں
شرق وسطی:

1- 1974ء میں اسرائیل اور شام کے درمیان گولان کی پہاڑیوں میں جنگ بندی پر

عمل درآمد کے لیے مبصیرین تعینات کیے گئے جو آج تک اس عمل کی نگرانی کر رہے ہیں۔
(افرادی قوت، 1034 ملٹری، 124 سویں)

2- 1978ء میں سلامتی کونسل نے لبنان سے اسرائیلی فوجوں کو واپسی کی تصدیق کے لیے عبوری دستے تشکیل دیے جنہیں امن اور سلامتی کے قیام اور لبنانی حکومت کی عمل داری بحال کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ جولائی 1 اگست 2006ء کے بھراث کے بعد سلامتی کونسل کی طرف سے مذکورہ دستوں کو دوبارہ جنگ بندی کروانے کے علاوہ لبنانی افواج کو ملک کے جنوبي حصوں میں تعیناتی میں مدد بینے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ یہ دستے شہری آبادی کو انسانی بنیادوں پر امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ بے گھر ہونے والے افراد کی بحفاظت واپسی کی نگرانی بھی کریں گے۔ (افرادی قوت 5802 ملٹری، 483 سویں)

3- 1948ء میں مشرق وسطیٰ میں جنگ بندی کی نگرانی کرنے والی تنظیم قائم کی گئی جو اقوام متحده کی جانب سے امن قائم کرنے کا سب سے پہلا آپریشن تھا۔ اس تنظیم کے دستے آج بھی مشرق وسطیٰ میں تعینات ہیں اور جنگ بندی کے معابدوں پر عمل درآمد اور چھوٹی موٹی جھٹپوں کو پھیل کر جنگ کی صورت اختیار کرنے سے روکنے کے علاوہ خطے میں قیام امن کی دیگر کوششوں میں معاونت فراہم کر رہے ہیں۔ (افرادی قوت 150 ملٹری، 218 سویں)

پورپ:

1- قبرص میں امن قائم کرنے والے دستے 1964ء میں تعینات کیے گئے تھے جن کا مقصد یونانی قبرص اور ترک قبرص کیونٹ کے مابین مزیدڑائیوں کا سدیا ب کرنا ہے۔ 1974ء کی جھٹپوں کے بعد سے مذکورہ دستے جزیرہ قبرص میں جنگ بندی لائن کی نگرانی اور بفرازوں برقرار رکھنے کے علاوہ انسانی بنیادوں پر امدادی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے موجود ہیں۔
(افرادی قوت 1213 ملٹری، 33 پلیس، 187 سویں)

2۔ جارجیا میں مبصر مشن 1993ء میں قائم کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد خطے میں حکومت

جارجیا اور آبخاز حکام کے درمیان جنگ بندی پر عمل درآمد کروانا تھا۔ 1994ء میں فریقین کے درمیان جنگ بندی اور دونوں کی مسلح افواج علیحدہ علیحدہ کردینے کے نئے معاهدے کے بعد مذکورہ مشن کے اختیارات اور ذمہ داریوں میں اضافہ کر دیا گیا۔

(افرادی قوت 103 ملٹری، 240 سویلین)

3۔ 1999ء میں سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 1244 کے ذریعے کوسوو میں اقوامِ

متحده کی زیر نگرانی امن مشن تعینات کیا گیا۔ 1971ء کی جنگ کے بعد یہ گروپ پھر سے سلامتی کونسل کی طرف سے نافذ کردہ جنگ بندی کی نگرانی پر مامور ہے۔

(افرادی قوت 46 ملٹری، 62 سویلین)

براعظہ امریکا:

سلامتی کونسل نے ہیٹی کی بگٹتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر اپریل 2004ء میں

اپنی قرارداد نمبر 1542 کے ذریعے ہیٹی میں اقوامِ متحده کے امن مشن کے قیام کا فیصلہ کیا اور کثیر القوی افواج سے علاقے کا انتظام لے کر مذکورہ مشن کو سونپ دینے کی درخواست کی۔ یہ مشن کیم

جنوری 2004ء سے ہیٹی میں قیامِ امن کی ذمہ داریاں انجام دے رہا ہے۔

افریقا:

1۔ سوڈان کے لیے اقوامِ متحده کا مشن 24 مارچ 2005ء کو قائم کیا گیا جس کا مقصد

حکومتِ سوڈان اور سوڈان کی پیپلز لبریشن آرمی کے درمیان 9 جنوری 2005ء کو طے پانے والے ہمہ گیر امن معاهدے پر عمل درآمد کروانا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مشن انسانی بنیادوں پر امدادی

سرگرمیوں اور انسانی حقوق کے تحفظ اور فروغ کی ذمہ داریاں بھی ادا کر رہا ہے۔ بعد ازاں 31 اگست 2006ء کو سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد نمبر 1706 کے تحت مشن کے اختیارات میں

اضافہ کرتے ہوئے ڈارفور کے معاهدہ امن پر جلد اور موثر انداز میں عمل درآمد کی غرض سے

ڈارفور میں بھی دستے تعینات کر دیئے۔

2۔ برلنڈی میں مسلسل بدامنی کے پیش نظر سلامتی کو نسل نے 21 مئی 2004ء کو اپنی قرارداد نمبر 1545 کے تحت وہاں پر اقوامِ متحده کے آپریشن کا آغاز کیا جس کے تحت برلنڈی کے لوگوں کی طرف سے امن کی کوششوں کو استحکام دینے کے علاوہ معاهدہ اروشا پر عمل درآمد کے ذریعے قومی بیکھنی کو برقرار کھنکی کو ششیں جاری ہیں۔

3۔ آئیوری کوست میں بھی کئی برس سے جاری خانہ جنگلی کے خاتمے کی غرض سے سلامتی کو نسل نے 27 فروری 2004ء کو اپنی قرارداد نمبر 1528 کے تحت یہاں پر اقوامِ متحده کے آپریشن کا آغاز کیا جس نے جنوری 2003ء میں یہاں کے مختلف فریقوں کے مابین امن معاهدے پر عمل درآمد کے لئے بجوائے جانے والے اقوامِ متحده کے مشن برائے آئیوری کوست کی جگہ لے لی۔

4۔ لاہور یا میں اقوامِ متحده کا مشن سلامتی کو نسل کی قرارداد نمبر 1509 مورخ 19 ستمبر 2003ء کے تحت قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد جنگ بندی کے معاهدے پر عمل درآمد اور امن کے قیام کو فروع دینا تھا۔ علاوہ ازیں اقوامِ متحده کے الہکاروں کے تحفظ، انسانی حقوق کے تحفظ میں معاونت اور پولیس کی تربیت اور مسلح افواج کی تنظیم نوسمیت قومی سلامتی کی اصلاحات میں مدد فراہم کرنا بھی اس مشن کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

5۔ عوامی جمہوری کا گلو اور پانچ دیگر علاقائی ریاستوں کے درمیان جولائی 1999ء میں طے پانے والے معاهدے کے فریقین کے درمیان رابطہ اور دیگر فرائض کی ادائیگی کے لیے 30 نومبر 1999ء کو اقوامِ متحده کے مشن کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اس مشن میں گزشتہ قراردادوں کے تحت تعینات کیے گئے الہکاروں کو بھی شامل کر لیا گیا۔ 24 فروری 2004ء کو سلامتی کو نسل نے مذکورہ مشن کے جم اور اختیارات میں مزید اضافہ کر دیا۔

(افرادی تو 720 ملشی، 358 سولیین، 2655 ملشی فورس کی ضرورت ہے)

6۔ ایتھیوپیا اور اریٹیریا کے لیے اقوام متحده کا مشن، دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تناسعے پر دو برس کی جنگ کے بعد جولائی 2000ء میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ جنگ الجزاں اور افریقی اتحاد کی یونین کی مشترکہ کاؤشوں کے نتیجے میں بند ہوئی۔ مذکورہ مشن فریقین کے درمیان رابطہ اور جنگ بندی کی نگرانی کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ ستمبر 2000ء میں سلامتی کو نسل نے مشن کو تفویض کردہ فرائض کی ادائیگی کے لئے 12,400 افراد پر مشتمل دستے تعینات کرنے کی منظوری دی۔

7۔ حکومت مرکش اور پولیسار یوفرنٹ کے درمیان معاهدے کے نتیجے میں ستمبر 1991ء کے دورانِ مغربی صحرا میں ریفرنڈم کے لیے اقوام متحده کا مشن تعینات کیا گیا۔ اس مشن کا مقصد جنگ بندی کی نگرانی کرنا اور ایسے ریفرنڈم کے انعقاد کے انتظامات کرنا تھا جس کے ذریعے لوگ مستقبل میں اپنے علاقے کی حیثیت کا تعین کر سکیں۔

(افرادی قوت 1777 ملٹری، 183 سویلین، 440 ملٹری فورس کی اجازت دی گئی ہے)

انسانی حقوق کے تحفظ و فروغ میں اقوام متحده کا کردار:

اگرچہ اقوام متحده بنیادی طور پر دنیا بھر کی ریاستوں اور حکومتوں کی نمائندگی کرنے والا ادارہ ہے لیکن اس کے باوجود ریاست بمقابلہ عوام یعنی شہریوں اور معاشرے کے مختلف طبقات کے مخصوص حالات پر طویل غور فکر کے بعد ان گروہوں اور طبقات کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں تفصیلی شرائط و ضوابط پر مبنی بین الاقوامی اعلامیے، کوپیشن اور معاهدات وضع کرنے کا سہرا بھی اسی عالمی ادارے کے سر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 1946ء میں انسانی حقوق کا عالمی کمیشن بھی قائم کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عام شہریوں کے حقوق کے مختلف پہلوؤں کا جامع انداز میں احاطہ کرنے والے دو اہم ترین بین الاقوامی معاهدات ”شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاهدہ“ اور ”اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاهدہ“ مرتب کرنے میں اٹھا رہ برس سے زائد کا عرصہ لگا جبکہ ان پر عمل درآمد کے آغاز میں مزید دس برس صرف ہوئے۔ اس کے باوجود یہ دیر آید درست آیہ والا معاملہ تھا کیونکہ انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ عالمی سطح پر نفاذ کے لیے پیش کیے

جانے والے یہ معاهدات طویل غور و فکر اور جامعیت کے ساتھ تمام عملی پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے متفاضی تھے۔ علاوه ازیں عالمی ادارے کے پلیٹ فارم پر معاشرے کے مختلف کمزور طبقات مثلاً خواتین، بچوں، مذہبی، لسانی یا نسلی اقلیتوں، قدیم مقامی آبادیوں یا تارکینِ وطن وغیرہ کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے کے کئی اعلامیوں اور معاهدات کی منظوری بھی دی گئی۔

جزلِ اسے میں منظوری حاصل کرنے والا کوئی بھی اعلامیہ یا کنوبیشن اُسی وقت نافذ اعلیٰ معاهدے کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے جب رُکنِ ممالک کی ایک مخصوص تعداد اس معاهدے کی توثیق کر چکی ہو۔ ہر رُکنِ ملک کسی معاهدے کی توثیق کے بعد قانونی طور پر اس کے مشمولات پر کاربندر ہنے اور اس سمت میں کی جانے والے پیش رفت کی سالانہ روپورٹ عالمی ادارے میں جمع کروانے کا پابند ہو جاتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی رُکنِ ملک مشروط توثیق کرے یا توثیق کرتے وقت چند تخفیفات کا اظہار کر دے جس کی وجہ سے یہ امکان موجود ہوتا ہے کہ زیرِ بحثِ معاهدہ مذکورہ ملک میں اُس روح کے مطابق نافذ نہ ہو پائے جس انداز میں اُسے عالمی ادارے کی سطح پر وضع کیا گیا تھا۔

تمام عالمی معاهدات ایک طرف اُن کی توثیق کرنے والے رُکنِ ممالک پر کچھ قانونی پابندیاں عائد کرتے ہیں تو دوسری طرف ان ممالک کے عوام کے لیے امکانات کے بہت سے دروازے کھولتے ہیں۔ اگر کسی ریاست نے انسانی حقوق کے گیارہ اہم عالمگیر معاهدات میں سے کسی ایک کی توثیق کر رکھی ہے تو اُس ملک میں انسانی حقوق کی تنظیموں یا عام شہریوں کے لیے ان حقوق کے حصول کے لیے مناسب قانون سازی اور صحیح جہت میں پالیسیاں مرتب کرنے کے مطالبات پر زور دینے کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ ریاستوں کی طرف سے ان امور کی انجام دہی میں غفلت یا ناکامی کی صورت میں اقوامِ متحده کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق، کا دروازہ کھٹکھٹایا جاسکتا ہے۔ علاوه ازیں ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر نے دنیا بھر میں انسانی حقوق کی صورتِ حال اور ان کی خلاف ورزی کی نگرانی کے لیے عالمی سطح پر خصوصی مبصرین

(Special Rapporteur) بھی تعینات کر رکھے ہیں۔ ریاستی اہل کاروں کی بجائے عام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ان افراد کو ہائی کمشٹر برائے انسانی حقوق، کے خصوصی اپچی کا درج حاصل ہے۔ ان کے بارے میں سب سے زیادہ حوصلہ افزایابت یہ ہے کہ کوئی بھی عام شہری بہت زیادہ دفتری کارروائیوں سے بچتے ہوئے رہا راست کسی بھی خصوصی مبصر سے رابطہ کرتے ہوئے اُسے اپنے ملک میں حقوق کی خلاف ورزیوں یا اپنی کسی ذاتی شکایت سے آگاہ کر سکتا ہے۔ خصوصی بمصر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی کسی مخصوص صورت مثلاً خواتین کے خلاف تشدد، ریاستوں کی طرف سے شہری اور سیاسی حقوق غصب کیے جانے یا قلبیتوں کے خلاف امتیازی سلوک جیسے معاملات کی گمراہی کے لیے تعینات کیے جاتے ہیں اور اپنے تفویض کردہ شعبے میں خلاف ورزیوں کے بارے میں سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں کسی ایک ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر اس کی گمراہی کے لیے بھی خصوصی بمصر تعینات کیے جاسکتے ہیں۔

طویل دفتری کارروائیوں سے بچنے کے لیے عالمی ادارے میں خصوصی طریق کا رکنیت کی سہولت بھی موجود ہے جس سے ریاستیں اور عام شہری دونوں ہی فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی شکایات کے ازالے کی کوششیں کر سکتے ہیں۔

(تنویر افضل کا یہ مضمون اقسام میں ڈیموکریٹک کمیشن فارہیمن ڈولپہمنٹ کے رسالہ نوائے انسان میں بھی شائع ہوا۔ معلومات اقوام متحده اور دیگر قابل اعتماد ویب سائٹس سے لی گئیں ہیں)۔

اقوامِ متحدہ: قیامِ امن کے لیے عالمی اشتراک

قیامِ امن کے لیے ممالک کا تعاون

128 ممالک کی شراکت



افواج، پولیس اور رسول اہلکار

7.3 بلین بجٹ

افواج کے مجموعی اخراجات سے 0.5% کم

112,000 سے زائد افرادی قوت



پشوں افواج، پولیس اور سولیئن اہلکار

بین الاقوامی اشتراک عمل

با شخصی
یورپی یونین افریقین یونین
اور

193 ممالک



اہلکار، سامان، مالی معاونت، ٹیکنالوجی،
اور تربیت کی فرائیمی

دیگر وسائل

	54	ہوائی جہاز
	158	ہیلی کاپٹر
	26	ڈرون
	7	بھری جہاز
	14,000	گاڑیاں
	310	طبی شفائے خانے

امن آپریشنز کی وسعت

15 4 مشنر



1948 تا جون 2017 تک 71 قیامِ امن کے مشنر

22,461

کل افرادی قوت

16,215 افواج
1,441 پولیس
660 فوجی بصر
4,145 رسول اہلکار

125 ملین | 7 ملین

آبادی پر مشتمل علاقوں میں کام مریع کلو میٹر میں کام
میزبان ممالک کے اشتراک کے ساتھ
اقوامِ متحدہ کے قیامِ امن کے مشنر
دنیا بھر میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں



اقوامِ متحدہ کے خصوصی ادارے فنڈز اور پروگرام

خصوصی ادارے:

1- عالمی ادارہ محنت (ILO)

پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد 11 اپریل 1919 کو عالمی ادارہ محنت کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا آئین و رسائی (فرانس) کے معاہدے کا حصہ بنا۔ 10 مئی 1944 کو ادارے نے فیلڈ یونیفار اعلیٰ میہ منظور کیا جس کا متن 1946 میں اس کے آئین کا حصہ بن گیا۔ اعلیٰ میہ میں اس بندی اصول پر زور دیا گیا کہ مزدور ایک شنبیں اور پانیدار ترقی کیلئے انہیاً رائے اور انجمن سازی کی آزادی ضروری ہے نیز کسی بھی جگہ پر غربت کا ہونا ہر جگہ پر خوشحالی کیلئے ایک خطہ ہے (آرٹیکل 1)۔ 2 اکتوبر 1946 کو عالمی ادارہ محنت اقوامِ متحدہ کا خصوصی ادارہ بنا۔ اقوامِ متحدہ کے نظام میں یہ ایسا منفرد سفریقی ڈھانچہ ہے۔ جس میں 187 گروں کی ریاستوں سے مزدور، آجر اور گورنمنٹ کے نمائندے برابر حصہ دار کی حیثیت سے شامل ہوتے ہیں۔



عالمی کانفرنس مزدوروں کے لیے عالمی معیارات طے کرتی، انہیں پرکھتی اور ان پر عمل درآمد کروانے کے لیے حکومتوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ معیارات بیشاق یا قراردادوں کی شکل میں حقوق سے متعلق ہوتے ہیں مثلاً ٹریڈ یونین بنانے کا حق اور اپنی پسند کی ٹریڈ یونین میں شمولیت کا حق، روزگار اور پیشے میں امتیاز سے آزادی، جبری مشقت کا خاتمه وغیرہ۔ عالمی ادارہ محنت مزدوروں کے حالات کا، پیشہ و رانہ تحفظ اور صحت، اسی طرح بچوں کی مشقت کے معاملات پر بھی توجہ دیتا ہے۔ ان سب عوامل کو معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کے عالمی بیشاق اور شہری اور سیاسی حقوق کے عالمی بیشاق کو مد نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے دوسرا اداروں میں بھی ان سے متعلق کئی اصول وضع کئے گئے ہیں۔ عالمی ادارہ محنت اقوامِ متحدہ کی مخصوص ایجنسیوں میں سے

انسانی حقوق کے حوالے سے معیارات کا تعین کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل درآمد کو نامنیطر کرنے کا متحرک اور موثر ترین ادارہ ہے۔ آئی ایل او کو اسکی کارکردگی پر 1969ء میں امن کا نوبل انعام ملا۔ 150 ممالک سے تعلق رکھنے والے 2,700 اہلکار اس ادارہ کے دنیا بھر میں واقع 40 فیلڈ دفاتر میں کام کرتے ہیں۔ ادارے کا صدر دفتر جنیوا میں ہے اور اس کا سالانہ بجٹ تقریباً 797 ملین ڈالرز ہے۔ (www.ilo.org) 39

2۔ نیوکلیائی تجربات پر جامع پابندی کے معاهدے کی تنظیم



Comprehensive Test Ban Treaty Organization (CTBTO)

سی ٹی بی ٹی اولینی نیوکلیائی تجربات پر جامع پابندی کے معاهدے کی تنظیم کا قیام جنیوا میں 1996ء میں عمل میں آیا۔ ستمبر 2017 کے مطابق 183 ممالک اس معاهدے پر دستخط کر چکے ہیں، جبکہ 166 ممالک اس معاهدے کی تویش کر چکے ہیں بشمول جو ہری ہتھیار رکھنے والی تین ریاستوں (فرانس، روس اور برطانیہ) کے، لیکن اس معاهدے کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ جو ہری شکنا لوجی رکھنے والے تمام ممالک (44) اس معاهدے پر دستخط اور اس کی تویش کریں، جن میں سے آٹھ ممالک (چین، مصر، بھارت، ایران، اسرائیل، شامی کوریا، پاکستان اور امریکہ) نے ابھی تک اس کی تویش نہیں کی۔ بھارت، شامی کوریا اور پاکستان کی جانب سے ابھی تک اس معاهدے پر دستخط ہونا بھی باقی ہے۔ اس تنظیم کا دفتر وینا میں ہے، اس کا عملہ 260 افراد پر مشتمل ہے جن کا تعلق 70 ممالک سے ہے۔ ادارے کا سالانہ بجٹ 130 ملین ڈالرز ہے۔

تویش کرنے والی ریاستوں سے مالی وسائل حاصل کرنے والی اس تنظیم کے دو بنیادی حصے ہیں۔ ایک تمام تویش کنندہ ریاستوں کا مکمل بورڈ جسے ”آمادگی کے لئے کمیشن“، بھی کہتے ہیں۔ اور دوسرا پروویژنل سیکرٹریٹ۔ آمادگی کے لئے کمیشن کا اہم کام معاهدے پر عمل درآمد کی

مدت شروع ہونے سے پہلے اس کی عالمی منظوری حاصل کرنا ہے۔ کمیشن کے ماتحت تین گروپ ہیں۔ (www.ctbto.org)

ورکنگ گروپ اے: انتظامی اور مالی امور کے لئے

ورکنگ گروپ بی: تویشکے مسائل پر

مالی اور متعلقہ انتظامی معاملات پر مشاورت کا کام کرتا ہے۔

3۔ اقوام متحده کی تنظیم برائے خوراک اور زراعت

Food and Agricultural Organization (FAO)

دوسری عالمی جنگ کے بعد اقوام متحده کے نظام میں بننے والی پہلی مخصوص ایجنسی اقوام متحده کی تنظیم برائے خوراک اور زراعت تھی۔ اقوام متحده کی خوراک اور زراعت پر منعقدہ کانفرنس (1943-44) میں اقوام عالم اس بات پر رضامند ہوئیں کہ انہیں بھوک کو ختم کرنے اور عالمی زراعت کو مستحکم کرنے کے لئے مل کر کام کرنا ہے۔ اقوام متحده کی تنظیم برائے خوراک اور زراعت کا قیام ایک آئین کے ذریعے 16 اکتوبر 1945 کو عمل میں آیا، 1941ء کی رُکن ہیں۔ یہ تنظیم 14 دسمبر 1946 کو جزل اسمبلی سے منظوری کے بعد اقوام متحده کا ادارہ بنی۔



اسکے مقاصد درج ذیل ہیں:

- 1۔ لوگوں کا معیارِ زندگی اور معیارِ خوراک (غذائیت) بہتر بنانا۔
- 2۔ زرعی اشیاء اور خوراک کی پیداوار اور تقسیم میں بہتری لانا۔
- 3۔ دینی آبادی کے حالات بہتر بنانا۔
- 4۔ وسیع تر عالمی معیشت میں حصہ ڈالنا اور انسانیت کو بھوک سے چھکا را دلانا۔

اقوام متحده کی تنظیم برائے خوراک اور زراعت کے آئین (آرٹیکل 1) میں بیان کردہ اس کے فرائض میں غذا بیت، غذا اور زراعت سے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کرنا، ان کا تجزیہ کرنا، انہیں بیان اور عام کرنا نیز متعلقہ تعلیم اور انتظام کے کام کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر ترقی دینا اور اس میدان میں حکومتوں کو تکنیکی امداد فراہم کرنا شامل ہیں۔ اس تنظیم کی کئی قراردادوں میں زراعت کی ترقی اور خوراک کے تحفظ کی کوشش کے ذریعے غربت، بھوک اور کم خوراکی کے خاتمه کے عزم کو دہرا یا گیا ہے۔

بذریعہ رونما ہونے والے اہم واقعات میں 1974 میں خوراک کے تحفظ کی بین الاقوامی ذمہ داری، 1976 میں تکنیکی تعاون پروگرام کا اجراء، 1981 سے 16 اکتوبر کو خوراک کا عالمی دن منانا، 1986 میں AGROSTAT ایگریو سٹیٹ (پوری دنیا میں زراعت سے متعلق اعداد و شمار اور معلومات کے لئے جامع ترین منصوبہ) کا قیام، 1991 میں 92 دستخط کنندہ ریاستوں کی طرف سے پودوں کے عالمی تحفظ کے معاملے کی توثیق، 1996 میں روم (اٹلی) میں عالمی کانفرنس برائے خوراک کا انعقاد (185 سر بر اہان مملکت اور یورپین کمیونٹی کی شرکت) اور جون 2002 میں روم میں ایک بار پھر عالمی کانفرنس برائے خوراک منعقد کرنا شامل ہیں۔ دوسری کانفرنس میں پچھلی کانفرنس کی قراردادوں پر زور دینے کے ساتھ ساتھ عالمی اتحاد کے ذریعے دنیا سے بھوک کے خاتمه کے لئے عمل تیزتر کرنے کا عہد کیا گیا۔ 19-2018 کے لیے اس کا بجٹ 2.6 بلین ڈالر ہے۔ اس کا صدر دفتر اٹلی کے شہر روم میں واقع ہے۔

(www.fao.org)

4۔ اقوام متحده کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم

United Nations Educational, Scientific & Cultural Organization
(UNESCO)

4 نومبر 1946 کو قائم ہونے والی اقوام متحده کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم، جزل



کانفرنس، ایگزیکٹیو بورڈ اور سیکرٹریٹ پر مشتمل ہے۔ جزل کانفرنس میں تمام رُکن ریاستوں اور چھ ایسوی ایٹ رُکن ریاستوں کا انتخاب ہر دو سال بعد ہوتا ہے، 1951ء میں اس ادارہ کی ممبر ہیں۔ ایگزیکٹیو بورڈ کا انتخاب جزل کانفرنس کرتی ہے اور اس میں 58 رُکن ریاستیں منتخب کی جاتی ہیں۔ سیکرٹریٹ کا سربراہ ڈائریکٹر جزل کہلاتا ہے۔ اقوام متحده کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم کا مقصد اس کے آئین کے آرٹیکل 1 کے مطابق یوں ہے۔ "تعییم، سائنس اور ثقافت کے ذریعے اقوام عالم میں امن اور سلامتی قائم کرنے کی کوشش کرنا جس سے انصاف کے لئے عالمی احترام، قانون کی عملداری، انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو فروغ ملے جنہیں اقوام متحده کے چارٹر میں بلا امتیاز نہیں، صنف، زبان اور مذہب دنیا کے تمام انسانوں کا حق تسلیم کیا گیا ہے" اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اقوام متحده کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم معايارات کا تعین کرتی، ان پر عمل درآمد کا انتظام کرتی، تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی مقاصد کے لئے معلومات اکٹھی کرتی اور انھیں عام کرتی، مشاورتی اور تکمیلی مدد فراہم کرتی، تعلیمی اور ثقافتی ادارے اور مرکز قائم کرنے میں مدد بھم پہنچاتی اور سینیاروں وغیرہ کا اہتمام کرتی ہے۔ انسانی حقوق کی ترویج کے لئے اقوام متحده کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم نے معايارات ترتیب دینے میں تعییم میں امتیاز کے خاتمے کا بیثاق (1960)، بسلی تعصیب کے خاتمے کا اعلامیہ (1976)، رواداری کے اصولوں کا اعلامیہ (1995)، حیات انسانی اور انسانی حقوق کا بین الاقوامی اعلامیہ (1997) اور بین الاقوامی اعلامیہ برائے ثقافتی نوع (2001) جیسی بین الاقوامی دستاویزات کا اجراء کیا۔

تنظیم کے آئین کے آرٹیکل 4 کے پیرو 6 میں درج ہے کہ تنظیم کی قراردادوں اور معاملہوں کے مطابق کئے گئے کاموں کی رپورٹ جزل کانفرنس رُکن ریاستوں سے وصول کرے گی اور اس کا جائزہ لے گی۔ معمول کے اس طریقہ کار کے علاوہ تعییم، سائنس اور ثقافت سے متعلق انسانی حقوق کی پامالی پرمنی شکایات کا جائزہ لینے کے لئے ایگزیکٹیو بورڈ کے ماتحت ایک شعبہ بیثاق اور

قراردادوں کی کمیٹی ہے۔ یادوں 397 غیر سرکاری تنظیموں سے مالی تعاون کرتا ہے۔
 یونیسکو میں 170 ممالک سے تعلق رکھنے والے 2,109 افراد کام کرتے ہیں۔ ادارہ
 کے دنیا بھر میں 65 دفاتر قائم ہیں اور سالانہ بحث 653 ملین ڈالرز کے لگ بھگ ہے۔
 (www.unesco.org)

5۔ عالمی ادارہ صحت (WHO)

عالمی ادارہ صحت کا آئین 22 جولائی 1946 کو بین الاقوامی کانفرنس برائے صحت میں
 تیار کیا گیا۔ سی طور پر 17 اپریل 1948ء کو عالمی ادارہ صحت کا قیام عمل میں آیا جبکہ اسی سال
 10 جولائی کو یہ اقوام متحده کی خصوصی ایجنسی بن گیا۔ اس ادارے کے
 قیام کا مقصد اس کے آئین کے آرٹیکل 1 میں اس طرح بیان کیا
 گیا ہے۔ ”تمام لوگوں کے لئے صحت کے اعلیٰ ترین مکمل معیار کا حصول“،
 اس کے مطابق صحت سے مراد جسمانی، ذہنی اور سماجی لحاظ سے مکمل
 طور پر ٹھیک ہونا ہے ناکہ صرف بیماری اور نقص کی عدم موجودگی صحت کہلاتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت
 نہ صرف فرد کی جسمانی حالت بلکہ پوری حیات کو مد نظر رکھتا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے
 آئین کے آرٹیکل 2 کے مطابق مندرجہ ذیل امور سراجام دیتا ہے۔

- صحت کے لئے عالمی کام میں رہنماء اور رابطہ اتحاری کا کردار ادا کرنا۔
- عالمی صحت کے معاملات کے بارے میں پالیسی بنانے کے لئے فصلے کرنا۔
- صحت کی پالیسیوں کے بارے میں بین الاقوامی معاہدوں کی ترویج کرنا۔
- صحت کے حوالے سے ترقی پذیر ملکوں کی مدد کے لئے یہ ورنی ذرائع کی نشاندہی کرنا۔

ادارے نے اپنی تشكیل کے وقت سے ہی صحت کے حق سے متعلق اقوام متحده کے
 معاملات میں بہت تعاون کیا ہے۔

صحت سب کے لئے عالمی ادارے کی اس گلوبل حکمت عملی کو 1981 میں اقوام متحده کی جزاً اسمبلی نے منظور کیا۔ 1982ء میں قیدیوں اور نظر بند افراد پر پتھرد، ان سے ظالمانہ سلوک، غیر انسانی اور انسانیت سوزسراوں سے بچاؤ کے لئے اقوام متحده کی دعوت پر عالمی ادارہ صحت نے طبی اخلاقیات کے اصول مرتب کئے جو صحت سے متعلق افراد (خصوصاً فزیشن) کے لئے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی اسمبلی نے بیماریوں کے عالمی پھیلاوے سے بچاؤ کے لئے کئی قوانین بنائے ہیں اس کے علاوہ انسانی حقوق کے میثاقوں میں موجود حقوق (مثلاً خواراک، خاندانی صحت اور طبی تحقیق) کا شعور اجاگر کرنے کے لئے قراردادیں پیش کی ہیں۔ 194 ممالک ڈبلیوایچ او کے ممبر ہیں، ادارہ کے 6 علاقوائی اور 150 سے زائد ممالک میں دفاتر قائم ہیں اور عملہ کی تعداد 7000 سے زائد ہے۔ ادارہ کا 2016-2017 کا بجٹ 4400 ملین ڈالرز کے لگ بھگ ہے۔

(www.who.int)

6۔ شہری ہوا بازی کی بین الاقوامی تنظیم:

International Civil Aviation Organization (ICAO)

انٹریشنل سول ایوی ایشن آر گنائزیشن دنیا میں محفوظ، پائیدار، باقاعدہ اور مستے ذرائع آمد و رفت تک رسائی کے لئے شاگا گو کونپیشن کے ذریعے 1944ء میں بنائی گئی۔ ادارہ کے 7 علاقوائی دفاتر ہیں اور 191 ریاستیں اس کی رکن ہیں۔ ادارے کا سالانہ بجٹ تقریباً 5286 ملین ڈالرز ہے، اس کا ہدید کوارٹر مانٹریال (کینیڈا) میں ہے۔ اس مخصوص عالمی ادارے کے تحت عوام کے تحفظ کے لئے کئی معاملات سے متعلق اہم قوانین بنائے گئے مثلاً کسی ائیر کرافٹ کے ذریعے تیسری پارٹی کو ہونے والا نقصان، مسافروں کے سامان کی ذمہ داری، ائیر کرافٹ میں ہونے والے جرائم وغیرہ۔ ادارے نے فضا میں انواع اور دہشت گردی سے بچاؤ کے لئے اہم اقدامات تجویز کئے ہیں۔

(www.icao.int)



7- تجارتی املاک کی عالمی تنظیم:

World Intellectual Property Organization (WIPO)



14 جولائی 1967 کو ایک کنونشن کے

ذریعے شاک ہوم Stockholm میں

WIPO کی منظوری دی گئی اور اپریل 1970 میں

اس کا قیام عمل میں آیا۔ 1 ستمبر 1974 میں اسے اقوام

تحده کی خاص ایجنسی کا درجہ مل گیا ہے۔ اس کی بنیاد 1883 کے پیرس کنوینشن برائے صنعتی جانیداد کا تحفظ تھی جو کہ صنعتی املاک کے حقوق کی شکل میں ایک ملک کے شہر یوں کی تجارتی یید اوارکا دوسرا ممالک میں تحفظ کرنے والا پہلا بڑا عالمی معاهدہ تھا۔ 177 ریاستوں نے اس معاهدے کی توثیق کر دی ہے، جنوبی ایشیا سے مساوائے مالدیپ کے تمام ممالک اس کی توثیق کر چکے ہیں۔

1986 میں صنفین کے ادبی اور فنی کام کے عالمی تحفظ کا حق یقینی بنانے کے لئے ”برن (سو نمبر لینڈ) کنوینشن (معاهدہ) برائے تحفظ ادب و فن“ منظور کیا گیا۔ 174 ریاستیں اس معاهدے کی توثیق چکی ہیں، جنوبی ایشیا سے مالدیپ اور افغانستان کے علاوہ تمام ممالک اس کی توثیق کر چکے ہیں۔ WIPO کا مقصد پوری دنیا کی ریاستوں میں تعاون اور جہاں ضرورت ہو عالمی تنظیموں سے رابطہ کی بدولت تجارتی املاک کا تحفظ ہے۔

• WIPO ایسے کئی معاهدوں کو منیر کرتی ہے جو تجارتی املاک کے قانونی اور انتظامی پہلوؤں سے متعلق ہیں۔

• متعلقہ قوانین کو سادہ اور موافق بناتی ہے۔

• حکومتوں، تنظیموں اور خجی شعبے کو متعلقہ قانونی اور تکنیکی امداد فراہم کرتی ہے۔

1967 کے کنونشن میں ”تجارتی املاک“ کی تعریف ادبی، فنی اور سائنسی کام، فنکار کی پرفارمنس فوٹوگرامز اور فضائی نشریات، سائنسی ایجادات، صنعتی نمونے، ٹریڈ مارک، سروس مارک، تجارتی نام اور عہدے کے معنی میں کی گئی۔

WIPO کی جزو اسیبلی اور کافرنس تمام رکن ریاستوں سے مل کر بنتی ہے۔ اس کی ایک رابطہ کمیٹی ہوتی ہے۔ اس کا سیکرٹریٹ عالمی بیورو کہلاتا ہے جس کا سربراہ ڈائریکٹر جزو ہوتا ہے۔ 1994ء میں فریقین (غیر حکومتی) کے مابین تخلیقی املاک سے متعلق تجارتی جھگڑے نمٹانے کے لئے ایک شائی مرکز قائم کیا گیا۔ 191 ممالک WIPO کے رکن ہیں اور 1059 کے قریب عملہ اس ادارہ میں کام کرتا ہے۔ ادارہ کا سالانہ بجٹ 756.3 ملین سوئں فرانس کے قریب ہے۔ (www.wipo.int)

8۔ عالمی بnk گروپ World Bank

عالمی بnk گروپ میں مندرجہ ذیل پانچ ادارے شامل ہیں۔



- عالمی بnk برائے تعمیر نو اور ترقی (1945)

- عالمی ترقیاتی تنظیم (1960)

- عالمی مالیاتی کارپوریشن (1956)

- ادارہ برائے کثیر فرقی (Multilateral) سرمایہ کاری کی خانست (1988)

- کاروباری تباہات کے حل کے لئے عالمی مرکز (1966)

ان تمام اداروں کا مشترکہ مقصد غریب اقوام کی اقتصادیات (معیشت) کو مضبوط کرتے

ہوئے دنیا سے غربت کو کم کرنا ہے۔ ان کا عزم اقتصادی ترقی کے ذریعے لوگوں کا معیا زندگی بلند کرنا ہے۔ 189 ممالک ادارہ کے ممبر ہیں اور دنیا بھر میں اس کے 120 سے زائد دفاتر موجود ہیں۔

بنک کے بورڈ آف گورنریز میں تمام رکن ریاستوں کی نمائندگی ہے۔ عام امور ایگزیکٹو ڈائریکٹر ز کا بورڈ سرانجام دیتا ہے۔ جس کا سربراہ بنک کا صدر ہوتا ہے۔ عالمی بنک کی سب سے اہم اشاعت ترقی کی سالانہ عالمی رپورٹ ہوتی ہے۔ عالمی بنک کا عملہ تقریباً 100000 افراد پر

مشتمل ہے اور اس کا سالانہ انتظامی بجٹ تقریباً 2,524 ملین ڈالرز ہے۔

(www.worldbank.org)

(الف) عالمی بنك برائے تعمیر نو اور ترقی

International Bank for Reconstruction and Development (IBRD)

آئی بی آرڈی کے آئین کی دفعات 1944 میں بریلن وڈ کانفرنس میں منظور کی گئیں اور بnk نے 1946 میں کام شروع کر دیا۔ 189 ممالک اس ادارہ کے ممبر ہیں۔ بnk درمیانی آمدنی والے ملکوں اور ان غریب ملکوں کو جو قرضہ واپس کر سکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں قرضے اور ترقیاتی امداد فراہم کرتا ہے۔ ووٹ کا اختیار ممالک کے عطیات دینے سے مسلک ہے جس کا انحصار ان کی اقتصادی حالت پر ہوتا ہے۔ بnk اپنا 90 فیصد فنڈ اپنے حصص کو سرمائے کی بین الاقوامی منڈی میں فروخت کر کے حاصل کرتا ہے۔ ووڈ بnk کے 2017 کے 42 ملین ڈالرز کے امدادی قرضوں کی رقم میں سے 22 ملین ڈالرز IBRD کی طرف سے مہیا کئے گئے۔ یہ فنڈ ووڈ بnk کے مقصد نمبر دو یعنی دنیا سے 2030 تک غربت کی بدترین صورتوں کے خاتمے کے منصوبہ جات کے تصرف میں آئے۔ جو بگلہ دیش، ہیٹی، اردن، لبنان، ٹھگاسکر، کانگا اور بیلا اوروں میں چل رہے تھے۔ (www.worldbank.org/ibrd)

(ب) عالمی ترقیاتی تنظیم (IDA)

آئی ڈی اے بہت نرم شرائط پر دنیا کے ان غریب ترین ملکوں کو قرضے مہیا کرتا ہے جو آئی بی آرڈی سے قرضہ لینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس ادارے کے انتظام کی ذمہ داری بھی آئی بی آرڈی کے سپرد ہے۔ آئی ڈی اے نے قرضے (جنہیں کریڈٹ کہا جاتا ہے) زیادہ تر ان ممالک کو

دیئے ہیں جن میں سالانہ فی کس آمد نی 895 ڈالرز سے کم ہے۔ یہ کریڈٹ 25 سے 40 سال تک بغیر سود کے دیئے جاتے ہیں۔ صرف معمولی سی انتظامی لاغت اصل زر سے زیادہ وصول کی جاتی ہے۔ قرضے کی واپسی کا عمل 5 سے 10 سال کا عرصہ گزرنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔

آئی ڈی اے کے ذرائع کا بڑا حصہ حکومتوں کی طرف سے عطیات پر مشتمل ہے، 173 ممالک اس کے ممبر ہیں۔ یہ عطیات عام طور پر امیر ملکوں کی طرف سے ہوتے ہیں مگر کچھ ایسے ممالک سے بھی آئی ڈی اے کو عطیات ملتے ہیں جو آئی بی آر ڈی کے مقر وض ہیں۔ آئی ڈی اے ایک سال میں اوسطاً 5 سے 6 بلین ڈالرز کا قرض دیتا ہے یہ رقم خاص طور پر ان ترقیاتی منصوبوں کے لئے دی جاتی ہے جو لوگوں کی بنیادی ضروریات مثلاً پرائمری تعلیم، صحت کی بنیادی سہولیات، صاف پانی اور سیوریتھ سے متعلق ہوں۔ آئی ڈی اے ماحولیات کے تحفظ، انفارسٹریکچر کی تعمیر، کاروباری حالات کی بہتری اور معیشت کی ترقی کے لئے اصلاحات وغیرہ کے منصوبوں کے لئے بھی قرضے فراہم کرتا ہے۔ 1960 سے اب تک یہ ادارہ 345 بلین ڈالرز 113 ممالک کو فراہم کر چکا ہے۔ (ida.worldbank.org)

(ج) عالمی مالیاتی کارپوریشن (IFC)

آئی ایف سی ترقی پذیر ممالک میں بھی شعبے کے منصوبوں کے لئے کشیفر لیقی کاروباری قرضے مہیا کرنے والا سب سے بڑا ادارہ ہے، جو کہ 1956 میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ 120 سے زائد ممالک میں کام کرتا ہے اور 184 ممالک اس کے رکن ہیں۔ یہ بھی سرمایہ کاروں کی حصہ داری کے ساتھ ترقی پذیر ملکوں کے بھی شعبے میں کاروبار اور منصوبوں کے لئے رہنمائی اور سرمایہ فراہم کرتا ہے، اپنے مشاورتی کام کے ذریعے یہ داخلی اور خارجی بچتوں اور سرمایہ کاری کا بہاؤ بڑھانے کی خاطر موافق حالات پیدا کرنے کے لئے حکومتوں کی مدد کرتا ہے۔

یہ اپنے رکن ممالک میں سرمائی کی فعل مبنی اور پیداواری سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے ذریعے معاشی ترقی کے حصول پر زور دیتا ہے۔ آئی ایف سی خود صرف اس صورت میں سرمایہ

کاری کرتا ہے جب یہ منڈی میں موجود سرمایہ کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے اشد ضروری ہو جائے۔ یہ نجی سرمایہ کاروں کو ترغیب دینے اور متاخر کرنے کے لئے فعال کردار ادا کرتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کر کے یہ انہیں عملی طور پر دکھاتا ہے کہ یہاں سرمایہ کاری منافع بخش ہو سکتی ہے۔ عالمی بانک گروپ میں یہ ایک علیحدہ ادارہ ہے اور اس کے اٹاٹے آئی آرڈی سے الگ ہیں۔ اب تک یہ ادارہ 2000 سے زائد نجی شعبوں کے منصوبوں پر کام کر پکا ہے۔ 2014 میں آئی ایف سی کے نجی شعبے کے صارفین کے توسط سے دنیا بھر میں 2.5 ملین نوکریاں، 102 ملین افراد تک بھی، گیس اور پانی کی سہولیات، 250 ملین ڈالرز سے زائد چھوٹے بڑے قرضے، 17 ملین افراد کی بھی سہولیات اور 3.5 ملین طالب علم تک رسائی کو ممکن بنایا گیا۔ (www.ifc.org)

(د) ادارہ برائے کثیر فریقی سرمایہ کاری کی ضمانت (میگا)

Multilateral Investment Guaranteed Agency (MIGA)



میگا ترقی پذیر ممالک میں یوروپی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو غیر تجارتی خطرات جیسے کرنٹی کی تبدیلی، جائیداد کو ہتھیار نہیں، جنگ اور عوامی بغاوت کے خلاف ضمانت (انشورنس) مہیا کرتا ہے۔ یہ سرمایہ کاری کے موقع کے بارے میں معلومات عام کرنے میں مختلف ممالک کو تنقیقی امداد بھی مہیا کرتا ہے۔ 181 ممالک ادارہ کے رکن ہیں۔

میگا نے ترقی پذیر ممالک کے ضمن میں نمایاں کام کیا۔ 1988 سے آج تک میگا کی ضمانت پر تقریباً 28 ملین ڈالرز کی امداد دنیا کے مختلف ترقی پذیر ممالک کو فراہم کی گئی۔ (www.miga.org)

(ہ) کاروباری تنازعات کے حل کے لئے عالمی مرکز

International Center for Settlement of Investment Disputes (ICSID)

آئی سی ایس آئی ڈی حکومتوں اور غیر ملکی نجی سرمایہ کاروں کے درمیان سرمایہ کاری سے متعلق تنازعات پر سمجھوتہ کروانے کے لئے منصف کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ یہ حکومتوں اور غیر مالک کے شہریوں کے درمیان سرمایہ کاری کے بھگڑوں کو نہٹانے کے 1966 کے میثاق کے تحت قائم ہوا۔ اس کی توثیق 1961 ممالک کرچکے ہیں۔ عالمی مرکز سے معاملات میں مدد لینا رضا کارانہ عمل ہے لیکن جب عالمی مرکز کے کسی فیصلے پر دونوں فریق متفق ہو جاتے ہیں تو پھر کوئی بھی یک طرفہ طور پر اس سے منحرف نہیں ہو سکتا۔



عالمی بینک گروپ میں یہ ایک خود مختار ادارہ ہے اور اس کے تمام اراکین عالمی بینک کے بھی رکن ہیں۔ عالمی بینک کا صدر اس کی انتظامی کونسل کا سربراہ ہوتا ہے اور تمام رکن ممالک جنہوں نے اس کی توثیق کی ہے ان کا ایک ایک نمائندہ کونسل میں شامل ہوتا ہے۔

(icsid.worldbank.org)

9۔ عالمی تجارتی تنظیم (WTO)

قوموں کے درمیان تجارت کے عالمی قوانین پر کام کرنے کے لئے ڈبلیوٹی اور 1995 میں محصولات اور تجارت پر عمومی سمجھوتہ (GATT) کے تبادل کے طور پر وجود میں آئی۔ یہ ایک خصوصی ادارہ نہیں ہے لیکن اس کے انتظامات اور افعال کی انجام دہی میں اقوام متحده کا تعاون شامل ہے۔ اس میں بین الاقوامی تجارتی پالیسی کے لئے بنیادی قوانین 60 عالمی تجارتی معابدات کی شکل میں موجود ہیں۔

ڈبلیوٹی او سکرٹریٹ کے مطابق بین الاقوامی تجارتی نظام کے لئے مندرجہ ذیل اصول مرتب کئے گئے۔



WORLD TRADE
ORGANIZATION

- تجارتی ممالک میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر ملک کو پسندیدہ ملک کا درجہ دینا چاہیے۔
 - تجارتی پابندیاں ختم ہونی چاہیے۔
 - صحت مند مقابلے کی نفاذ کا فروغ ہونا چاہیے۔
 - تجارتی کریپشن کی روک تھام ہونی چاہیے۔
 - ملکی پیداوار اور برآمدات میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔
- اس نظام کو ترقی پذیر ممالک کے لئے زیادہ سودمند ہونا چاہیے۔ اور انہیں مستحکم کرنے کی خاطر عارضی طور پر وقت، مراءات اور اختیارات مہیا کرنے ہوں گے۔

ڈبلیوٹی او نے اب تک 190 سے زائد تجارتی تنازعات سلجھائے ہیں۔ یہ ادارہ 1986-94 تک ہونے والے یوراگوئے عالمی تجارتی معاهدات پر عمل درآمد کو بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ ڈبلیوٹی او کے دیباچے میں اس کے مقاصد کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے اس معاهدے کے اراکین یہ بات سمجھ لیں کہ ان کا تجارتی اور معاشی رشتہ اس نظریے کے تحت بنایا جا رہا ہے کہ رُکن ممالک میں لوگوں کی زندگی کو بہتر بنایا جائے، ملازمتوں کے بہتر موقع موجود ہوں، آمدنی اور طلب میں بذریع اضافہ ہو، اشیاء اور خدمات کی پیداوار اور تجارت کو بڑھایا جائے، دنیا کے وسائل کا بہترین استعمال کیا جائے اور اس استعمال کا مقصد دیر پا ترقی ہو۔ ماحول کی حفاظت کا بھرپور خیال رکھا جائے۔ اس مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے رُکن ممالک میں معاشی ترقی کی مختلف سطحوں کے مطابق اس نظریہ کو حقیقت بنانے کی اہمیت کے بارے میں آگاہی پیدا کی جائے۔

ڈبلیوٹی او کے رکن ممالک کی تعداد 164 ہے۔ ترقی پذیر ممالک اور سب سے کم ترقی یافتہ ممالک اس کی رکنیت کا 80 فیصد ہیں۔ اس کو چلانے والی وزارتی کانفرنس کا اجلاس ہر دوسال بعد ہوتا ہے۔ جب کہ معمول کے کام جزل کو نسل سرانجام دیتی ہے۔ سال 2017 کے لئے ڈبلیوٹی او کا بجٹ 197,203,900 میلیون سوئس فرانس ہے اور اس کا عامل 660 افراد پر مشتمل ہے۔ ادارہ کا دفتر جنپوا میں ہے۔ (www.wto.org)

10۔ عالمی ادارہ برائے ایٹمی توانائی

International Atomic Energy Agency (IAEA)

آئی اے ای اے نیوکلیائی توانائی کے پ्रامن استعمال کے لئے سائنسی اور تکنیکی تعاون کی خدمت سرانجام دینے والا حکومتوں کے مابین عالمی مرکزی فورم ہے۔ یہ عالمی نیوکلیائی منصوبوں کے لئے احتیاطی تدابیر اور قوانین پر عمل درآمد کی جانچ پر ہتھال کے مصدقہ پیانا بھی وضع کرتا ہے اس کا قیام 1957 میں اقوام متحده کی سرپرستی میں ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے عمل میں آیا۔ ادارے نے 168 رکن ریاستوں کے خودکفیل نیوکلیائی سائنسی پروگرام کو ترقی دینے میں تکنیکی امداد فراہم کی ہے۔ ادارے کا تقریباً آدھا کام خوارک، پانی، زراعت، صنعت، صحت، ماحولیات خاص طور پر بحری آلوگی سے متعلقہ منصوبوں پر مشتمل ہے۔



آئی اے ای اے حکومتوں کو بین الاقوامی معاهدوں کی تویش میں مدد دیتا ہے اور ان سے نیوکلیائی مادوں کو فوجی مقاصد کے لئے استعمال نہ کرنے کی غمانات لیتا ہے۔ تا حال یہ ادارہ 174 ممالک کے ساتھ سیف گارڈ معاہدہ کر پکا ہے۔ انتظامی امور کے لئے آئی اے ای اے جزل کانفرنس اور بورڈ آف گورنر گورنر گورنر پر مشتمل ہے۔ جزل کانفرنس میں تمام رکن ریاستوں کی نمائندگی ہوتی ہے اور اس کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ جب کہ بورڈ آف گورنر گورنر گورنر میں 35 رکن ریاستیں شامل ہیں۔

آئی اے اے کا عملہ 2,500 افراد پر مشتمل ہے، جن کا تعلق 100 ممالک سے ہے۔ ادارے کا سالانہ انتظامی بجٹ 500.6 ملین یوروز ہے۔ (www.iaea.org)

فڈر ز اور پروگرام:

1۔ پناہ گزینوں کے لئے اقوامِ متحدہ کا ہائی کمشنز:

United Nations High Commissioner for Refugee (UNHCR)

اقوامِ متحدہ کے پناہ گزینوں کے لئے ہائی کمشنز کا عہدہ 14 دسمبر 1950 کو جزءِ اس بیانی کے ذریعے اقوامِ متحدہ کے پناہ گزینوں کے ہائی کمشنز کے ادارے کے ساتھ وجود میں آیا۔ ہائی کمشنز اقوامِ متحدہ کی جزوی اس بیانی کو اقتصادی اور معاشرتی کونسل (ایکوسوک) کے ذریعے سالانہ رپورٹ پیش کرتا ہے۔ اس ادارے کا آئین کہتا ہے کہ "اقوامِ متحدہ کی جزوی اس بیانی کے منتخب ہائی کمشنز کا کامل طور پر غیر سیاسی اور معاشرتی بنیادوں پر ہوگا"۔

اس کے آئین کے پیر اگراف (1) میں بیان کیا گیا ہے کہ پناہ گزینوں کو بین الاقوامی تحفظ فراہم کرنا اس ادارے کا فرض ہے۔ پیر اگراف 9,8 اور 10 کے مطابق یہ ادارہ پناہ گزینوں کے تحفظ کے بین الاقوامی معاهدوں کی توثیق کرنے، ان کی پاسداری کی ترغیب دینے اور بوقتِ ضرورت متعلقہ معاهدات میں ترمیم کی سفارشات کرتا ہے۔ پناہ گزینوں کوئی آبادی میں گھل مل کر رہنے یا اس کی سر پرستی میں دینے کی حکومتی اور غیر حکومتی کوششوں کو آگے بڑھاتا ہے۔ یہ پناہ گزینوں کی فلاج و بہود کے لیے کی جانے والی مختلف غیر حکومتی کوششوں میں تعاون اور رابطے کا کام بھی کرتا ہے۔

حالیہ برسوں میں پناہ گزینوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافے اور مسئلے کی پیچیدگیوں میں ڈرامائی انداز میں تبدیلی کے ساتھ ہائی کمشنز کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ان بے گھر افراد کی مدد کرنا جو پناہ گزینوں جیسے حالات کا شکار ہوں، لوگوں کی اس جگہ واپسی کو روکنا جہاں ان کے لئے خطرہ ہوا، انہیں کم از کم عارضی پناہ گزین کا درجہ دلوانا اور سمندری تباہی سے بچاؤ کے

لئے کئے گئے اقدامات کی نگرانی کرنا وغیرہ۔ آج کل یو این ایچ سی آر 7.7 ملین ڈالرز سالانہ بجٹ اور 6,960 افراد پر مشتمل عملہ کے ساتھ 130 ممالک میں امداد فراہم کر رہا ہے۔ 2016ء کے آخر کے اعداد و شمار کے مطابق 67.75 ملین افراد اس ادارہ کی نگرانی میں پناہ گزین ہیں۔ (www.unhcr.org)

2۔ بین الاقوامی مالیائی فنڈ (IMF)



- 1944ء میں بریٹن وڈ کانفرنس میں قائم ہونے والا بین الاقوامی مالیائی فنڈ تعاون میں سہولت کاری کرتا ہے۔
- شرح مبادلہ کے استحکام اور زر مبادلہ کے تعین کا انتظام کرتا ہے۔
- ادائیگیوں کے کثیر فریقی نظام کو قائم کرنے اور غیر ملکی زر مبادلہ میں حائل رکاوٹوں کے خاتمے میں مدد کرتا ہے۔ رُکن ممالک کی ادائیگیوں کے توازن (Balance of Payments) میں بے قاعدگیوں کو درست کرنے کے لئے انہیں عارضی طور پر مالی امداد دیتا ہے۔
- بنیادی طور پر آئی ایم ایف کے مالی ذرائع اس کے 189 رُکن ممالک کی طرف سے دیئے گئے عطیات (کوٹھ) پر مشتمل ہیں۔ آئی ایم ایف کے پاس اپنے رُکن ممالک کے لئے (SDR) Special Drawing Rights کیا کرنے اور انہیں تقسیم کرنے کا کامل اختیار ہے۔ رُکن ممالک کی معیشت کے نسبت (Relative) جنم کے مطابق انہیں کوڈ دیا جاتا ہے۔

آئی ایم ایف کا اہم مالیاتی کردار ان ممالک کو عارضی طور پر کریڈٹ دینا ہے جو ادائیگیوں کے توازن میں مشکلات کا شکار ہوں۔ اس کے عوض یہ ممالک ان مشکلات کا باعث بننے والے مسائل کی درستگی کے لئے اصلاحات کرتے ہیں۔ آئی ایم ایف کے رُکن ممالک جو رقم ادھار لے

سکتے ہیں اس کی عدالت کے کوئی متناسب ہوتی ہے۔ کم آمد نی والے ممالک کو آئی ایم ایف بہت نرم شرائط پر بھی قرض دیتا ہے۔

آئی ایم ایف کو چلانے والے بورڈ آف گورنر (جس میں تمام رکن ممالک کی نمائندگی ہوتی ہے) کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔ معمول کی کارروائی میں راہنمائی کے لئے 24 اراکان پر مشتمل ایگزیکٹو بورڈ کو عارضی کمیٹی سے ہدایات ملتی ہیں۔ 148 ممالک سے 2700 افراد پر مشتمل آئی ایم ایف کے سٹاف کی سربراہی کرنے والے میجنس ڈائریکٹر کا انتخاب ایگزیکٹو بورڈ کرتا ہے۔ اس کا سالانہ انتظامی بجٹ تقریباً 668 بلین ڈالر ہے۔ آئی ایم ایف سال میں ایک مرتبہ World Economic Outlook اور سماں کی عامی منڈی پر پورٹ شائع کرتا ہے۔ (www.imf.org)

3۔ اقوام متحده کا ترقیاتی پروگرام

United Nations Development Programme (UNDP)



1965 سے قائم شدہ اس ادارے کے دنیا بھر میں 170 دفاتر ہیں، عملے کے علاوہ 160 ممالک سے 6000 رضا کار ادارہ کے ساتھ مسلک ہیں نیز ادارے کے 4,743 منصوبے 155 ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ 36 اقوام کے نمائندگان پر مشتمل اس کا ایگزیکٹو بورڈ باری سے بنتا ہے۔ اقوام متحده کی پیشتر ترقیاتی سرگرمیاں اسی پروگرام کے تحت عمل میں آتی ہیں۔ اقوام متحده کی ممبر ریاستیں اور پکھ ادارے اسے فنڈ رفرانہ کرتے ہیں۔

UNDP کے تین خاص مقاصد ہیں:

- پاسیدار انسانی ترقی اور اس مقصد کے لئے اقوام متحده کے ادارے کے استحکام کے لئے کام کرنا۔
- ادارے کے ذرائع کو انسانی ترقی، غربت کے خاتمے، ماحولیات، روزگار اور خواتین کی ترقی کے لئے استعمال کرنا۔

• پائیدار انسانی ترقی کے لئے بین الاقوامی تعاون کو یقینی بنانا۔

یوائیں ڈی پی کی چھ خاص ترجیحات میں جمہوریت، غربت میں کمی، ہنگامی صورتحال سے بچاؤ اور بحالی، تو انکی اور ماحولیات، ذرائع ابلاغ کی ترقی اور ایڈز سے بچاؤ شامل ہیں۔ یوائیں ڈی پی کا سالانہ بجٹ تقریباً 5 بلین ڈالرز ہے۔ یہ اقوام متحده میں ترقی کے لئے سب سے بڑی گرانٹ مہیا کرتا ہے۔ (www.undp.org)

4۔ اقوام متحده کا فنڈ برائے آبادی (UNFPA)



ترقبہ پذیر ممالک کی بے تحاشا بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل حل کرنے کے لئے مدد دینے والی اقوام نے سب سے زیادہ رقم 1969 سے قائم اس ادارے کے توسط سے دی ہیں۔ یہ ادارہ 150 ممالک میں کام کر رہا ہے۔ یوائیں ایف پی اے کے تمام فنڈ زرضا کارانہ دیئے جاتے ہیں جو کہ اقوام متحده کے باقاعدہ بجٹ کا حصہ نہیں ہوتے۔ اس ادارے کا سالانہ بجٹ 979 ملین ڈالرز کے لگ بھگ ہے۔

یہ ادارہ مندرجہ ذیل مقاصد کے حصول کے لئے کام کرتا ہے۔

• پسمندہ ممالک میں پائیدار ترقی کے لئے آبادی سے متعلق پالیسیاں بنانا اور ان ملکوں کے انفرادی انتخاب کے مطابق ان میں معیاری تو لیدی صحت اور خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کے لئے مدد دینا۔

• 1994 کی بین الاقوامی کانفرنس برائے آبادی اور ترقی (ICPD) نے 1999 میں اقوام متحده کی جزوی اسلامی میں سفارش کردہ حکمتِ عملی کو فروغ دینا۔

• شماریاتی اہداف کے حصول کی بجائے مردوں اور عورتوں کی فردی ضروریات کے پورا ہونے پر

زور دینا جس کا مقصد و مکن ایمپاورمنٹ اور خواتین کیلئے تعلیم، صحت اور روزگار کے وسیع تر موقوع کا حصول ہے۔

• آبادی اور ترقی، تولیدی صحت، صنفی مساوات اور ویکن ایمپاورمنٹ جیسے ایشوز پر کام کرنے کے لئے اقوام متحده کے اداروں، مختلف ایجنسیوں، سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں اور بھی اداروں میں تعاون اور رابطے کو فروغ دینا۔

یوائین ایف پی اے کسی ملک کی درخواست پر مدد فراہم کرتا ہے۔ لیکن آبادی اور ترقی کے باہمی تعلق کے باوجود ہر ریاست پالیسی سازی کے لئے اپنی سمت کا تعین خود کرتی ہے۔

(www.unfpa.org)

5۔ اقوام متحده کا ادارہ برائے صنفی مساوات اور بہبود نسوان

UN Women Entity for Gender Equality and Women

Empowerment



1985ء میں اقوام متحده کے نظام میں یونیٹیم کا اضافہ جzel آسٹریلی کی قرارداد 125/39 کے تحت ہوا۔ جولائی 2010ء اقوام متحده کے چار اداروں کو اکٹھا کر کے انہیں UN Women کا نام دیا گیا، جس میں یونیٹیم بھی شامل ہے۔

- ڈویژن فاردا ایڈ و انسمنٹ آف وومن (DAW)
- انٹرنیشنل ریسرچ اینڈ تریننگ انسٹیٹیوٹ فاردا ایڈ و انسمنٹ آف وومن (INSTRAW)
- آفس آف دا سیشل ایڈ و اائز رآن جینڈر الیشوز اینڈ ایڈ و انسمنٹ آف وومن (OSAGI)
- یونا یونیٹیشنز ڈبلیپنٹ فنڈ زفار وومن (UNIFEM)

UN Women کے قیام کا مقصد اقوام متحده کے اصلاحاتی ایجنسیز کے ثبت اثرات، وسائل اور مینڈیٹ کو اکٹھا کرنا اور عالمی سطح پر خواتین کو با اختیار بنانا اور صنفی مساوات کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کروانا ہے۔ اس ادارے کے علاقائی پروگرام ایڈ و اائز رزلکی اور برا عظمی سطح پر اس کے پر اجیکٹ چلاتے ہیں۔ (www.unwomen.org)

6۔ اقوام متحده کا پروگرام برائے محولیات

United Nations Environment Programme (UNEP)

اس پروگرام کا قیام 1972 میں جزل اسمبلی کی قرارداد 2997 کے تحت عمل میں آیا۔ اقوام متحده کی 193 ممبر ریاستیں اس ادارہ کی بھی ممبر ہیں۔ 58 ریاستی نمائندوں پر مشتمل ایک کونسل دنیا میں محولیات کا تجویز کرنے کے ساتھ ساتھ اس پروگرام کی ترجیحات کا تعین کرتی اور بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔ نیروی (کینیا) میں واقع اس پروگرام کی کونسل کے افراد کا انتخاب جزل اسمبلی 4 سال کے لئے کرتی ہے۔ اس پروگرام کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔



- محولیات کا عالمی سطح پر جائزہ لینا اور ایشوز کا تعین جہاں بین الاقوامی تعاون کی ضرورت ہو۔
- محولیات کے بارے میں بین الاقوامی قوانین کی ترویج۔
- محولیات کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے سائنسی معلومات کی فراہمی اور تعلیم و تربیت کا بندوبست۔

اس پروگرام کی زیادہ تر سرگرمیاں عوام میں محولیات کے بارے میں شعور و آگئی پیدا کرنے سے متعلق ہیں۔ یوائی ای پی کا سالانہ بجٹ 34.96 ملین ڈالر کے لگ بھگ ہوتا ہے اور اس کے اہلکاروں کی تعداد 680 ہے۔ (www.unep.org)

7۔ اقوام متحده کا فنڈ برائے اطفال

11 دسمبر 1946 کو اقوام متحده کی جزل اسمبلی نے اقوام متحده کا ایرجمنسی فنڈ برائے اطفال قائم کیا۔ یہ ادارہ 190 ممالک میں استھنا اور تشدد کا شکار ہونے والے بچوں اور

جو انوں کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ بلا امتیاز نسل، رنگ، قوم اور سیاسی و ابتدگی ضرورت مند بچوں کی مدد کرتا ہے۔ 1950 سے یہ ترقی پذیر ممالک میں بچوں اور ماڈل کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے طویل عرصے کی منصوبہ بندی کی حکمت عملی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اسی لئے 16 اکتوبر 1953 کو جریل اسٹبلی نے اس کا نام ”اقوامِ متحده کا فنڈ براءَ اطفال“ رکھ دیا۔

جناب آئی اے رحمان بتاتے ہیں کہ اس

 ادارے کے قائم رہنے میں معروف مزاں نگار اور اقوامِ متحده میں پاکستان کے سفیر پھر سنجاری کا بڑا

کردار ہے۔ جو اس وقت یونیسیف کے اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے اس ادارے کو ختم کرنے کی بجائے اس کے دائرة کا روکوڑھانے پر زور دیا۔ یوں تیسرا دنیا کے ممالک میں بچوں کو یونیسیف کی خدمات میسر آگئیں۔ اس کا بنیادی مقصد بچوں کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ترقی پذیر ملکوں کی حکومتوں کی مدد کرنا ہے۔ اس کی بنیادی اپروچ کے مطابق بچے ترقی سے فائدہ اٹھانے والے ہی نہیں، ترقی کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔

اس لئے پائیدار معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ بچوں کی ترقی کے لئے پالیسیاں بنائی جائیں۔ یونیسیف کے پروگرام دنیا بھر میں چل رہے ہیں اور اس طرح یہ اقوامِ متحده کے نظام میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کا ایگزیکٹو بورڈ پالیسیاں وضع کرتا، پروگرام بنتا اور اخراجات کی منظوری دیتا ہے۔ بورڈ کا سربراہ ایگزیکٹو بورڈ اس کے کہلاتا ہے اور اس کا ہیڈ کواٹر نیویارک (امریکہ) میں ہے۔

بچوں کے حقوق کے عالمی بیشاق (1989) پر پوری طرح عمل درآمد کے لئے ایک متھرک عامل کا کردار ادا کرتا ہے۔ یونیسیف کو 1965 میں امن کا نوبل انعام ملا۔ یونیسیف اربوں کے عطیات جمع کرتا اور ہزاروں الہکاروں اور رضاکاروں کی مدد سے منصوبے چلاتا

ہے۔ یونیسیف نے افغانستان اور پاکستان میں خاص طور پر پولیو کے خاتمے کی مہم میں 53 خطرناک اضلاع اور حالات میں حصہ لیا ہے اور پُر عزم ہے کہ 2019 تک دنیا میں پولیو کے خاتمے کا ہدف پورا کرنے میں کامیابی ہوگی۔ پاکستان میں یونیسیف کی کوششوں سے پولیو ویکسین سے محروم بچوں کی تعداد (2013 میں پانچ لاکھ) میں خاطرخواہ کی ہوئی جو 2015 تک 16,000 رہ گئی تھی۔ (www.unicef.org)

مندرجہ بالا خاص اور ذیلی اداروں کے علاوہ اقوام متحده کے کئی ادارے اور تنظیموں ہیں جن کا برادرست تعلق تو امن اور انسانی ترقی سے ہے لیکن انسانی حقوق کے حوالے سے بھی مفید ہیں۔ ان میں سے چند ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- یوائیں سی ایچ ایس (Habitat) انسانی آبادکاری کے لئے اقوام متحده کا مرکز
- 2- یوائین آئی ٹی اے آر (UNITAR) ٹریننگ اور یورپی ریچ کے لئے اقوام متحده کا انسٹی ٹیوٹ
- 3- یوائین یو (UNU) اقوام متحده کی یونیورسٹی
- 4- ڈبلیو ایف پی (WFP) عالمی پروگرام برائے خوراک
- 5- جرام اور نشیات کی روک تھام کے لیے اقوام متحده کا ادارہ (UNODC)
- 6- تجارت اور ترقی سے متعلق اقوام متحده کی کانفرنس (UNCTAD)
- 7- فلسطینی مہاجرین کی امداد کے لیے اقوام متحده کی ایجنسی (UNRWA)

اقوامِ متحده اور جمہوریت

جب اقوامِ متحده کا قیامِ عمل میں آیا اس وقت جمہوریت کی کسی ایک تعریف اور نظام پر اتفاقِ رائے نہ تھا اور یہ مشکل بھی ہوتا۔ ایک طرف برطانیہ کی آئینی بادشاہت تھی جو اس وقت موجودہ جمہوریتوں میں سب سے پرانی ہے۔ اسی طرح سرمایہ دارانہ جمہوریت اور سو شلسٹ جمہوریت میں طریقہ کار معیارات کا فرق انہاؤں کی سطح پر تھا۔ صدارتی نظام زیادہ جمہوری ہے یا پارلیمنٹی۔ ان ساری باتوں کے پیش نظر اقوامِ متحده کے اتحاد کو ممکن بنانے کے لیے اقوامِ متحده میں جمہوریت کو بطورِ نظام کسی تعریف سے منسلک نہیں کیا گیا بلکہ شہری آزاد یوں اور حقوق کے معیارات طے کرنے اور ان کے فروغ کا کام کیا گیا جو مختلف اعلامیوں، معاهدات کے علاوہ اقوامِ متحده کی مختلف قراردادوں اور افعال میں نظر آتا ہے۔

دنیا میں جمہوریت کے حوالہ سے چند معیارات اور روایات پر اتفاقِ رائے پایا جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اقوامِ متحده کے اداروں نے ان کے فروغ کے لیے کام کیا ہے۔ 2006ء میں اقوامِ متحده کے فنڈ براۓ جمہوریت کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ قبل غور بات ہے کہ جزءِ اسیبلی میں کچھ حکومتوں نے اس فنڈ کے متعلق تجویز دی کہ اسے محض حکومتوں کے لیے مخصوص کر دیا جائے اور اس کے تحت غیر سرکاری تنظیموں کی طرف سے کسی منصوبے کو وسائل نہیں دیئے جائیں۔ اس قرارداد میں پاکستان کا سرکاری وفد بھی تجویز کنندگان میں شامل تھا، لیکن اس تجویز کو قبول نہ کیا گیا۔

انتخابات کی نگرانی:

1989ء سے اقوامِ متحده کے امور میں عام انتخابات کی نگرانی کے کام کا اضافہ اُس وقت ہوا جب جمہوریہ نیپیڈیا (افریقہ) ایک چناؤ کے ذریعے آزاد ملک بناتے ہے۔ اسے اقوامِ متحده کی ممالک کی درخواست پر انتخابات کی نگرانی میں شامل ہوا۔ نکارا گوا اور ہیٹھی (1990ء)، انگولا، کمبودیا (1993ء)، ایلسلیو اڈور، جنوبی افریقا اور موزمبیق (1994ء) مشرقی سیلے

دونا (کروائیشا) اور لاہوریا (1997) کے انتخابات اور اس کے علاوہ 1993 میں اریٹریا اور 1999ء میں مشرقی تیمور میں استصواب رائے اقوامِ متحده کی نگرانی میں ہوئے۔ اس کے علاوہ افغانستان (2004-2005) اور ایران (2005) میں اقوامِ متحده نے انتخابات کے دوران معاون کا کردار ادا کیا۔

اقوامِ متحده کسی ملک کے انتخابات وغیرہ میں کس حد تک اپنا کردار ادا کرے اس بات کا انحصار قطعی طور پر متعلقہ ملک کی انتظامیہ یا سلامتی کو نسل کی درخواست پر ہوتا ہے۔ تکنیکی تعاون کے حوالہ سے اقوامِ متحده نے اب تک انتخابات میں مختلف امور سرانجام دیئے ہیں۔ جس میں ایک مبصر کے لحاظ سے انتخابی مہم کا جائزہ، وظوں کے اندر اراج اور گفتگی کی نگرانی اور جائزہ لینا شامل ہے۔

مبصرین آخر میں ایک بیان کے ذریعے سارے انتخابی عمل پر اپنی رائے کا اظہار بھیجی کرتے ہیں۔ اقوامِ متحده کے مختلف ادارے مل کر یہ کام کرتے ہیں اور جز اسی میں سیاسی امور کے شعبے میں "انتخابات میں معاونت کا ڈویژن" بنایا گیا ہے جو رابطہ کا کام کرتا ہے۔ 1999 سے 2017 تک 100 ممالک ان سہولیات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ جن میں انتظامی امداد، الیکشن کے عملی کی تربیت، کمپیوٹر کا استعمال اور دیگر تکنیکی معاونت شامل ہے۔ یوائین ڈی پی کا ادارہ اس سلسلے میں خاص اعوال کردار ادا کر رہا ہے۔ پاکستان میں بلدیاتی انتخابات 2001، 2005، 2015، 2017 اور 2013ء کے عام انتخابات کے لیے یوائین ڈی پی نے قبلِ قدر وسائل حکومت پاکستان اور الیکشن کمیشن کو مہیا کئے۔ اس کے علاوہ ہائی کمشنز برائے انسانی حقوق کے دفتر نے کئی ممالک میں انتخابی قوانین اور ضابطے بنانے، حقوق کے متعلق آگہی کے فروغ اور تربیت کے کام میں حصہ لیا ہے۔

انسانی حقوق اور اقوام متحده سے متعلق اہم سوالات اور جوابات

1- انسانی حقوق کی تعریف کیا ہے؟

ج: انسانی حقوق کی ایک جامع تعریف یہ ہے۔

”یہ وہ اصول، ضابطے اور قانون ہیں جو بلا کسی امتیاز کے تمام انسانوں کو تحفظ اور آزادیوں کی ضمانت دیتے ہیں۔“ گویا انسانی حقوق اپنی ترکیب میں کچھ بنیادی تحفظ اور آزادیاں ہیں۔ مثلاً قانون کے مطابق کارروائی کا تحفظ، جان و مال کا تحفظ اور آزادیوں مثلاً سیاسی عمل میں شرکت کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی، تحریر و تقریر کی آزادی وغیرہ۔ کسی حق کا انسانی حق کھلانے کی شرط یہ ہے کہ وہ بلا امتیاز ہو اور یہ دنیا کے قوانین (مقامی یا بین الاقوامی)، ضابطوں اور راجوں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ آج کل انسانی حقوق ایک جدید معاشرتی علم بھی ہے۔ یہ بطور مضمون دنیا بھر میں تعلیم و تدریس کا حصہ ہیں۔

2- کیا انسانی حقوق کی سوچ اور معیارات مغربی ہیں؟

ج: اگر اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ تاریخ انسانی میں معاشروں اور تہذیبوں نے علوم و فنون میں ایک دوسرے سے استفادہ کیا ہے۔ تو یوں علوم، معیارات اور سوچ انسانوں کا مشترک کر اٹا شہ بنا جاتے ہیں۔ جس طرح دنیا کے ایک کونے سے ایجاد ہونے والی اشیا دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہیں اور انسانوں کو اسے استعمال کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اس طرح اصول کی حد تک یہ بات درست ہے کہ اچھی سوچ کو اپنانے میں کوئی ہرج نہیں چاہے وہ کہیں سے بھی آئی ہو لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ انسانی حقوق کی سوچ ابھارنے میں اہل مشرق کا بھی خاطر خواہ حصہ ہے جیسے انسانی حقوق کے عالمگیر اعلامیہ کی تدوین میں جن تین ماہرین نے بنیادی کام کیا ان میں دو کا تعلق ایشیا (چین) اور مشرق وسطیٰ (لبنان) سے تھا۔ اسی طرح پاکستان سے سرفراز اللہ اور پطرس بخاری نے اقوام متحده کے ابتدائی

سالوں میں جس وقت انسانی حقوق کی ابتدائی دستاویزات تیار کی جا رہی تھیں، ان میں بھر پور حصہ لیا۔ پاکستان نے خاص طور پر بچوں کے حقوق کے معابرے (منظور کردہ 1989ء) کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس میں مسودے پر بحث اور حکومتوں کو اس معابرے کو منظور کرنے کے لیے آمادہ کرنا شامل تھے۔ لہذا یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسانی حقوق کے قوانین اور معیارات ایک بین الاقوامی سوچ کی نمائندگی کرتے ہیں۔

3- انسانی حقوق اور مذاہب کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

ج: انسانی حقوق کے معیارات میں مذہبی آزادی ایک بہت نمایاں حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن انسانی حقوق کے اصول اور ضابطے بناتے وقت کسی ایک یا زیادہ مذاہب سے برداہ راست استفادہ نہیں کیا گیا۔ اس کی بجائے انسانی تاریخ (تجربہ) اور شعور کو استعمال کیا گیا ہے جس کے ارتقا میں یقیناً مذاہب کا کردار رہا ہے۔ اس وقت انسانی حقوق کے فریم ورک کوئی مذاہب کے افراد، جماعتوں اور نمائندوں کی حمایت حاصل ہے۔ لیکن اس کو انفرادی یا مشترکہ حمایت سے مشروط نہیں کیا گیا۔ انسانی حقوق کی مباحثت میں انسانوں کے پس منظر (مذہبی، سماجی، معاشی اور دیگر) سے اور ابادت کی جاتی ہے لہذا قطع نظر کہ کسی کا عقیدہ کیا ہے، اس کے عقیدے کا احترام انسانی حقوق کا اصول قرار پاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چونکہ آج کل سماجی تحقیق کا دور ہے۔ اگر کسی عقیدے کے لوگوں کا ذکر آئے گا تو وہ ایک سماجی اکائی یا گروہ کے طور پر ہو گا نہ کہ اس کے عقائد زیر بحث لائے جائیں۔ البته ان کے سماجی میل جوں اور رویے کا ذکر آ سکتا ہے۔

4- کیا انسانی حقوق مختلف مذاہب کے ذریعے انسانوں تک آنے والے ضابطہ ہائے حیات سے الگ اور بہتر معیارات ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ان کی کیا ضرورت ہے؟

ج: جس طرح کسی ملک کا آئین بنیادی اصول طے کرتا ہے اور قانون سازی کے طریقہ کار اور حدود تعین کرتا ہے پھر اس کی روشنی میں لا تعداد قوانین بن سکتے ہیں جو وقت کی ضرورت کے

مطابق ہوتے ہیں۔ اس طرح ملک اور معاشرے اپنی نمو کے دروازے کھلے رکھتے ہیں کیونکہ بدلتے وقت کے ساتھ پرانے قوانین غیر موزوں بھی ہو جاتے ہیں مئے قوانین بنانے پڑتے ہیں۔ مثلاً بريطانیہ کے دور سے ایک قانون پاکستان میں آیا جو ہاتھیوں کے تحفظ کے بارے میں ہے۔ آج کل پاکستان میں ہاتھی صرف چڑیا گھر میں ہوتے ہیں۔ پرانے زمانے میں عام گھومتے پھرتے تھے لہذا اب قانون بننے کا تو چڑیا گھر کو سامنے رکھ کر بنایا جائے گا۔ عام لوگوں کا نہ ہاتھیوں سے اور نہ ہی ایسے قانون سے واسطہ ہوگا۔ ہر مذہب اپنے پیروکاروں کے لئے اخلاق و کردار کی راہنمائی کرتا ہے لیکن اس کی روشنی میں اپنے لئے زندگی کے اسلوب کا چنانہ کرنا ایک الگ بات ہے۔ دوسری طرف انسانی حقوق قانون سازی کے تاریخی اور متعدد تجربات کے بعد ایسا نچوڑ ہیں جن پر زیادہ تر ممالک اور مختلف پس منظر کے افراد کا اتفاق رائے ہے۔ ایک کثیر المذہب دنیا میں جہاں ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہے وہاں الگ الگ مذہبی فکر اور روایات کے باوجود کچھ مشترکہ معیارات کا تعین ایک منطقی بات ہے۔ انسانی حقوق کی سوچ اور منطق بھی یہی ہے۔

5۔ انسانی حقوق اور ضروریات زندگی میں کیا فرق ہے؟

ج: انسانی حقوق ہر انسان کی ضرورت ہیں لیکن اکثر ماہرین ضروریات زندگی کو حقوق سے الگ چیز کردا نتے ہیں کیونکہ ضروریات زندگی کے اعتبار سے مشترکہ معیارات کا تعین کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ ایک وقت میں کسی انسان کی ضرورت روٹی ہے تو دوسرے لمحے نیند کچھ عرصے تک روٹی نہ ملے تو انسان کی زندگی خطرے میں پریسکتی ہے اور کسی کیفیت میں نیند نہ آنا اس کی زندگی کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ لہذا ضروریات کی فہرست بہت لمبی ہو سکتی ہے اور چونکہ ضروریات کا تعین مختلف معاشی، سماجی، نفسیاتی، افرادی، طبعی اور دیگر کیفیات کے ناطے ہوتا ہے لہذا ان کو حقوق سے الگ رکھا گیا ہے۔ مثلاً انسانی حقوق کے اعلامیہ میں روٹی کپڑا اور مکان نہیں ہے لیکن روزگار کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ انسان کے پاس روزگار ہو تو پھر وہ خود تعین کرے کہ اسے پہلے کیا چاہیے اور بعد میں کیا۔

6۔ فلاجی، ترقیتی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے مقاصد اور طریقہ کار میں کیا فرق ہے؟

ج: انسانی بھلائی کے کام کرنے والی تنظیمیں جو آسودہ حال لوگوں سے چندہ یا اشیا کھٹک کر کے حاجتمندوں میں تقسیم کرتی ہیں تقریباً سبھی معاشروں میں بڑی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ یہ سوچ فوری اور ہنگامی نوعیت کی ضروریات پورا کرنے میں بڑی اہم اور رضا کار نہ کام کی بڑی عمدہ روایت ہے۔ گلی محلے میں پانی کی سبیل سے لے کر ان کی خدمت کا دائرہ عبدالستار ایدھی کی ایجو بیس گاڑیوں اور مرٹریا کے قائم کردہ پیغم خانوں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہن الاقوامی سطح پر ریڈ کراس، ریڈ کریسینٹ اور سکاؤٹ تنظیم اس کی جدید اور منظم اشکال ہیں۔ روڑری کلب اور ایس اولیس اولیس تنظیم بھی انہی خطوط پر کام کرتے ہیں۔ ان کو چیرٹی یا فلاجی تنظیمیں کہتے ہیں۔ اس اپروچ میں چند کمزوریوں کے باعث ایک نئے طریقہ کار کو پانیا گیا ہے جسے جامع ترقی کی سوچ کہا جاتا ہے۔ فلاجی طریقہ کار میں جن کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی وہ مندرجہ ذیل تھیں۔

ا۔ حاجتمند ہمیشہ حاجتمند رہتا ہے اور صدیوں کی خیرات اور کھربوں روپوں کا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہونا بھی سماجی رشتہوں یا معیار زندگی میں تبدیلی کا باعث نہیں بنتا۔

ب۔ باوجود کہ کسی انسان کو مشکل میں دیکھ کر مدد کے جذبے سے سرشار ہو جانا فطری بات ہے لیکن بغیر کسی ادارتی انتظام اور چیک اینڈ بیس کے اس جذبے کے معاشرتی اطلاق میں انحصار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ معاشرے کا ایک حصہ ہنچی طور پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردار ہتا ہے۔ پیر اسائٹ بن جاتا ہے اور پیداواری عمل سے باہر رہتا ہے۔

ج۔ پاکستان جیسے ملک میں بھکاریوں کی فوج کو بیجتے۔ یہ لوگوں کے نیکی کے جذبات کا استعمال کرنے کے لئے کیا کیا ناٹک نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا کہ ایک تو بھیک مانگنا باقاعدہ پیشہ اور رویہ بن جاتا ہے، دوسرے کچھ لوگ جو درست امداد کے مستحق ہوتے ہیں وہ بعض مرتبہ

تغافل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

د۔ فلاح کی اس شکل میں جو سرگرمیاں ہوتی ہیں اس سے معاشرے میں اونچ نیچ جوں کی توں رہتی ہے۔ اس لئے نئے اور پرانے صاحبانِ ثروت سمیت سرکاری مشینیزی ایسی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لیکن کسی ایسے پروگرام کی ضرورت باقی رہتی ہے جس سے مجاہوں کی مقابجی کو طویل مدت کے لئے یا مکمل طور پر ختم کیا جاسکے۔

ان اعتراضات کے ناطے ایک نئی سوچ ابھری، جس میں جامع ترقی کو مقصد بنا یا گیا جو مالی اور سماجی اعتبار کے علاوہ ڈھنی بلوغت کی طرف لے جائے، جس سے لوگ اپنے فیصلے کرنا خود سیکھیں۔ اس طریقہ کار کا ایک خاص نظرہ یہ تھا کہ ”مچھلی پکڑ کر دینے کی بجائے مچھلی پکڑنا سکھایا جائے۔“ پاکستان میں اس ماذل کے کامیاب تجربوں میں اور گلی پانٹ پراجیکٹ کے علاوہ این آرالیں پی اور آغا خان فاؤنڈیشن کے کئی منصوبے ہیں۔ کاریتاں پاکستان بھی ایسے کئی کامیاب منصوبے چلا چکی ہے۔

جنوبی ایشیا میں سب سے نمایاں مثال بغلہ دلیش کے گرامین بنک کی ہے جو کچھ وسائل مہیا کر کے خود انحصاری گلیے کے ذریعے ایک خاطرخواہ کامیابی، غربت کے خاتمے، مہارتؤں اور روزگار کے پھیلاؤ کے ضمن میں حاصل کر چکے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ وہ سرگرمیاں ہیں جو عوامی اور ترقیاتی کام سے متعلق ہوتی ہیں ان کے لئے صوبوں اور وفاق میں الگ وزارتیں بنائی جاتی ہیں اور کشیر قم اور دیگر وسائل ان کے لئے منصص کئے جاتے ہیں۔

انسانی حقوق کی تنظیمیں، رضا کار تنظیموں کی تیسری قسم ہے جس کے طریقہ کار اور مقاصد میں حقوق کے احترام کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ انسانی وقار اور حقوق کی پامالی کی وجہ سے جو جہات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ مثلاً وسائل سے محرومی کو سامنے رکھ کر سوال کیا جائے کہ ایسا کیوں ہے تو پتہ چلتا ہے کہ انسانی حقوق کی پامالی کی وجہ کہیں کوئی فرد، کہیں معاشرتی نظام اور رواج تو کہیں سرکاری مکاموں اور اداروں کی غفلت ہے یعنی اگر حقوق کی پامالی ختم ہو جائے اور حقوق

مل جائیں تو تھا جی نہ رہے گی۔ لہذا و طرح کے کام کیے جاتے ہیں ایک تو انسانی حقوق کے بارے میں شعور کو عام کرنا، حقوق کی خلاف ورزی کی نشاندہی کرنا اسے انسانی حقوق کے فروغ میں شمار کیا جائے گا۔ دوسرے جہاں خلاف ورزیاں ہوتی ہیں وہاں عدالتوں اور سرکاری اداروں سے رجوع کر کے، ذریعہ ابlarg کے ذریعے انسانی حقوق کا دفاع کیا جاتا ہے۔ وہ حقوق جو ملک کے آئین، قوانین اور بین الاقوامی قانون میں تسلیم کئے گئے ہیں، ان کا اطلاق ایسے موقع اور گنجائش پیدا کر سکتا ہے جس سے نصف ضروریات پوری ہو سکیں بلکہ شہریوں میں برابری کا احساس اور باہمی احترام پیدا ہو جائے۔

7۔ انسانی حقوق کے تصورات اور معیارات میں کیا خاص بات ہے جو اس سے پہلے نہیں ہوئی؟
 ج: انسانی حقوق درحقیقت تو وہی سوچ اور اصول بقائے باہمی ہے جو صدیوں سے موجود ہے لیکن یہ انسانی حقوق کا ہی اعجاز ہے کہ دنیا میں پہلی مرتبہ مختلف قوموں، مذاہب اور ثقافتوں کے لوگ کثیر تعداد میں ان پر اتفاق کرتے ہیں۔ اس تاریخی کامیابی کا تعلق اقوامِ متحده کے قیام سے بھی ہے۔ انسانی حقوق کی ترویج اقوامِ متحده کے تین بنیادی مقاصد میں سے ایک ہے۔ دوسری خاص بات یہ ہے کہ انسانی حقوق کے جدید تصورات میں ان تمام امتیازات کو ختم کیا گیا ہے جو پہلے کسی نہ کسی شکل میں موجود تھے۔ اس طرح انسانی حقوق کے نفاذ اور قبولیت میں وسعت پائی جاتی ہے جو انہیں کسی بھی مذہبی رواج یا ملکی قانون سے ممتاز کرتی ہے۔

8۔ کیا انسانی حقوق کا فرمیم و رک ایک سماجی تبدیلی یا انقلاب کا ذریعہ بن سکتا ہے؟
 ج: بنیادی طور پر انسانی حقوق کا فرمیم و رک (خاکہ) کسی فوری تبدیلی کی بجائے حقوق کے احترام میں ہمہ جہت اضافے کے ذریعے مرحلہ وار تبدیلی (ارقا) کی سوچ پر مبنی ہے۔ البتہ معاشرے اپنی کوشش اور سنجیدگی سے تبدیلی کے دورانیہ کو مکم کر سکتے ہیں۔ انقلاب کے برعکس (جو اکثر بندوق کے زور پر آتے اور بندوق کے ذریعے جاتے ہیں) انسانی حقوق معاشرے

میں مکالے اور شعور کی بنیاد پر تبدیلی اور انسانی حقوق کی پامالیوں کو روکنے کے راستے تلاش کرنے سے عبارت ہے۔ انسانی حقوق کی جدو جهد پر امن طریقے اور قانون کے دائرے میں رہ کر کی جاتی ہے۔ وہ سماجی تبدیلی جو حقوق کے تسلیم ہونے کے ضمن میں آتی ہے، پاسیدار ہوتی ہے اور معاشروں کو مستحکم کرتی ہے۔ البتہ اگر کوئی معاشرہ انسانی حقوق کے قومی ادارے بنانے میں کئی دہائیوں تک غافل رہے تو وہاں انسانی حقوق کی جدید سوچ بھی کیا فوائد مہیا کر سکتی ہے مثلاً ہندوستان میں انسانی حقوق کے کمیشن سرکاری سطح پر کئی دہائیوں سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے مقابلے میں کام کی رفتار بہت سُست رہی۔ پاکستان میں اگر عورتوں کے حقوق اور انسانی حقوق کے کمیشن بنائے بھی گئے تو ان کی سفارشات کو ماننا کبھی ضروری نہیں سمجھا گیا۔ لیکن اس کے برعکس جنوبی کوریا کے سرکاری انسانی حقوق کمیشن نے قابل قدر اور مثالی کام کیا ہے۔

9۔ ریاستیں انسانی حقوق کے نفاذ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام کیوں ہوتی ہیں؟ تسانیل سے کیوں کام لیا جاتا ہے؟

ج: ایک تو یہ ریاستوں کا روایتی کردار ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حقوق تسلیم نہیں کئے جاتے، کروائے جاتے ہیں۔ حکومتوں کو حقوق کے تسلیم اور لاگو ہونے میں بظاہر اور صرف وقتی طور پر کسی نفعصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ مثلاً اگر بچوں کی مشقت پر پابندی پر عمل درآمد ہونا شروع ہو جائے تو پاکستان میں فوری طور پر بے روزگاری کا خاتمه ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ آجر بچوں سے کم اجرت پر کام کروالیتا ہے لہذا وہ یہ بہانہ بناتا ہے کہ غربت کی وجہ سے بچوں کی مشقت جائز بھی ہے اور ضروری بھی۔ حکومتیں تب کسی حق کو تسلیم کرتی ہیں جب ان کے پیچھے ایک وسیع عوامی حمایت ہو۔ البتہ دنیا کے کئی ممالک جہاں حکومتیں خود حقوق سلب کر کے بنائی جاتی ہیں۔ وہاں جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کا نقدان ہوتا ہے۔ وہ حقوق کے معاملے کو محض اپنے فائدے کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ بادی

انظر میں حکومتیں کسی نظریے یا اصول کا فائدہ تب اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں جب اس نظریے کی مقبولیت بڑھ جائے۔ لیکن یہاں اس نظریے اور اصول کے محافظوں کا ہوتا ہے کہ وہ کیسے حقوق کے ایجاد کو حکمرانوں کے ہاتھوں مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہونے سے روکتے ہیں۔ دنیا بھر میں انسانی حقوق کے محافظین اسی لیے حکومتوں کے زیرِ عتاب آتے ہیں کہ بعض مرتبہ حکومت کی ترجیحات اور انسانی حقوق کی ترجیحات میں ٹکراؤ پایا جاتا ہے۔

10- کیا اقوام متحده میں چھوٹے اور کمزور ممالک کے حق میں فیصلے ہوتے ہیں؟

ج: اقوام متحده انسانوں کا بنیادی ہوا ادارہ ہے۔ اس میں خوبیاں اور خامیاں ہو سکتی ہیں لیکن مسائل کے حل اور فیصلوں کے پارے میں دو طرح سے جائزہ لینا پڑے گا۔ ایک تو یہ کہ کیا مسائل اقوام متحده کے ہوتے ہوئے حل ہونا ممکن ہیں یا اس کی غیر موجودگی میں۔ اقوام کے اس پلیٹ فارم کی موجودگی میں جزوی اسلوبی اور دیگر فورمز پر ہر ملک (کمزور یا طاقتوز) بات کر سکتا ہے نیز اس کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے کے دیگر طریقوں کے علاوہ ووٹ اپنی مرضی سے استعمال کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے اقوام متحده کے پلیٹ فارم سے محصولات، فضا اور سمندر کے استعمال، میں الاقوامی تجارت اور قرضے غرض کی منید ہیں الاقوامی معابدے ہوئے۔ عامی ادارہ صحت اور یونیسیف نے کئی جگہوں پر بیماریوں کے خاتمے، بچوں کی تعلیم، آبادی کی بہبود اور دیگر کئی معاملات میں قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔ اقوام متحده کے ان اداروں کا براہ راست اور زیادہ فائدہ فائدہ انہی ممالک کو ہوا جو ترقی پذیر ہیں۔

11- اقوام متحده کشمیر، چچنیا اور فلسطین (خود اختاری) کے مسائل کیوں حل نہ کرو سکی؟

ج: اقوام متحده ملکوں کے میں کام کرنے والا ایک ادارہ ہے۔ ملک اس کے ماتحت کام نہیں کرتے۔ دوسرے لفظوں میں یہ انٹرنیشنل بادی ہے۔ سپرانیشنل نہیں۔ سپرانیشنل بادی کی مثال یورپین یونین ہے جیسے ایک کرنی کا نظام بناؤ رکن ممالک میں وہ کرنی اپنائی گئی۔ خارجہ پالیسی کے کچھ نکات پر اتفاق رائے ہے۔ کچھ ممالک ویزا (شجن) مشترکہ دیتے ہیں۔ اس

کے برعکس اقوام متحده وہی کام سر انجام دے سکتی ہیں۔ جس پر رکن ممالک اتفاق کر لیں۔ مصالحت بھی تب کروائی جائے گی جب دو ممالک جن کا کوئی تنازع ہے وہ مصالحت کے لیے آمادہ ہوں اور اگر ممالک معاهدہ تاشقند (1965ء) اور شملہ معاهدہ (1971ء) کے ذریعے یہ طے کر لیں کہ وہ تمام معاملات و طرفہ بات چیت سے طے کریں گے تو اقوام متحده کا کردار ختم ہو جاتا ہے۔ پاکستان کو کوئی مرتبہ موقع ملا کہ وہ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کو نسل میں قرار داد پیش کر کے اٹھائے مگر ایسا نہیں کیا گیا۔

چیجنیا کے مسئلے پر سب سے زیادہ زور دار تنقید اقوام متحده میں ہائی کمشنز برائے انسانی حقوق محمد میری را بنیں نے کی۔ انہوں نے نہ صرف چیجنیا کا دورہ کر کے ایک روپورٹ مرتب کی بلکہ براہ راست روشنی حکومت کو صورتحال کا ذمہ دار قرار دیا۔ فلسطین کے مسئلے کو اجاگر کرنے کے لیے کئی قراردادیں اقوام متحده میں منظوری کیں اور تنظیم برائے آزادی فلسطین (پی ایل او) کو یہ موقع ملا کہ وہ اقوام متحده کے عام اجلاس میں مبصر کے طور پر مستقل نشست لے سکے۔ یہ فلسطینی ریاست کے قیام کی ضرورت پر ایک انتہائی درست اور مضبوط اقدام تھا۔ قبرص تنازعے پر اقوام متحده نے ترکی اور یونان کے درمیان جنگ کوروکے رکھا اور قبرص کے پُر امن حل کے فارمولے پر عمل ہو رہا ہے۔ سوڈان ڈارفور میں صورت حال کو قابو میں لانا بھی اقوام متحده کے اداروں کی وجہ سے ممکن ہوا۔ پاکستان میں کیونکہ اقوام متحده کے متعلق واقفیت کم اور اس کے خلاف پروپیگنڈا ازیادہ ہے اس لیے ضروری ہے کہ اقوام متحده کی کارکردگی کا بغور اور غیر جانبداری سے جائزہ لیا جائے۔

12- کیا سلامتی کو نسل کے اندر مخفی پانچ ملکوں کو ویٹو کا اختیار ملنا نا انصافی نہیں؟

ج: لیگ آف نیشنز کی ناکامی کے بعد اقوام متحده کے تجربے میں ایک بات یہ پیش نظر ہی کہ ان وجوہات کو ختم کیا جائے جن کی وجہ سے پہلا ادارہ ختم ہوا تھا۔ اتحادی ملکوں نے یہ اختیار اپنے پاس رکھا تو اختیارات کی تقسیم کے اعتبار سے نا انصافی تھی لیکن امن و سلامتی کے حوالہ سے

ایک ذمہ داری ان اقوام پر آئی جو طاقتور تھے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ تیسری عالمی جنگ نہیں ہوئی۔ دوسرے جہاں کئی تنازعات میں اقوام متحده جنگلیں روکنے میں ناکام ہوئی تو کئی بار کامیاب بھی ہوئی۔ تیسرے اگر عراق پر اقوام متحده / سلامتی کو نسل میں جنگ کی قرارداد کو سامنے رکھیں تو امریکہ کی کوشش کے باوجود ویٹو کی ”ذمہ داری“ کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ فرانس کی اعلانیہ مخالفت اور روس اور چین کی عدم حمایت کے ڈر سے امریکہ نے قرارداد پیش نہیں کی اور عراق میں اتحادی جنگ کو عالمی حمایت نہیں ملی۔ اب سلامتی کو نسل کی توسعے کے لیے کام ہو رہا ہے۔ جس کے خاطر خواہ نتائج نکلنے کی توقع ہے۔ (دیکھئے اقوام متحده میں اصلاحات)

13۔ قرارداد، اعلامیہ اور معاهدہ میں کیا فرق ہے؟

ج: قرارداد سے مراد بالعموم جزل اسمبلی کی قرارداد ہے اور اس کی حیثیت کسی ملک کی پارلیمنٹ میں قرارداد جیسی ہوتی ہے۔ یہ باقاعدہ قانون نہیں لیکن کسی مسئلے پر توجہ دلانے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اب تک ہزاروں کی تعداد میں قراردادیں پاس ہو چکی ہیں۔ اقوام متحده کی قراردادیں کسی بحث میں مضبوط دلیل اور حوالے کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

اعلامیہ ایسی دستاویز ہے جس کا جواز اقوام متحده کے چارڑ سے لیا جاتا ہے بلکہ یوں سمجھیں یہ اعلامیہ اقوام متحده کے مقاصد (علمی امن، انسانی حقوق، انسانی ترقی) کا تسلسل ہوتا ہے۔ لہذا یہ اتفاق رائے یا اکثریت رائے سے پاس کر لیا جاتا ہے۔ اور اس پر کسی ملک کو دستخط کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ چارڑ کا تسلسل ہے جس پر ہر کوئی ملک کے دستخط ہوتے ہیں۔ اعلامیہ کا مقصد مختلف موضوعات پر اصول وضع کرنا اور روایت کی نشاندہی کرنا ہے البتہ عملی اقدامات کے تعین اور حقوق کے خدوخال کو واضح کرنے کے لیے معاهدے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

معاہدے اور ان کا مسودہ قانون پیش کرنے کے لیے کم از کم 30 ممالک کی طرف سے تحریک پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ پھر بحث مباحثے کے بعد اس کو جزل اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر کم از کم 60 ممالک اس کو منظور کر لیں تو پھر یہ رکن ممالک کو دستخط کے لیے پیش کر دیا جاتا ہے رکن ممالک رضا کارانہ اور آزاد مرضی سے چاہیں تو اس پر مشروط یا غیر مشروط طور پر دستخط اور توثیق کر سکتے ہیں۔

14- انسانی حقوق سے متعلق معاہدوں پر عمل در آمد کا نظام کیا ہے؟

ج: ایک توہر معاہدے میں اس بات کا انتظام ہوتا ہے کہ اس معاہدے کے مطابق ہونے والے اقدامات اور اس موضوع سے متعلق ملکی صورت حال پر ایک رپورٹ ہر تین یا پانچ سال بعد اس معاہدے کے تحت قائم کی گئی کمیٹی کو پیش کی جائے۔ انسانی حقوق سے متعلق نوبتے معاہدے یہ ہیں۔

- شہری اور سیاسی حقوق کا میں الاقوامی میثاق (1966)

- معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کا میں الاقوامی میثاق (1966)

- نارچ کے خاتمے کا میثاق (1984)

- نسلی امتیاز کے خاتمے کا میثاق (1965)

- بچوں کے حقوق کا میثاق (1989)

- عورتوں کے خلاف تمام امتیازات کے خاتمے کا میثاق (1979)

- افراد با ہم مغضوری کے حقوق کا معاہدہ (2006)

- غیر مقامی مزدوروں اور اہل خانہ کے حقوق کا معاہدہ (2003)

- جری گشدنی سے تحفظ کا معاہدہ (2006)

پاکستان نے آخری دو معاہدوں کے علاوہ باقی سات معاہدوں کی توثیق کر رکھی ہے۔

پاکستان توثیق کردہ تمام معاہدوں پر رپورٹ پیش کرنے کا مجاز بھی ہے، پابند بھی۔ لیکن تمام

معاہدات پر پاکستان کی طرف سے اپنے ملک میں اقدامات پر سالوں روپر ٹنگ نہیں کی گئی

جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ متعلقہ وزارتی انسانی حقوق کے معاهدوں کے بارے میں کتنی سنجیدہ ہیں۔ معاهدوں کے اندر ایک کمیٹی تشکیل دینے کا انتظام ہوتا ہے۔ اس کمیٹی کے رکن موضوع پر میں الاقوامی ماہرین ہوتے ہیں جو دنیا بھر سے لیے جاتے ہیں۔ یہ کمیٹیاں اپنے طور پر بھی حقائق اکٹھے کر کے ایک جائزہ پیش کرتی ہیں۔ بعض صورتوں میں ان کمیٹیوں میں عام شہری اور تنظیمیں اپنی شکایات بھی بھیج سکتی ہیں۔ جیسے شہری اور سیاسی حقوق کے معاهدے کی نگرانی کرنے والی انسانی حقوق کی کمیٹی کو اس کے علاوہ اس ملک کی رپورٹ پیش کی جا رہی ہو۔ وہاں کی رضا کار یا غیر سرکاری تنظیمیں مجاز ہیں کہ وہ سرکاری رپورٹ کے مقابلے میں اپنی تبادل رپورٹ پیش کر سکیں۔ لیکن درحقیقت معاهدات کا فائدہ کسی ملک کے عوام کو تجھی پہنچتا ہے جب حکومتیں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں اور اپنے ملک میں حقوق کی پالیوں کے امکانات کو کم سے کم کرتی جائیں۔

15- میں الاقوامی معاهدات پر دستخط اور توثیق کا کیا طریقہ کار ہے؟

ج: معاهدے کو منظور کرنے کے لیے توہر ملک کا مستقل مندوب اقوام متحده میں ووٹنگ میں حصہ لیتا ہے لیکن بعض اوقات معاهدہ پر دستخط کسی ملک کے وزیر خارجہ یا وزیر قانون سے لیے جاتے ہیں جو کہ اپنے ملک کی کابینہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد کرتے ہیں۔ کسی بین الاقوامی معاهدے کی توثیق سے پہلے پارلیمنٹ کو اعتماد میں لینے کی روایت بھی موجود ہے تاہم اس کو مشروط اس لینہیں کیا گیا کہ بعض ملکوں میں سرے سے پارلیمنٹ کا کوئی تصور ہی نہ تھا جبکہ کئی ملکوں میں مارشل لاو گیرہ کی وجہ سے کئی کئی سال پارلیمنٹ کا وجود نہیں ہوتا تھا۔

16- اقوام متحده میں این جی اوز کا کیا کردار ہوتا ہے؟

ج: این جی اوز اقوام متحده میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انسانی ترقی، صحبت اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے جو پروگرام تشکیل پاتے ہیں ان کے لیے فنڈز اور رضا کار مہیا کرنے میں غیر سرکاری تنظیمیں پیش پیش رہی ہیں۔ اس کے علاوہ اقتصادی اور سماجی کو اس

دنیا بھر سے این جی اوز کو اقوامِ متحده میں رجسٹر بھی کرتی ہے۔ ان کو تین طرح سے خاص اور عام مشاورت کا کردار ملتا ہے۔ اقوامِ متحده میں کئی نورمرز پر ان این جی اوز کو اپنی رائے دینے اور مسائل کی نشاندہی کی دعوت دی جاتی ہے۔ گویہ اجازت محدود وقت اور ایجنڈا کے مطابق دی جاتی ہے۔ البتہ انسانی حقوق کو نسل میں ممالک نے این جی اوز کے کردار کو محدود کرنے کی کوشش تیز کر دی ہے۔ آگے چل کر واضح ہو گا کہ این جی اوز کو اس اہم ادارے میں اپنا کردار ادا کرنے کے کیا کیا موقع میں گے لیکن مختلف کمیٹیوں، ورکنگ گروپس کے اجلاس اور خاص طور پر اقوامِ متحده کی طرف سے منعقدہ بین الاقوامی کانفرنسوں میں یہ گنجائش رکھی جاتی ہے کہ این جی اوز اقوامِ متحده کے نظام میں فعال کردار ادا کر سکیں۔

17- انسانی حقوق کے دفاع سے متعلق خصوصی مبصر کا کیا کردار ہوتا ہے؟

ج: ضرورت کے مطابق سیکرٹری جنرل کی منظوری کے ساتھ ایسے موضوعات یا امور پر خصوصی مبصر یا نمائندے مقرر کیے جاتے ہیں جو دنیا بھر کے ملکوں میں صورتحال کا جائزہ لیتے اور حکومتوں کی دعوت پر ممالک کا دورہ بھی کرتے ہیں اور اس ملک کی رپورٹ اور سفارشات مرتب کرتے ہیں۔ بعد ازاں یہ رپورٹ سیکرٹری جنرل کو پیش کی جاتی ہے اور اقوامِ متحده کی تمام پلک و ستاویزات کی طرح ہر خاص و عام کے لیے انٹرنیٹ لائبریریوں کو مہیا کر دی جاتی ہے۔

خصوصی مبصرین کے نظام کو پیش پر سمجھ رکھی کہا جاتا ہے یہ مختلف ممالک کے لیے بھی بنائے گئے جیسے افغانستان، برما وغیرہ۔ مبصرین کا مینڈیٹ ضرورت کی نشاندہی پر جنرل اسمبلی یا ایکوسوک میں قرارداد کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔ انسانی حقوق کو نسل ان مبصرین کے دائرة کار اور تعداد وغیرہ پر رائے دے سکتی ہے۔ جیسا میں انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کا دفتر ان مبصرین کے سیکرٹریٹ کا کام کرتا ہے جبکہ مبصرین ہائی کمشنر کی ٹیم کے طور پر کام کرتے ہیں گویہ ہائی کمشنر کے ماتحت ہر گز نہیں ہوتے۔



نعمانہ سلیمان

پاکستان سے سیاسیات اور امریکہ سے امورِ امن و انصاف میں ایم۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ 2006 سے انسانی حقوق کی تعلیم اور وکالت کا کام کر رہی ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کے لئے تربیت پروگرام ترتیب دیئے۔ اقوام متحده کے ادارے اور انسانی حقوق، قیام امن، پاکستان کے تعلیمی ا نظام، اقلیتی خواتین کی صورتحال کے موضوعات پر چھ تحقیقی رپورٹس اشاعتیں پر کام کا تجربہ رکھتی ہیں۔ ادارہ برائے سماجی انصاف کے ساتھ مسلک ہیں۔ 2017 میں پاکستان میں تحریر امن کی کوششوں پر انکی تحقیقی رپورٹ "تحریر امن کی تدیریں" کے عنوان سے شائع ہوئی۔

سنیل ملک

ریاضی اور سیاست کے مضامین میں ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں انسانی حقوق کی تحریک کے جواں سال مگر آزمودہ کارکن ہیں اور ادارہ برائے سماجی انصاف سے وابستہ۔ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے قائم قومی و بین الاقوامی اداروں کے نظام میں خاص دلچسپی ہے۔ کئی تربیتی پروگرام ترتیب دیئے۔ "قائد اعظم" کے 11 اگست کے خطاب میں کیا خاص بات ہے؟، "پاکستان میں انسانی حقوق کے ریاستی ادارے"، "پاکستان میں تحفیف اسلام کیسے ممکن ہے؟" نیز نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق جیسے موضوعات پر مضامین تحریر کر چکے، جستجو کا سفر جاری ہے۔



22 اپریل 1961 کو میری پیدائش پر میرا نام پیٹر جیکب (Peter Jacob) رکھا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ خاندان میں میری پیدائش سے پیشتر ایک نوجوان کا انتقال ہو گیا جس کا نام پیٹر تھا۔ یہ نوجوان میری والدہ کا بھتیجا اور میرے ماں موتزم گیر تیل جیکب کا بیٹا تھا۔ ماں براذری میں تعلیم، فہم، وضع داری، سرکاری و سماجی روشن کے باعث مقبول تھے۔ یوں بہت سے بچوں، بڑوں کے نام جیکب رکھے گئے یا نام میں جیکب کا اضافہ کر لیا گیا۔ ان میں میرے والد، والدرا جیکب بھی شامل تھے۔ (میرے پردادا پرتا ب سنگھ نے مکھمتوں سے 1890 کے لگ بھگ میسحیت اختیار کی)۔

گیر تیل جیکب سے میرا ماں بھائیجے کا تعلق تھا تو زمانے کا فرق۔ زمانہ نواز ابادیات کے خاتمے اور نئی ریاست کے قیام کا تھا۔ وقت نے انکے حصہ میں باڈندری کمشن کے سامنے پاکستان کی سرحدوں کی وکالت لکھی تو میری نسل کے ذمے نئے رشتہوں کی دریافت کا کام تھا۔ لہذا تمام سرحدوں سے پار کیکھنے کی آرزو تھی۔ گذشتہ تین دہائیوں سے یہی کام ہے۔ ملتان کی خاک ہوں اور 22 سال سے لاہور میں بیسرابہے۔ سفرگلی اور شہر شہر۔

پیٹر کا اردو ترجمہ پھرس ہے۔ پاکستان کی مسیحی براذری میں یہ نام اردو، انگریزی دونوں زبانوں میں مقبول ہے۔ کیونکہ یہ یوسع مسیح (حضرت عیسیٰ) کے جانشین شاگرد شعوبون کا بیفا کا لقب تھا جو اسے اسخ نے عطا کیا۔ یہ ایک زیر (-) کے فرق کے ساتھ اردو کے مشہور مراح زکار احمد شاہ بخاری کا قلمی نام بھی ہے لیکن اردو کی لغات اس لفظ کے ذکر سے خالی ہیں۔ عبرانی زبان میں پھرس کا مطلب پتھر یا چٹان ہے۔ یہ لفظ اس معنی اور مفہوم میں کئی زبانوں میں صوت کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ موجود ہے۔ جیسے پیٹر، پیٹرو، پیٹر اس، پیٹرک۔ البتہ عربی حروف تھجی میں چوکہ حرف پ، نہیں ہوتا لہذا اسکی شکل 'بطرؤں' بنی (عربی زبان سے اتنی ای واقفیت نے کئی سال پہلے جامعہ الازہر کے دربان اور میرے درمیان ابلاغ کے فاسلے کم کر دیے تھے)۔

لفظ پتھر پاک و ہند کی کئی زبانوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پتھر اور پیٹر کے صوت و آہنگ میں فرق کتنا معمولی جبکہ معنے ایک ہیں۔ قبل غور بات یہ ہے کہ زبانیں اور تہذیبیں جن میں صدیوں اور ہزاروں کو سوں کا فاصلہ ہے یہ الفاظ و معانی میں سہٹ کیسے جاتا ہے۔ لگتا ہے کہ انسان نے پتھر کو یہ نام اُس وقت دیا ہو گا جب اس نے پتھر کو کار آمد چیزوں میں ڈھالنا اور استعمال کرنا شروع کیا۔ اب بے شک مجھے کوئی پتھر کے زمانے کا انسان کہے، مجھے انسانوں کے درمیان اشتراک اور انسانوں کے مشترکہ ورش کے ناطے مجھے اپنام پسند ہے جو مجھے اپنے معاشرے کے علاوہ ذیا کی کئی تہذیبیوں اور زبانوں سے رشتہ قائم رکھنے کی گنجائش فراہم کرتا ہے۔ الفاظ و معنی کے سفر پر ٹکلیں تو کیا خراکثر ناموں کے سیاق و سبق اتنے ہی وسیع اور اکی داستان اتنی ہی طویل ہو جتنی حیات انسانی خود۔

